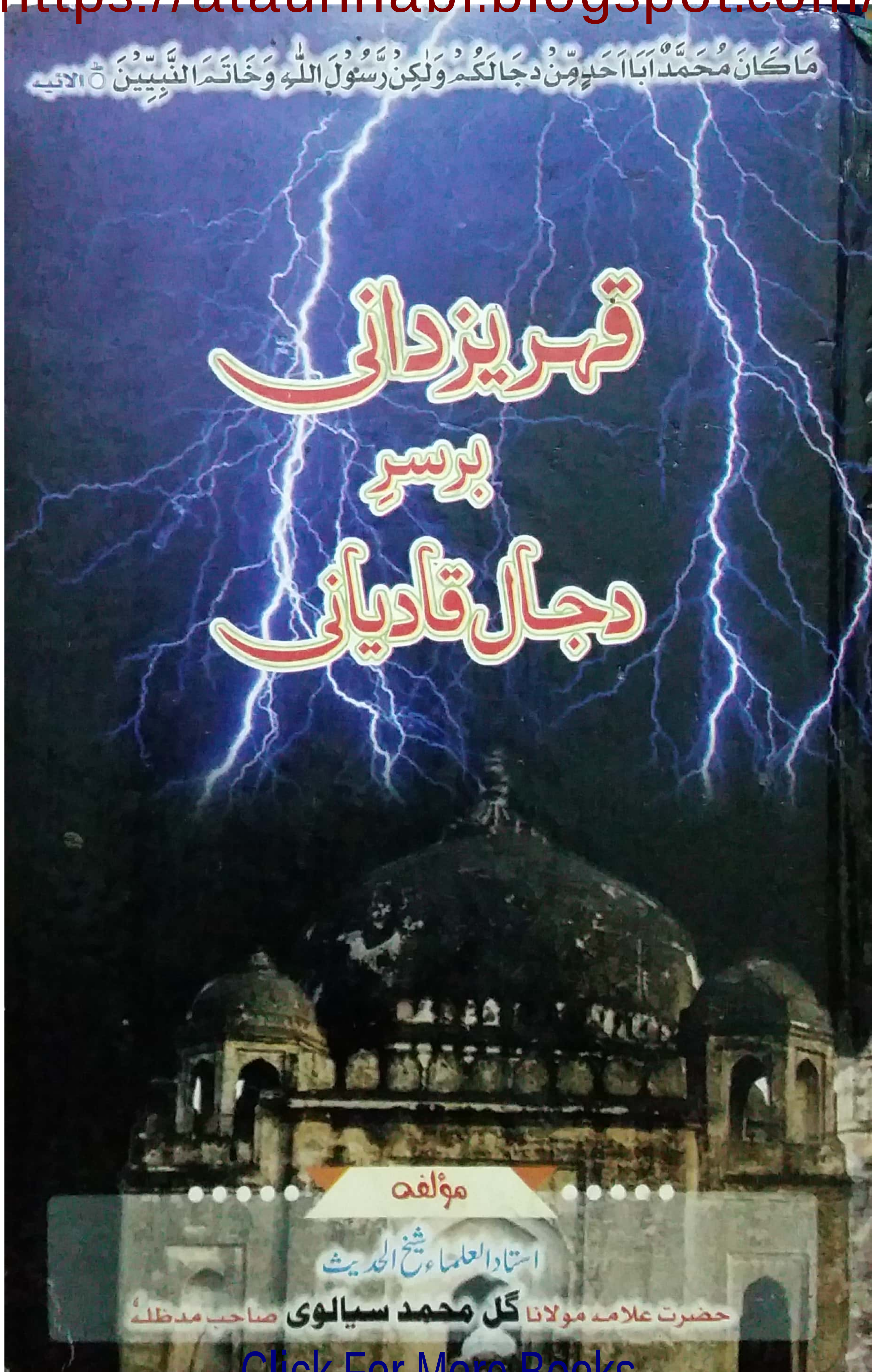


مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ۞ الآیۃ
قہر یزدانی
برسرِ
دجال قادیانی
مؤلفہ
استاذ العلماء شیخ الحدیث
حضرت علامہ مولانا گل محمد سیالوی صاحب مدظلہ

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ط الآئیہ

قہر یزدانی
برسرِ
دجال قادیانی

مؤلفہ

استاذ العلماء شیخ الحدیث

حضرت علامہ مولانا **گل محمد سیالوی** صاحب مدظلہٗ

فرمائش

سید السادات محترم مبارک علی شاہ صاحب سکھر

ملک عبید الرحمٰن صاحب چکنند

باہتمام

دارالعلوم ضیاء قمر الاسلام : جامعہ رحمانیہ نوریہ

رجسٹرڈ ملکوال سرگودھا روڈ تلہ گنگ ضلع چکوال

نام کتاب	--------	قہر یزدانی برسر دجال قادیانی
مصنف	--------	علامہ گل محمد سیالوی
نظر ثانی	--------	حافظ مولانا محمد ممتاز صاحب
ناشر	--------	القمر لائبریری اہتمام بزم رضا، تلہ گنگ ضلع چکوال
کمپوزنگ	--------	عادل ایوب
ایڈیشن	--------	اوّل
تاریخ اشاعت	--------	25/12/2013
قیمت	--------	250

کتاب ملنے کے پتے

۱۔القمر لائبریری دار العلوم ضیاء قمر الاسلام،
زیر اہتمام بزم رضاء ملکوال سرگودھا روڈ تلہ گنگ
۲۔ادارہ تعلیمات اسلامیہ سید صدیق اکبر مسجد صدیق آباد چوک
۳۔جامع مسجد گلشن رضا جامعہ سیلمانیہ دودھیال
۴۔جامعہ بشیریہ مندیال چوک تلہ گنگ
۵۔جامع مسجد سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا میروی مارکیٹ

فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

الاھداء

اپنی حقیر سی کوشش رحمۃ العالمین ﷺ کی رضاعی والدہ حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کی خدمت اقدس میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں، جنہیں چار سال تک حضور ﷺ کو اپنی گود میں لینے کا شرف ملا، جب تشریف لاتیں تو سرکار سرور عالم ﷺ امی امی میری والدہ تشریف لائیں کہتے ہوئے استقبال فرماتے۔

گر قبول افتد زہے عز و شرف

گل محمد سیالوی

''انتساب کاوش''

قارئین بندہ ناچیز وحقیر اپنی حقیر سی اس کاوش ومحنت کو سید المدرسین استاد العلماء علم و حکمت میں مہارت تامہ کے مالک محقق اہلسنت وجماعت پیکر اخلاص ومحبت نمونۂ یادگارِ اسلافِ اہلسنت سپۂ سالارِ اہلسنت محافظ مدارس اہلسنت پاسبانِ مسلکِ رضاء میری مراد فخر المدرسین حضرت علامہ مولانا غلام محمد سیالوی صاحب مدظلہ العالی، ناظم اعلیٰ شمس العلوم نارتھ ناظمہ آباد کراچی وناظم اعلیٰ امتحاناتِ تنظیم المدارس اہلسنت وجماعت پاکستان جن سے حصول علم وشفقتوں کی وجہ سے آج اس مادہ پرستی کے دور میں اس مشکل عنوان پر قلم اٹھانے کی جسارت کی ہے۔ اور اپنی اس حقیر سی کاوش کو اپنے استاد محترم کی بارگاہ میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔

کیونکہ اللہ تعالیٰ نے استادِ محترم کی محنت وشفقت ومحبت کے سبب مجھے اس قابل بنایا کہ میں اس پُرفتن دور میں دین متین کی خدمت کرنے کے قابل ہوا۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ آپ کا سایہ ہم سب پر تادیر زندگی قائم ودائم فرمائے اور آپ کو حیات خضری عطاء فرمائے آمین۔

احقر اہلسنت

علامہ الحاج گل محمد سیالوی صاحب

خادم دار العلوم ضیاء قمر السلام ملکوال سرگودھا روڈ تلہ گنگ چکوال

''عرض ناشر''

قارئین کرام، جو کام خلوص نیت سے کیا جاتا ہے اسے اللہ تعالیٰ ہمیشہ دوام بخشتا ہے اوراس کومقبول عام فرماتا ہے۔اور جو کام ریا کاری و دکھلاوے کی غرض سے کیا جاتا ہے چند دن کی چمک دمک واہ واہ دکھائی دیتی ہے لیکن پھر نشان تک مٹ جاتا ہے کوئی نام تک لینے والا نہیں نظر آتا۔

مشہور ہے کہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے جب مؤطاء امام مالک کتاب لکھی تو لوگوں نے کہا حضرت باقی علماء ومحدثین نے بھی کتابیں لکھیں ہیں اور آپ نے بھی کتاب لکھی ہے اس کا فائدہ کیا ہوگا۔امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا یہ تو وقت بتائے گا کہ کس نے کتاب اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر لکھی ہے اور کسی نے اپنی علمی وجاہت کو دیکھانے کی خاطر لکھی ہے۔

زمانہ صدیوں کو محیط ہے آج بھی مؤطاء امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی اہمیت باقی ہے ہمیشہ سے یہ اصول چلا آرہا ہے جو کام ہم نے کرنا تھا وہ ہم کر نہیں سکے اکابر اہلسنت نے زندگی بھر اپنے آپ کو چھپایا یہی وجہ ہے کہ آج اس دنیا کو چھوڑ جانے کے بعد بھی ان کا نام ان کا کام نمایاں نظر آرہا ہے اور روز روشن کی طرح عیاں ہے۔

اسی سلسلے کی ایک کڑی مناظر اہلسنت استاد العلماء خطیب پاکستان فخر المدرسین حضرت علامہ الحاج مولانا گل محمد سیالوی صاحب کی عظیم شخصیت ہے سرزمین تلہ گنگ کے مسلمان صدیوں بعد بھی استاد محترم کی مذہبی ودینی خدمات مساجد کی آبادی تدریسی سرگرمیوں اور تحریر و تقریر میں جو کاوشات سرانجام دے رہے ہیں ان کو یاد رکھیں گے انشاءاللہ العزیز دعا ہے اللہ تعالیٰ آپ کا سایہ عوام اہلسنت کے سروں پر قائم فرمائے آمین

(اراکین بزم رضا ملکوال سرگودھا روڈ تلہ گنگ چکوال)

ھدیہ تشکر

از بصد رمنیر، علامہ منیر عباس چشتی گولڑوی

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم۔

امابعد! فاعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم۔

ماکان محمد اباحد من رجالکم ولٰکن رسول اللّٰہ وخاتم النبیین۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا! محمد (ﷺ) تمہارے مردوں میں سے کسی ایک بھی باپ نہیں، لیکن اللہ کے رسول اور آخری نبی ہیں (سورۃ الاحزاب 40)

مسئلہ ختم نبوت کے متعلق بذات خود حضور نبی کریم ﷺ نے بڑی وضاحت اور صراحت کے ساتھ ارشادات فرمادیئے، جن میں سے چند بطور برکت پیش کرتا ہوں۔

عن ابی ھریرۃ عن النبی ﷺ قال کانت بنواسرائیل تسوسھم الانبیاء کلما ھلك نبی خلفہ نبی وانہ لا نبی بعدی وسیکون خلفاء فیکثرون۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا بنی اسرائیل میں سیاست کا کام انبیاء کرام کرتے تھے، جب کوئی نبی فوت ہو جاتا تو اس کی جگہ دوسرا نبی آ جاتا تھا۔ مگر اب میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا اہور خلفاء ہوں گے اور کثرت سے ہوں گے (مسلم حدیث رقم 4773 بخاری حدیث رقم 3455 ابن ماجہ حدیث رقم 2871)

اس حدیث میں جملہ لانبی بعدی قادیانیت کا رد کرنے کے ساتھ ساتھ اس کا حصہ سیکون خلفاء فیکثرون وہابیہ کے عقیدہ عدم علم غیب نبی ﷺ کا رد پیش کر رہا ہے۔ بلکہ یہی جملہ رافضیت کے دانت بھی کھٹے کر رہا ہے۔

لا تقوم الساعۃ حتیٰ یبعث دجالون کذابون قریبا من ثلاثین کلھم یزعم انہ رسول اللہ۔

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک تیس کے

قریب جھگڑالو جھوٹے پیدا نہ ہوں گے، جن میں سے ہر ایک رسالت کا دعویٰ کرے گا (مسلم حدیث رقم 7342 بخاری حدیث رقم 3609)

انا خاتم الانبیاء ومسجدی خاتم مساجد الانبیاء

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا میں آخری نبی ہوں اور میری مسجد انبیاء کی مسجدوں میں سے آخری ہے (مجمع الزوائد حدیث رقم 5855)

یہ تمام تر دلائل قصر مرزائیت میں آگ لگا رہے ہیں، مگر حیرت ہے کہ دوسری طرف قادیانی ٹیمیں مرزا قادیانی کے گُن گا رہی ہیں۔ **لعنة الله على الكذبين۔**

امتِ مسلمہ کے عقائد میں سے ایک اعتقادی مسئلہ ختم نبوت پر مجاہد اہلسنت الحاج علامہ گل محمد سیالوی صاحب مدظلہ العالی نے اپنے قلمِ حق کو جنبش دی، اللہ تعالیٰ انکو جزائے خیر عطا فرمائے۔ اس موقع پر میں فخر السادات سید مبارک علی شاہ صاحب زید مجدہ (سکھر شریف) کا بھی تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں جنھوں نے علامہ سیالوی صاحب کی توجہ اس طرف مبذول کرا کے مسلمانوں کے عقائد پر پہرہ دینے کا حق ادا کیا۔ ساتھ ساتھ میں بزم رضا تلہ گنگ کے جوانوں کو بھی خراج تحسین پیش کرتا ہوں، جو علامہ سیالوی صاحب کے ساتھ شانہ بشانہ عقائد کا پرچار کر رہے ہیں۔ اور آخر میں، میں مشکور ہوں حضرت علامہ محمد ممتاز چشتی صاحب زید علمہ (ڈھوک پٹھان تلہ گنگ) کا جو کتاب کی اشاعت میں کاوشیں کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ آپ کو مزید دین کی خدمت کی توفیق دے۔ آمین

محبّ الفقراء منیر عباس چشتی 8/12/13

Facebook-Munirbbas411@yahoo.com

''اسباب ترتیب کتاب''

تحصیل تلہ گنگ کے قصبہ پچنند میں مرزائی زمیندار برادری ہے پچنند کے ہی رہنے والے ہیں اور زمیندار فیملی کے اہلسنت و جماعت بھی الحمداللہ اکثریت سے موجود ہیں مرزائیت کی طرف سے اہلسنت و جماعت پر مختلف طرف سے حملے ہو رہے تھے لٹریچر کے ذریعے غریب آدمیوں کو روپے پیسے کا لالچ دے کر اور آپس میں رشتہ داریاں قائم کر کے ازواج کے رشتے جوڑنے کے ذریعے مختلف طبقہ کے لوگوں کو ورغلاتے ہوئے مرزائی بنانے میں کافی محنت کی جارہی تھی جن کے مقابلے میں مولانا محمد ابراہیم سیالوی صاحب نے اپنے احباب کے تعاون سے پچنند میں تبلیغ کا سلسلہ مرزائیت کے رد میں شروع کیا 2002ء سے آج تک ہر سال تاجدار ختم نبوت کا انعقاد ہوتا رہا ہے 2012ء میں مویشی منڈی کے مقام پر پچنند میں ایک عظیم الشان کانفرنس کا القمر ویلفیئر سوسائٹی لاہور اور ڈاکٹر ملک بشر احمد صاحب القمر ہسپتال تلہ گنگ انجمن قمر الاسلام دارالعلوم ضیا قمر الاسلام ملکوال سرگودھا روڈ تلہ گنگ ،ادارہ منہاج القرآن ، بزم کاروان عشق مصطفیٰ ﷺ تلہ گنگ انجمن سیفیہ تلہ گنگ تحصیل تلہ گنگ کے مشائخ وعلماء وعوام اہلسنت و جماعت کی انتہائی کاوشوں کے نتیجے میں تاجدارِ ختم نبوت کانفرنس پچنند میں کامیاب ہوئی جب کانفرنس ختم ہوئی تو ہر قسم کے تبصرے ہونے لگے مولانا گل محمد سیالوی صاحب نے نمازِ ظہر مسجد بلال پچنند ہائی سکول کے نزدیک ادا کی مسجد سے باہر آتے ہی مولانا گل محمد سیالوی سے چند احباب کی ملاقات ہوئی سید السادات پیر مبارک حسین شاہ صاحب سگھر ، ملک عبید الرحمان صاحب پچنند سرفہرست ہیں قبلہ پیر صاحب اور ملک صاحب کا کہنا تھا کہ مولانا گل محمد سیالوی صاحب آپ کی تقریر تعارف مرزائیت کے موضوع پر مشتمل انتہائی کامیاب رہی گذارش ہے اسی موضوع کو آگے بڑھاتے ہوئے اگر مدلل قسم کی مختصر مگر جامع کتاب آئندہ سال کانفرنس تک عوام کے ہاتھ آجائے تو

ہمارے مسلمان بھائیوں کے لئے سنگ میل ثابت ہو اور مرزائیوں کے ساتھ مسلمانوں کے رشتے ناتے منقطع ہو جائیں سوشل بائیکاٹ کا پروگرام عوام کو دیا جائے تو مسلمانوں کیلئے بہت بڑا فائدہ ہوگا۔ مولانا گل محمد سیالوی نے وعدہ کیا کہ آپ کے حکم کی تعمیل ہو گی۔

الحمد اللہ استاد محترم مولانا گل محمد سیالوی صاحب نے وعدہ نبھانے کیلئے سب سے پہلے تو کُتب کا ذخیرہ جمع کیا اس کے بعد حوالہ جات نوٹ کر کے دن رات ایک کر کے اس کتاب کو تحریر کیا دعا ہے اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے لوگوں کی اصلاح فرمائے۔ مرزائیت کے اخلاقیات میٹھا پن دیکھ کر ہر خاص وعام متاثر ہو جاتا ہے مگر افسوس کہ اہلِ اسلام میں یہ تڑپ پیدا ہو جائے کہ باطل نظریات والوں کی عادات کو دیکھنے کے بجائے ان کے نظریات وعقائد پر غور فرماتے تو یقیناً کوئی شخص بھی ان سے متاثر نہ ہو پاتا بلکہ نفرت کرتا ایسے گندے ونظریات کی وجہ سے اور خود کو ان کے میل جول سے دامن بچالیتا اور یہ ضروری ہے کہ مرزائیت کے ظاہر کو ہم خوب پہچان کر پوری تحقیق کریں کہ ان کا ظاہر با اخلاق ہے زبان میٹھی ہے اس سے متاثر ہونے کے بجائے مرزائیت کے عقائد ونظریات کی صورت میں باطن پر نظر ڈالیں تو محبت نہیں نفرت ہوگی کیونکہ نبی اکرم نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں جو گستاخیاں مرزائی کرتے ہیں ان سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرنے والے عقیدت رکھنے والے کسی صورت پر بھی میل جول رشتے ناتے ہرگز نہیں رکھ سکتے کہ مرزائی مرتد ہیں اور مرتد واجب القتل ہوتا ہے یہ رشتہ قائم کرنا مؤمنوں کیلئے حرام ہے۔ ہمارے مسلمان بھائی مرزائیت کیساتھ جوگٹھ جوڑ رکھتے ہیں وہ حرام کے مرتکب ہو کر خود کو دائرہ اسلام سے خارج کر دیتے ہیں۔

شہزادۂ اہلسنت

صاحبزادہ ضیاء المصطفیٰ سیالوی صاحب

دار العلوم ضیاء قمر الاسلام ملکوال

سرگودھا روڈ، تلہ گنگ، چکوال

باب اوّل

”منافقین اور مرزائیت کا ظاہر اور ہے باطن اور ہے“

”منافقین اور مرزائیت کا ظاہر اور ہے باطن اور ہے“

منافقین اور مرزائیوں کی پالیسی مسلمانوں کے ظاہر اور ہے اور باطن اور ہے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ بیان فرماتا ہے ملاحظہ کیجئے۔

ومن الناس من یقول اٰمنا باللہِ وبالیوم الآخر وماھم بمؤمنین۔

(سورۃ البقرہ)

ترجمہ: اور کچھ لوگ کہتے ہیں کہ ہم اللہ پر اور پیچھے دن پر ایمان لائے اور وہ ایمان والے نہیں۔

تشریح: اللہ تعالیٰ اور یومِ آخرت کیساتھ ایمان کا دعویٰ کرنے کے باوجود مومن نہیں دوسری آیت میں فرمایا ہے۔

یخادعون اللہ والذین آمنوا ومایخدعون الا انفسھم وما یشعرون

(سورۃ البقرہ)

ترجمہ: فریب دینا چاہتے ہیں اللہ اور ایمان والوں کو اور حقیقت میں فریب نہیں دیتے مگر اپنی جانوں کو اور انہیں شعور نہیں۔

تشریح: فریب دینے والوں کی سوچ یہ ہے کہ ہم سب کو فریب دے رہے ہیں لیکن اپنے آپ کو فریب دے رہے ہیں انہیں شعور ہی نہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

فی قلوبھم مرض فزادھم اللہ مرضا ولھم عذاب الیم بما کانوا یکذبون۔ (سورۃ البقرہ)

ترجمہ: ان کے دلوں میں بیماری ہے اللہ نے ان کی بیماری اور بڑھائی اور ان کیلئے دردناک عذاب ہے اور بدلہ ان کے جھوٹ کا۔

تشریح: وہ بیماری کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عداوت ان کی بیماری ہے بظاہر تو

مسلمان نظر آتے ہیں مگر عقائد میں اتنے گندے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے عداوت کی آگ سے ہر وقت ان کے دل جلتے رہتے ہیں کبھی مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب پر اعتراض تو کبھی اختیارات مصطفیٰ علیہ السلام پر اعتراض ہے یہی حال مرزا قادیانی کا ہے۔

''کلمہ طیبہ میں مرزائیوں کی منافقت''

بظاہر عوام الناس کے سامنے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتے ہیں جب کہ دل اور تنہائی میں لا الہ الا اللہ احمد رسول اللہ ہے یعنی مرزا غلام احمد قادیانی کو رسول اللہ بتاتے ہیں العیاذ باللہ

''درود شریف پڑھنے میں منافقت''

الھم صلی علی محمد وعلیٰ آل محمد وعلیٰ
عبدك المسیح الموعود والمھدی الموعود
وبارك وسلم انك حمید مجید نعوذ باللہ

(ضیاء الاسلام پریس قادیانی رسالہ درود شریف ص ۴۲)

افریقہ میں مرزائیوں کی مرکزی عیدگاہ کی پیشانی پہ یہی کلمہ لکھا ہوا ہے جس کی تصاویر اخبارات میں چھپ چکی ہے اور مرزا ناصر کے دورۂ افریقہ پہ تصویری کتاب Afnca-speak پہ احمدیہ سنٹرل ماسک نائجیریا کا فوٹو موجود ہے وہاں یہی کلمہ لکھا ہوا ہے۔

صحابہ سے مرزا کی دشمنی:

بعض نادان صحابہ کو درایت سے کچھ حصہ نہ تھا نعوذ باللہ: (ضمیمہ نصرت الحق ص ۱۲۰)

ابوبکر و عمر کیا تھے وہ حضرت مرزا کی جوتوں سے تسمے کھولنے کے لائق بھی نہ تھے ماہنامہ المہدی بابت جنوری فروری ۱۹۱۰ء۳۲ صفحہ نمبر ۵۷، احمدیہ انجمن اشاعت لاہور پرانی خلافت کا جھگڑا چھوڑ دو اب نئی خلافت لو اور ایک زندہ علی مرزا قادیانی تم میں موجود ہے اس کو تم چھوڑتے ہو اور مردہ علی کو تلاش کرتے ہو: (ملفوظات احمدیہ ص ۱۳۱ جلد اول)

اس قسم کے غلیظ نظریات جو مرزا غلام احمد قادیانی اپنی کتابوں میں لکھے اور اسکے ماننے والے بھی لکھیں کیا اس سے بڑا مرتد کون ہوگا۔

سادہ عوام، چالاک دشمن

مرزا غلام احمد قادیانی نے انگریز کی نوکری اس انداز میں کی کہ مرتد ہو کر واجب القتل ٹھہرا اور سیکورٹی اس قدر کہ کوئی جرأت کر کے اس کو قتل نہ کر پایا حالانکہ وہ مرتد واجب القتل تھا اور اسکے ماننے والوں کا بھی وہی حال ہے۔ دکھ ان علماء پر ہے جو اس وقت بھی مرزا قادیانی کا ساتھ دیتے رہے کبھی بایں معنی کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کروڑوں نبی آجائیں تو آپ کی خاتمیت میں کوئی فرق نہیں آتا تحذیرالناس میں ہے قارئین یہ پڑھتے آرہے ہیں اسلام کی تباہی مسلمانوں کی گمراہی کا سبب پاک و ہند میں فرقہ واریت ہے کہ مسلمانوں کو کمزور کر دیا گیا ہے کہ مسلمان بے بس ہو کر حیران ہے کہ ان حالات میں کس کو صحیح کہیں اور کس کو غلط کہیں دلائل میں سب قرآن ہی پیش کرتے ہیں اور حدیث پاک پیش کرتے ہیں مگر یاد رکھیئے جو لوگ قرآن و حدیث میں معنوی لفظی تحریف کرتے ہیں غداری کرتے ہیں وہ وفا کس سے کر سکتے ہیں مرزا قادیانی نے قرآن پاک میں غداری کی ہے اور احادیث مبارکہ میں افراط تفریط سے کام لیا ہے صرف انگریز کو خوش کر کے دولت کمانے کا چکر تھا مسلمانوں کی تباہی انگریز کے ہاتھوں کیسے ہوئی؟

انگریز کی چال خاص مولویوں کو تنخواہ دے کر خریدا

انگریز کیساتھ مرزا کے خاندان کی وفاداریاں کون نہیں جانتا اور مرزا اکیلا کیا کر سکتا تھا

اس کیساتھ خاص مولویوں کا جتھہ تھا جو انگریز کا تنخواہ دار تھا۔ ظاہر ہے جس کی تنخواہ کھاتے اسی سے وفا کرتے تھے۔ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا صدقہ کھاتے ہیں وہ اپنے نبی مکرم علیہ اسلام سے وفا کرتے آرہے ہیں اور تا قیامت کرتے رہیں گے۔ انشاء اللہ

کروں مدح اہل دول رضا پڑے اس بلا میں میری بلا
میں گدا ہوں اپنے حبیب کا میرا دین پارۂ ناں نہیں

وہ ہیں اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مولانا اشاہ احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمہ جس مرد درویش نے پوری زندگی ہندوؤں، انگریزوں کی مخالفت کی ہے اور جن بد بختوں نے انگریز سے تنخواہ اور مال و دولت وصول کیا تھا۔ یا اب کر رہے ہیں وہ انہی کے ساتھ وفادار ہی ہو سکتے ہیں اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ وفاداری کیسے کر سکتے ہیں۔

مرزا قادیانی غدارِ خدا بھی ہے غدارِ مصطفیٰ بھی

اللہ تعالیٰ سب کا خالق بھی رازق بھی ہے مگر مرزا غلام احمد قادیانی نے غداری کی ہے لکھتا ہے؟

خدا تعالیٰ میرے وجود میں داخل ہو گیا اور میرا غضب و حلم اور تلخی و شیرینی اور حرکت و سکون سب اسی کا ہو گیا اور اس حالت میں مَیں یوں کہہ رہا تھا کہ ہم ایک دنیا کا نیا نظام اور نیا آسمان اور نئی زمین چاہتے ہیں۔ سو میں نے پہلے تو آسمان اور زمین کو اجمالی صورت میں پیدا کیا جس میں کوئی ترتیب اور تفریق نہ تھی پھر میں نے منشاحق کے موافق اس کی ترتیب و تفریق کی۔ اور میں دیکھتا تھا کہ میں اس کے خلق پر قادر ہوں۔ پھر میں نے آسمانِ دنیا کو پیدا کیا اور کہا اِنَّا زَیَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْیَا بِمَصَابِیْحَ: پھر میں نے کہا اب ہم انسان کو مٹی کے خلاصہ سے پیدا کریں گے پھر میری حالت کشف سے الہام کی طرف منتقل ہو گئی اور میری زبان پر جاری ہوا۔
اَرَدْتُّ اَنْ اَسْتَخْلِقَ فَخَلَقْتُ آدَمَ اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ
(کتاب البریہ ص ۸۶ تا ص ۸۷ روحانی خزائن جلد ۱۳ ص ۱۰۴ تا ص ۱۰۵)

ایک جگہ اللہ تعالیٰ کی مرزا قادیانی توہین کرتا ہوا لکھتا ہے۔

مرزا صاحب کو ان کے خدا کی طرف سے یہ الہام ہے۔ اُصَلِّیْ وَاَصُوْمُ اَفْطُرُ اَسْهَرُ وَاَنَام: میں نماز پڑھوں گا اور روزہ رکھوں گا اور افطاری کروں جاگتا ہوں اور سوتا ہوں۔ (البشریٰ، مجموعہ الہامات مرزا جلد ۲ ص ۷۹۔)

ایک اور مقام پر توہین آمیز کلمات لکھتا ہے۔

میں نے تجھ سے ایک خرید وفروخت کی ہے یعنی ایک چیز میری تھی جس کا تو مالک بنایا گیا اور ایک چیز تیری تھی جس کا میں مالک بن گیا تو بھی اس خرید وفروخت کا اقرار کر اور کہہ دے کہ خدا نے مجھ سے خرید وفروخت کی تو مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ اولاد تو مجھ میں سے ہے اور میں تجھ سے ہوں۔ (دافع البلاص ۸، روحانی خزائن جلد ۱۸ ص ۲۲۸۔)

''خدا غلطی بھی کرتا ہے''

اِنِّیْ مَعَ الْاَسْبَابِ اتیك بغتة انی مع الرسول اجیب اخطی واصیب انی مع الرسول محیط:

(البشر مجموعۃ الھامات جلد ۲ ص ۷۹) میں اسباب کے ساتھ اچانک تیرے پاس آؤں گا۔ خطا کروں گا اور بھلائی کروں گا اپنے رسول کیساتھ محیط ہوں۔

''حاصل الکلام''

مرزا صاحب کی مذکورہ بالا عبارات سے ظاہر ہے کہ ان کا خدا وہ نہیں جو مسلمانوں کا ہے۔ کیونکہ مسلمانوں کا خدا ان تمام عیوب سے پاک ومنزہ ہے جوانہوں نے بیان کی ہیں اس خدا کی نہ کوئی مثال ہے نہ کوئی مثیل جب مرزا کا مسلمانوں کے خدا سے کوئی واسطہ ہی نہیں ہے تو عیاں راچہ بیان کے مصداق ان کا اسلام سے بھی کوئی واسطہ نہ رہا۔ خود مرزا اور ان کے پیرو

کا رضروریات دین کے انکار کے باعث دائرۂ اسلام سے خارج ہو گئے مسلمان فقط وہ ہے جو ضروریات دین کوتمام تر لوازمات وشرائط کے ساتھ مانتا ہواور جوان میں سے کسی ایک کا بھی انکارکرے گا وہ کافر ہے جو سرے سے خدا کا ہی انکارکردے بلکہ اپنی ذات میں خدائی صفات پائے جانے کا دعویٰ کرے تو اس کے کفر میں کیا کسر باقی رہ جاتی ہے سومرزا صاحب اوران کے پیروکاروں کے کافر ہونے میں ذرہ برابر شک نہیں ہوسکتا۔

''احادیث کے متعلق مرزا کانظریہ''

میرے اس دعویٰ کی بنیاد حدیث میں نہیں قرآن اوروحی ہے جو میرے اُوپر نازل ہوئی ہاں تائیدی طور پر ہم وہ حدیثیں بھی پیش کرتے ہیں جوقرآن شریف کے مطابق ہیں اور میرے وحی کے معارض نہیں اور دوسری حدیثوں کوہم ردی کی طرح پھینک دیتے ہیں

(ازالہ اوھام حاشیہ جلد اص ۷۷روحانی خزائن جلد ۱۹ اص ۱۴۰)

اس قسم کی کثیر عبارات ہیں مرزا قادیانی اورانکے جانشینوں و پیروکاروں کی جوواضح طور پر کفر یہ عقائد پر دلالت کرتی ہیں اگر پھر بھی کوئی ان کے کفر میں شک کرے تو پھر اس کے اپنے کافر ہونے میں شک نہیں رہتا۔سرورق ابتدئیہ کتاب حق وباطل کی جنگ کا آغاز حضرت آدم علیہ اسلام کے تخلیق ہونے سے ہی شروع ہوگیا تھا حضرت آدم علیہ السلام کے معرض وجود میں آنے کیساتھ ہی آپ کی رسالت ونبوت کی صفات خاص پراللہ تعالیٰ کے بطوراعزاز واکرام انعامات عطا کردہ کمالات آدم علیہ اسلام کو ملے تو خالق کائنات نے اس حُسن خاص کو ملائکۃ المقربین کے سامنے پیش کیااوراس تخلیقی حسن کونکھاردینے کیلئے فرشتوں کوحکم صادرفرمایا جسکوقرآن پاک میں باضابطہ نقل کیا گیا ہے۔

وَاِذْقُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ اَبٰى وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ۔ (پ اسورۂ البقرۃ آیت 34)

ترجمہ: اور یاد کرو جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ حضرت آدم علیہ السلام کیلئے سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے متکبر ہوا اور غرور کیا اور کافر ہو گیا۔

احترام آدم علیہ السلام میں ملائکہ کی جماعت کثیرہ شامل ہوئی اور انکار ایک نے کیا وہ بھی جسطرح جنس میں الگ تھا کام میں بھی الگ رہا۔ جب شیطان سے سوال کیا گیا کہ تجھے سجدہ کرنے سے مانع کونسی چیز تھی کہ تو نے اللہ تعالیٰ کے پیارے نبی و رسول علیہ السلام کو سجدہ نہیں کیا تو کہتا ہے۔

قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ خَلَقْتَنِىْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ۔ (پ ۲۳ سورہ ص آیہ ۷۶)

ترجمہ: بولا میں اس سے بہتر ہوں تو نے مجھے آگ سے بنایا اور اسے مٹی سے پیدا کیا۔

شیطان یہ بھی تسلیم کر چکا ہے کہ مجھے آگ سے خلق کیا گیا ہے اور خالق اللہ تعالیٰ ہی ہے سجدہ کرنے کا حکم دینے والا بھی اللہ تعالیٰ ہے تو شیطان کی بدبختی کہ اپنے پیدا کرنے والے خالق سے بھی بڑا حکیم بن بیٹھا اور متکبر ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِىْ (اور میں نے اس میں اپنی روح پھونکی) اپنی قدرت کاملہ سے بنایا بولنے چلنے عبادت و ریاضت کے قابل میں نے خود بنایا نبوت و رسالت کا تاج بھی اللہ تعالیٰ نے خود عطاء فرمایا ہیں اِنِّىْ جَاعِلٌ فِى الْاَرْضِ خَلِيْفَةً۔ نائبِ خلیفہ کے انعامات سے بھی اللہ تعالیٰ نے نوازا ہے باوجود یہ کہ شیطان نافرمان ہو کر محاذ آرائی کر رہا ہے اللہ تعالیٰ نے شیطان سے صرف اتنا فرمایا کہ فَاخْرُجْ فَاِنَّكَ رَجِيْمٌ۔ پس تو جنت سے نکل جا پس بے شک تجھ پے لعنت کی گئی۔ شیطان نے جنت سے نکلنا گوارہ کر لیا اللہ تعالیٰ کے نبی و رسول علیہ السلام کی تعظیم نہ کی تو اللہ تعالیٰ نے پھر ارشاد فرمایا کہ وَاِنَّ عَلَيْكَ لَعْنَتِىْ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اور بے شک تجھ پر قیامت تک میری لعنت ہے۔ لعنت کا بوجھ وہ بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے لعنت کا بوجھ اٹھا لیا اللہ تعالیٰ کے حکم پر عمل نہ کیا ہے۔ کیا یہ عدم علم ہے معلومات کی کمی ہے علم تھا اللہ تعالیٰ کی پہچان تھی عبادت گذار تھا زہد و تقویٰ میں کوشاں رہتا تھا توحید خداوندی کا علمبردار تھا مگر اللہ تعالیٰ کے رسول و نبی حضرت آدم علیہ السلام کی تعظیم بجا نہ لا کر مستحق

لعنت ٹھہرا شیطان لعین کے اس معاملہ کو سمجھنے میں ایک نقطہ کافی ہے کہ شیطان نے ضد عناد تعصب انا کی آگ جلائی جاننے بوجھنے کے باوجود یہ سب کچھ کیا تو ثابت ہوا کہ باطل قوت ہمیشہ ضد سے کام لیتے ہوئے انکار کرتی ہے اور قوت حق ہمیشہ صحیح بات اور کام کو بروئے کار ہے۔

نبوت ورسالت کے منصب کی مخالفت کا آغاز شیطان لعین نے کیا اور اسکی ذریت آج تک اپنے اس کام میں مصروف ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بحکم خالق کائنات عطاء خالق کل سے فرمایا۔ یَـاَیُّھَاالنَّـاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰـهِ اِلَیْـكُـمْ جَـمِـیْـعًا۔ (پ۹ سورہ آیہ ۱۵۸) ترجمہ: تم فرماؤ اے لوگو میں تم سب کی طرف اس اللہ کا رسول ہوں۔

اعلان نبوت ورسالت کیساتھ ہی شیطانی قوتوں نے مختلف انداز وروپ و چہرے بدل لیے مخالفت میں کھڑے ہوئے مشن شیطان والا ہی ہے انداز الگ ہے اب سرفہرست مشرکین کا اعتراض تھا کہ ہم رؤسا مکہ موجود ہیں اللہ تعالیٰ کو ہم میں سے کوئی نظر نہیں آیا عبداللہ کا یتیم بیٹا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی نظر آئے جنکو نبوت ورسالت کا تاج دینا تھا ان کو اللہ تعالیٰ نے یوں سمجھایا۔

اَللّٰـهُ اَعْـلَـمُ حَیْـثُ یَـجْـعَلُ رِسَالَتَهٗ سَیُصِیْبُ الَّذِیْنَ اَجْرَمُوْا صَغَارٌ عِنْدَاللّٰهِ وَعَذَابٌ شَدِیْدٌ بِمَا كَانُوْا یَمْكُرُوْنَ۔ (پ۸ سورۂ انعام آیہ ۱۲۴) ترجمہ: اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے جہاں اپنی رسالت رکھے عنقریب مجرموں کو اللہ تعالیٰ کے یہاں ذلت پہنچے گی اور سخت عذاب بدلہ ان کے مکر کا۔

یعنی رسالت ونبوت اسے نہیں دی جاتی جو رئیس ہو علاقہ کا بادشاہ ہو ملک کا یہودیوں اور عیسائیوں اور نصرانیوں کا ایجنٹ ہو بلکہ نبوت ورسالت یہ اللہ تعالیٰ کا عظیم انعام ہے اسے دی جاتی ہے جس شخصیت میں اللہ تعالیٰ نے خود استعداد رکھی ہوئی ہے اللہ تعالیٰ نبوت ورسالت کا تاج عطاء فرماتا ہے اور اعلان کرنے کا حکم بھی خود صادر فرماتا ہے کہ اب اپنی نبوت ورسالت کا اعلان فرمادیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ماں کی گود میں تھے

تو اللہ تعالیٰ کے انعام کا اعلان فرماتے ہیں فرمایا: قَالَ اِنِّیْ عَبْدُاللّٰہِ اٰتٰنِیَ الْکِتٰبَ وَجَعَلَنِیْ نَبِیًّا ۔ (پ۱۶ سورۂ مریم آیہ ۳۰) بچہ نے فرمایا میں ہوں اللہ کا بندہ اس نے مجھے کتاب دی اور مجھے غیب کی خبریں بتانے والا نبی بنا کر بھیجا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ ماجدہ کی عزت پر اعتراضات کی بوچھاڑ ہوئی اور ایسے اعتراضات ہوئے جو محض عقلی باتیں تھیں تو ضرورت کو پیش نظر رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کو اعلان نبوت کرنے کی اجازت دی ہے۔

چالیس سال تک مکۃ المکرّمہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وقت گذارا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مکۃ المکرّمہ والے امین سچا حق گو مانتے ہیں مگر نبوت کے ماننے کی باری آئی تو انکار کر دیا اس وقت ضرورت تھی اعلان نبوت کا حکم فرمایا گیا جب نبوت ورسالت پر اعتراضات ہوئے تو جواب بھی اللہ تعالیٰ نے خود ارشاد فرمایا ہے کہ یہ رسالت ونبوت خریدی نہیں جاتی یا آ تجنبٹی پر نہیں ملتی یہ اللہ تعالیٰ کی عطاء ہے جس میں صلاحیت رکھی ہے اسے دے دی ہے۔

شیطان کا نبوت ورسالت پر دوسرا حملہ:

حضرت آدم علیہ السلام سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دور نبوت ورسالت تک شیطان بھیس وروپ بدل بدل کر حق کا مقابلہ کرتا رہا شیطان نے اپنی مخالفت میں کوئی کمی نہیں چھوڑی جب رسول معظم صلی اللہ علیہ وسلم کا سنہری دور آیا تو شیطان کی جنگ ایک رخ میں نہ تھی بلکہ بہت ساری خرابیاں جنم لے چکیں تھیں کبھی مشرکین کے روپ میں کبھی یہودیوں کے روپ میں کبھی نصرانیوں کے روپ میں۔

ختم نبوت پر بہروپیوں کے یکے بعد دیگرے حملے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد مقدس سے ان یہودیوں کی نشاندہی

عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ سَيَكُوْنُ فِىْ اُمَّتِىْ كَذَّابُوْنَ ثَلَاثُوْنَ كُلُّهُمْ يَزْعَمُ اَنَّهٗ نَبِىٌّ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ لَا نَبِىَّ بَعْدِىْ

(ترمذی شریف جلد۲ص۴۵ ابوداؤد جلد۲ص۱۲۷)

ترجمہ: حضرت ثوبان سے ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک عنقریب میری امت میں تیس کذاب ہوں گے سب کا گمان ہوگا کہ وہ نبی ہیں اور میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی بھی نبی نہیں۔

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان کہ میرے بعد تیس کذاب ہوں گے وہ گمان کریں گے کہ وہ نبی ہیں حالانکہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا میں نبی ہوں مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا اس کے باوجود شیطان کا روپ اب بدل گیا سابقہ دوروں میں بھی یہ بہروپیاں دکھاتا رہا ہے اپنے نمائندے تیار کرتا رہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دورِ حاضر میں جن بدنصیبوں نے اپنی آخرت برباد کی اور مسلمانوں کو بھی پریشان کیا اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخی کی اور مرتد ہوئے اُن کذابوں کی مختصر لسٹ یوں ہے۔

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ پیش گوئی فرماتے ہوئے فرمایا کہ قیامت تک تیس کذاب میری امت میں سے برآمد ہوں گے ان میں مسیلمہ کذاب: اسود عنسی مختار ہوں گے (فتح الباری جلد۶ص۴۵۴)

ذیل میں چند ایک کا ذکر کیا جاتا ہے:

اسود عنسی: سب سے پہلا کذاب مدعی نبوت یمن کا اسود عنسی تھا جس نے نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال سے چند دن قبل نبوت کا اعلان کیا۔

طُلَیْحَہ اَسْدِی: طلیحہ اسدی بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ظاہر حیات طیبہ میں نبوت کا دعویٰ کیا حضرت ضرار کی سرکردگی میں ایک لشکر اس کی سرکوبی کیلئے روانہ فرمایا جس نے طلیحہ اسدی کا

زبردست مقابلہ کیا۔

مسیلمہ کذاب: اپنے قبیلے بنوحنیفہ کے وفد کے ہمراہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ مجھے اپنے ساتھ نبوت میں شریک فرمالیں آپ کی بیعت کرلوں گا اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک میں کھجور کی ایک خشک شاخ تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم خلافت میں مجھ سے یہ شاخ بھی مانگو تو میں تجھے نہ دوں گا اس نے واپس جا کر اعلان نبوت کر دیا۔

اس وقت مسیلمہ کذاب کے خلاف خالد بن ولید جیسے عظیم صحابی کی کمانڈ میں تیس ہزار منکرین ختم نبوت واصل جہنم ہوئے اور بارہ سو صحابی بھی جام شہادت نوش فرما گئے تھے جن میں سے سات سو صحابی حافظ قرآن بھی تھے جو جام شہادت نوش فرما گئے خود مسیلمہ کذاب مدعی نبوت کو حضرت وحشی رضی اللہ عنہ نے واصل جہنم کیا ہے۔

سجاح کاہنہ: بنوتمیم قبیلہ کی عورت نے نبوت کا دعویٰ کیا مختار ثقفی اور حارث بن سعید اور مغیر بن سعید اور بیان بن سعید اور ابو علی منصور عجلی نے نبوت کا دعویٰ کیا صحابہ کرام رضی اللہ علیہم اجمعین نے بہت کو توقتل کیا تو ابو منصور عجلی کو پھانسی پر لٹکایا گیا پھر اسے جلا دیا گیا اب چودہ صدیاں بیت جانے کے بعد کیا ہوا:

مرزا غلام احمد قادیانی نے دعویٰ نبوت کیا مگر اس کے ساتھ وہ سلوک نہ ہوا جو صحابہ کرام نے بقیہ نبوت کے دعویٰ کرنے والوں سے کیا تھا اس معاملہ میں ہماری ایمانی کمزوری ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی کی مکمل داستان:

اب ہم کوشش کریں گے انشاء اللہ کہ مرزائیت کی مکمل داستان پیش کریں تاکہ اس کہانی سے متنفر ہو سکیں اپنے ایمان کو محفوظ رکھ سکیں۔

اَوّلاً: مرزا قادیانی کی پیدائش سے انگریز کیساتھ گٹھ جوڑ تک کے حالات بیان کئے جائیں

گے جس میں نبی اور کذاب میں فرق ظاہر ہوگا۔ ثانیاً: مرزا قادیانی کے نبوت کے دعویٰ سے قبل کے دعویٰ جات اور سادہ عوام پر اثر کیا ہوا۔ ثالثاً: تحریک ختم نبوت ۱۹۰۰ء تحریک ختم نبوت، ۱۹۵۹ء تحریک ختم نبوت، ۱۹۶۶ء میں اہلسنت و جماعت کے مشائخ و علماء و عوام کا کردار نمایاں تھا اور تحریکات کا مکمل تذکرہ تین مرحلوں میں پیش کیا جائیگا۔ رابعاً: ختم نبوت کے معانی و مطالب اور ختم نبوت پر مکمل قرآن و حدیث و اقوال اکابر سے ثبوت اور دلائل پیش کئے جائیں گے انشاء اللہ، خامساً: توہین انبیاء و اولیاء ہونے پر قواعد ضوابط اور ان کی مکمل قرآن و سنت و اقوال اکابر سے وضاحت ہوگی انشاء اللہ العزیز، سادساً: مرزا غلام احمد قادیانی کے زبانی و عملی مغلظات کا بیان اور اسکی جماعت کے مغلظات کتب قادیانیت سے بیان کیے جائیں گے انشاء اللہ العزیز، تتمۃ الکتاب: تحریک ختم نبوت تحصیل تلہ گنگ و پچنند اور مرزائیوں کی چالاکی اور اسکا سدباب کرنے میں اہلسنت کا کردار بیان کیا جائیگا۔

بَابُ الْاَوَّلُ فِیْ التَّعَارُفِ:

مرزا غلام احمد قادیانی اپنی پیدائش کے متعلق لکھتا ہے ملاحظہ ہو میں توام کا معنی پیدا ہوا تھا اور میرے ساتھ ایک لڑکی تھی جس کا نام جنت تھا اور یہ الہام کہ **یَا آدَمُ اسْکُنْ اَنْتَ وَزَوْجُکَ الْجَنَّۃَ** (پ ا سورۃ البقرہ ص ۱۹) ترجمہ: اے آدم تو اور تیری بیوی اس جنت میں رہو۔ (براہین احمدیہ کے صفحہ ۴۹۶) میں درج ہے اس میں جو جنت کا لفظ ہے اس میں یہ ایک لطیف اشارہ ہے کہ لڑکی جو میرے ساتھ پیدا ہوئی اس کا نام جنت تھا (تریاق القلوب ص ۳۵۱ روحانی خزائن جلد ۱۵ ص ۴۷۹)

چونکہ مرزا کے ساتھ پیدا ہونے والا بچہ لڑکی تھی اس لئے انہیں یہ وہم تھا کہ میرے اندر بھی انثیت کا مادہ موجود ہے چنانچہ انہوں نے اپنے اس خیال کا اظہار یوں کیا میں خیال کرتا ہوں کہ اس طرح خدا تعالیٰ نے انثیت کا مادہ مجھ سے بکلی الگ کر دیا (یعقوب علی قادیانی، حیات النبی جلد ا ص ۵۵)

مرزا کی تاریخ پیدائش کا معمہ:

مرزا غلام احمد قادیانی کی تاریخ پیدائش کے متعلق متضاد بیانات سے معلوم ہوتا ہے کہ حتمی تاریخ کا علم خود مرزا کو اور ان کے اہلِ خانہ کو بھی نہیں معروف یہی ہے کہ وہ لاہور کے شمالی مشرق میں ۵۰،۵۵ میل پر واقع ہندوستان کے ضلع گورداس پور کے ایک چھوٹے سے قصبہ قادیان میں ۱۳ فروری ۱۸۳۹ء میں پیدا ہوا جب سکھ حکومت دم توڑ رہی تھی اور ہندوستان میں برطانوی اقتدار کا سورج طلوع ہو رہا تھا۔ اس دور کے متعلق ان کی اپنی تحریروں سے پتہ چلتا ہے کہ جب ۱۸۵۷ء کا ہنگامہ آزادی شروع ہوا تو اس وقت اس کی عمر سولہ سترہ سال تھی مرزا لکھتا ہے۔

میری پیدائش ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء میں سکھوں کے آخری وقت میں ہوئی ہے اور میں ۱۸۵۷ء میں سولہ برس کا یا سترھویں برس میں تھا اور ریش و برودت کا آغاز نہیں تھا، کتاب البریہ حاشیہ ص ۱۵۹ روحانی خزائن جلد ۱۳ ص ۱۷۷ اپنی تاریخ پیدائش سے متعلق قادیانیت کے پیشوا کے بیان پر غیر تو غیر ٹھہرے ان کے اپنے بیٹے کو اعتماد نہیں وہ اسے صحیح تسلیم نہیں کرتا اور اپنے اختلاف کا اظہار اس طرح کرتا ہے۔

لیکن بعد میں ان کے خاندان کے افراد میں اس کے سال ولادت کے بارے میں اختلاف پیدا ہو گیا تھا پہلے نظریے کے مطابق سال ولادت ۱۸۳۶ء یا ۱۸۳۷ء ہو سکتا ہے۔ مرزا بشیر احمد سیرۃ المھدی جلد ۲ ص ۱۵۰ ایک تخمینہ کے مطابق سال ولادت ۱۸۳۱ ہو سکتا ہے جلد ۲ ص ۷۴، پس ۱۳ فروری ۱۸۳۵ عیسوی ۱۲۵۰ ہجری بروز جمعہ والی تاریخ صحیح قرار پاتی ہے۔ سیرۃ المھدی جلد ۳ ص ۷۶

جبکہ دیگر ۱۸۳۳ء کو سال ولادت قرار دیتے ہیں، سیرۃ المھدی جلد ۳ ص ۱۹۴ معراج دین نے تاریخ ولادت ۱۷ فروری ۱۸۲۲ء مقرر کی ہے سیرۃ المھدی جلد ۳ ص ۱۴۰۲ مرزا غلام احمد قادیانی کی تاریخ پیدائش کا تعین ایک معمہ ہے جسے نہ تو خود مرزا متعین کر پایا کہ کم از کم باپ

سے پوچھ لیتا نہ ہی اسکا بیٹا متعین کرسکا اور شش و پنج میں پڑ گیا، کہ کیا کروں نبی ہونے کا دعویدار پتہ تاریخ پیدائش کا نہیں۔

مرزا غلام احمد قادیانی کا نام و نسب اور خاندان:

مرزا غلام احمد قادیانی کے نام و نسب اور خاندان کے بارے میں جاننا اس لئے ضروری ہے کہ کسی تنظیم اور تحریک کے بانی کے عزائم و مقاصد اور نظریات و خیالات اس کی شخصیت کے گرد گھومتے ہیں اور انہیں اس کی ذات سے الگ کر کے دیکھنا اور پرکھنا ممکن نہیں ہے۔

مرزا کا نام غلام احمد ماں کا نام چراغ بی بی باپ کا نام غلام مرتضیٰ دادا کا نام عطاء محمد اور پردادا کا نام گل محمد تھا۔ مرزا کے اس شجرۂ نسب سے اس کی اور اس کے آباؤ اجداد کی نسل متعین کرنا مشکل ہی نہیں ناممکن نظر آتا ہے کیونکہ مرزائے قادیان کو خود معلوم نہیں کہ ان کی نسل اور خاندان کیا ہے؟ وہ اس حوالے سے تشکیک و ابہام کا شکار نظر آتے ہیں اس کا ثبوت خود ان کی تحریریں ہیں وہ اپنی اصل و نسل کے بارے متضاد بیان دیتے ہیں اور کسی ایک نسل خاندان پر اکتفا نہیں کرتے یہ بات عام قاری کیلئے حیرانی کا باعث ہے ہم ذیل میں مرزا کی تحریروں کی روشنی میں ان کی نسل و خاندان معلوم کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

مرزا غلام احمد قادیانی مغل ہیں:

مرزا کی ایک تحریر کے مطابق ان کا تعلق مغل قوم اور اس کی شاخ برلاس سے تھا وہ اپنی تصنیف کتاب البریہ کے حاشیہ میں لکھتا ہے، اب میرے سوانح اس طرح ہیں کہ میرا نام غلام احمد میرے والد صاحب کا نام غلام مرتضیٰ اور دادا صاحب کا نام عطاء محمد اور پردادا صاحب کا نام گل محمد تھا اور جیسا کہ بیان کیا گیا ہے ہماری قوم برلاس ہے اور میرے بزرگوں کے پرانے کاغذات سے جواب تک محفوظ ہیں معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس ملک میں سمرقند سے آئے تھے،

کتاب البریہ حاشیہ ص ۱۴۴ روحانی خزائن جلد ۱۳ ص ۱۶۲

فارسی الاصل ہونے کا گمان:

دوسرا الہام میری نسبت یہ ہے لَوْ کَانَ الْاِیْمَانُ مُعَلَّقًا بِالثُّرَیَّا لَنَالَہٗ رَجُلٌ فَارِسِیٌّ۔ یعنی اگر ایمان ثریا سے معلق ہوتا تو یہ مرد جو فارسی الاصل ہے وہیں جا کر اس کو لے لیتا اور پھر تیسرا الہام میری نسبت یہ ہے۔ اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا رَدَّ عَلَیْہِمْ رَجُلٌ مِّنْ فَارِسٍ شَکَرَ اللّٰہُ سَعْیَہٗ یعنی جو لوگ کافر ہوئے اس مرد نے جو فارسی الاصل ہے ان کے مذاہب کو رد کر دیا خدا اس کی کوشش کا شکر گزار ہے یہ تمام الہامات ظاہر کرتے ہیں کہ ہمارے آباء واجداد اولین فارسی تھے۔ (کتاب البریہ حاشیہ ۱۳۵ روحانی خزائن جلد ۱۳ ص ۱۶۳)

اپنے خاندان کے حوالے سے اپنے اس خلاف حقیقت بیان کی وہ خود ہی ایک جگہ نفی کرتے ہیں اور لکھتے ہیں یاد رہے کہ اس خاکسار کا خاندان بظاہر مغلیہ خاندان سے کوئی تذکرہ ہمارے خاندان کی تاریخ میں یہ نہیں دیکھا گیا کہ وہ بنی فارس کا خاندان تھا ہاں بعض کاغذات میں یہ دیکھا گیا کہ ہماری بعض دادیاں شریف اور مشہور سادات میں سے تھیں۔ اب خدا کے کلام سے معلوم ہوا کہ دراصل ہمارا خاندان فارسی خاندان ہے سو اس پر ہم پورے یقین سے ایمان لاتے ہیں کیونکہ خاندان کی حقیقت جیسا کہ اللہ کو معلوم ہے کسی دوسرے کو ہرگز معلوم نہیں۔ اسی کا علم صحیح اور یقینی دوسرے کا شکی اور ظنی۔ (اربعین حاشیہ ۲۳ روحانی خزائن جلد ۱۷ ص ۳۶۵

بیک وقت فاطمی اور اسرائیلی:

خدا نے مجھے یہ شرف بخشا ہے کہ میں اسرائیل بھی ہوں اور فاطمی بھی ہوں ایک غلطی کا ازالہ ص ۱۲ روحانی خزائن جلد ۱۸ ص ۲۱۶

مرزا چینی النسل ہیں:

میرے بزرگ چینی حدود سے پنجاب میں پہنچے ہیں تحفہ گولڑویہ ص ۱۴۱ روحانی خزائن جلد ۱۷ ص ۱۲۷

بنی فاطمہ سے ہونے کا دعویٰ:

میں اگرچہ علوی تو نہیں ہوں مگر بنی فاطمہ میں سے ہوں میری بعض دادیاں مشہور اور صحیح النسب سادات میں سے تھیں۔ نزول مسیح حاشیہ ۴۸ (روحانی خزائن جلد ۱۸ ص ۴۲۶)

مرزا کا خاندان معجون مرکب:

اور میں اپنے خاندان کی نسبت کئی دفعہ لکھ چکا ہوں کہ وہ ایک شاہی خاندان ہے اور بنی فارس اور بنی فاطمہ کے خون سے معجون مرکب ہے۔ (تریاق لقلوب ص ۱۵۸ تا ص ۱۵۹ روحانی خزائن جلد ۱۵ ص ۲۵۶ تا ص ۲۸۷)

ہندو ہونے کا اعلان:

ہندوستان پس جیسا کہ آریہ قوم کے لوگ کرشن کے ظہور کا ان دنوں میں انتظار کرتے ہیں وہ کرشن میں ہوں، حقیقۃ الوحی تتمہ ص ۸۵ (روحانی خزائن جلد ۲۲ ص ۵۲۱)

سکھ ہونے کا اعلان:

۸ ستمبر ۱۹۰۶ء بوقت فجر کئی الہام ہوئے ان میں سے ایک بھی میں الملک جیسے سنگھ بہادر، تذکرہ مجموعہ الہامات مرزا ص ۳۸۱

آریوں کا بادشاہ ہونے کا اعلان:

یہ دعویٰ صرف میری طرف سے نہیں بلکہ خدا تعالیٰ نے بار بار میرے پر ظاہر کیا ہے کہ جو کرشن آخر زمانہ میں ظاہر ہونے والا تھا وہ تو ہی ہے آریوں کا بادشاہ، مجموعہ حقیقۃ الوحی ص ۸۵

(روحانی خزائن جلد۲۲ص ۵۲۲)

میں کبھی آدم کبھی موسیٰ کبھی یعقوب ہوں
نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بے شمار

روحانی خزائن درثمین ص ۱۰۰

کرمِ خاکی ہوں میں پیارے نہ میں آدم زاد ہوں
ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

درثمین ص ۶۸

خلاصۃ الکلام یہ ہے:

قارئین جس قوم کے لیڈر کو یہ پتہ نہیں کہ میں کون ہوں میرا خاندانی پس منظر کیا ہے اس کے متعلق کوئی کیا رائے قائم کرسکتا ہے ایک ہی وقت میں وہ مغل برلاس ہے، فارس النسل ہے، اسرائیلی ہے، فاطمی ہے، چینی النسل ہے، ہندو ہے، سکھ ہے، آریہ تھ المذہب ہے، درگو پال دعویدار نبوت ہے، آخر میں وہ کہتا ہے میں کچھ بھی نہیں کیڑہ ہوں انسانی شرم گاہ ہوں مرزا غلام احمد قادیانی ہوں اس عبارت کے بعد اس کا کہنا ہے میں معجون مرکب ہوں تو غالب نے ایسے شخص کے متعلق ٹھیک کہا ہے کہ:

اک معمہ ہے سمجھے کا نہ سمجھانے کا اپنے باپ دادا پر دادا تک پتہ ہے کہ مغل برلاس قبیلہ سے ہیں دادیوں کے رشتے جوڑ کر کبھی علوی بننے کا نہیں آیا کہتا ہے میں علوی نہیں ہوں فاطمی ہوں یہ کس طرح ممکن ہے کہ خاندان میں باپ کو دخل نہ ہو تو فاطمی کس طرح ہوسکتا ہے مگر یہ

بحث کرنا مناسب نہ تھی کیونکہ ٹوٹل فارغ ہے بلکہ مرزا بشیر احمد کا دماغی خلل واقعہ ہوا تھا ایک یہ بھی لطیفہ سے کم نہیں ہے بیان کیا مجھ سے والدہ صاحبہ نے کہ ایک دفعہ حضرت صاحب سناتے کہ جب میں بچہ تھا تو ایک دفعہ بعض بچوں نے مجھے کہا کہ جاؤ گھر سے میٹھا لاؤ میں گھر آیا بغیر کسی کے پوچھے ایک سفید بوتل میں سے کچھ اپنے جیب میں بھر لیا راستہ میں ایک مٹھی بھر کر منہ میں ڈالی پھر کیا تھا میری سانس رک گئی بڑی تکلیف ہوئی معلوم نہیں جسے میں سفید بورا سمجھ کر جیبوں میں بھرا تھا وہ بورا نہ تھا بلکہ پسا ہوا نمک تھا۔ (سیرۃ المھدی جلد اص ۲۴۴)

اس واقعہ سے یہ بھی معلوم ہوا کہ مرزا کو بچپن میں ہی چوری کی عادت تھی بڑھتے بڑھتے ختم نبوت کی عمارت میں نقب زنی پر منتج ہوئی۔

ابتدائی تعلیم:

یہ ایک مسلمہ حقیقت اور طے شدہ امر ہے کہ نبی کا کوئی استاد نہیں ہوتا بلکہ وہ براہِ راست اللہ رب العزت سے فیض حاصل کرتا ہے انبیاء کی تاریخ شاہد ہے کہ کسی نبی نے دینوی مکتب میں کسی استاد کے سامنے زانوے تلمذ نہیں بچھایا مرزا غلام احمد قادیانی اپنے متعلق لکھتا ہے:

سو آنے والے کا نام جو مہدی رکھا گیا ہے سو اس میں یہ اشارہ ہے کہ وہ آنے والے علم دین خدا سے ہی حاصل کرے گا اور قرآن و حدیث میں کسی استاد کا شاگرد نہیں ہوگا۔ سو میں حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ میرا حال یہی ہے کوئی ثابت نہیں کر سکتا کہ میں نے کسی انسان سے قرآن یا حدیث یا تفسیر کا ایک سبق بھی پڑھا ہے یا کسی مفسر یا محدث کی شاگردی اختیار کی ہے پس یہی مہدویت ہے جو نبوت محمدیہ کے منہاج پر مجھے حاصل ہوئی ہے اور اسرار دین بلا واسطہ میرے اوپر کھولے گئے۔

(ایّام الصُّلح ،۱۴۷، روحانی خزائن جلد ۱۴ص ۳۹۴)

اس دعویٰ کی تکذیب مرزا کی اپنی زبانی لکھی ہوئی دیکھیں کیا لکھتا ہے۔

بچپن کے زمانہ میں میری تعلیم اسطرح ہوئی

کہ جب میں چھ سال کا تھا تو ایک فارسی خواں معلم میرے لیے نوکر رکھا گیا جنہوں نے قرآن شریف اور چند فارسی کتابیں مجھے پڑھائیں اور اس بزرگ کا نام فضل الٰہی تھا اور جب میری عمر تقریباً دس برس ہوئی تو ایک عربی خواں مولوی صاحب میری تربیت کیلئے مقرر کئے گئے جن کا نام فضل احمد تھا میں خیال کرتا ہوں کہ چونکہ میری تعلیم خدا تعالیٰ کے فضل کی ایک ابتدائی تخم ریزی تھی اس لیے ان استادوں کے نام کا پہلا لفظ فضل تھا مولوی صاحب موصوف جو دیندار اور بزرگ آدمی تھے، وہ بہت محنت سے پڑھاتے رہے اور میں نے صرف کی بعض کتابیں پڑھیں اور کچھ قواعد نحوان سے پڑھے اور بعد اس کے جب میں سترہ یا اٹھارہ سال کا ہوا تو ایک مولوی صاحب سے چند سال پڑھنے کا اتفاق ہوا ان کا نام گل علی شاہ تھا ان کو بھی میرے والد صاحب نے نوکر رکھ کر قادیان میں ہی پڑھانے کیلئے رکھا تھا اور ان آخر الذکر مولوی صاحب سے میں نے نحو اور منطق اور حکمت وغیرہ کے علوم مروجہ کو جہاں تک خدا تعالیٰ نے چاہا حاصل کیا۔ (کتاب البریہ حاشیہ ۱۶۱ روحانی خزائن جلد ۱۳ ص ۱۷۹ تا ۱۸۱)

مرزا قادیانی کا کھلا جھوٹ:

مرزا قادیانی روحانی خزائن جلد ۱۴ ص ۳۹۴ پر لکھا کہ میں حلفاً کہہ سکتا ہوں میں نے کسی استاد سے علم نہیں حاصل کیا اور روحانی خزائن جلد ۱۳ ص ۱۷۹ تا ص ۱۸۱ پر لکھا کہ میں نے تعلیم مولوی فضل الٰہی، مولوی فضل احمد، مولوی گل علی شاہ سے حاصل کی ہے لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الْکٰذِبِیْنَ۔ جھوٹے پر اللہ کی لعنت ہو۔ بلکہ مرزا قادیانی نے جھوٹ کے متعلق لکھا کہ:

ظاہر ہے جب ایک بات میں کوئی جھوٹ ثابت ہو جائے تو پھر دوسری باتوں میں بھی اس پر اعتبار نہیں رہتا چشمہ معرفت ص ۲۲۲ روحانی خزائن جلد ۲۳ ص ۲۳۱ ایک اور جگہ لکھتا ہے:

اور محض ہنسی کے طور پر یا لوگوں کو اپنا رسوخ جتانے کیلئے دعویٰ کرتا ہے کہ مجھے یہ خواب آئی

یا الہام ہوا اور جھوٹ بولتا ہے یا اس میں جھوٹ ملاتا ہے وہ اس نجاست کے کیڑے کی طرح ہے جو نجاست میں ہی پیدا ہوتا ہے اور نجاست میں ہی مر جاتا ہے، تحفہ گولڑویہ ص ۲۰ (روحانی خزائن جلد ۱۷ ص ۵۶) لاشک خیل

جھوٹ بولنا مرتد ہونے سے کم نہیں، تحفہ گولڑویہ حاشیہ ۲۰ (روحانی خزائن جلد ۱۷ ص ۵۶)

مرزا غلام احمد قادیانی کا انگریز سے گٹھ جوڑ:

خود مرزا غلام احمد قادیانی اپنی کتاب انوار الحق میں لکھتا ہے ملاحظہ ہو کہ: میرا والد اسی طرح انگریز کی خدمات میں مشغول رہا یہاں تک کہ پیرانہ سالی تک پہنچ گیا اور سفر آخرت آ گیا اور ہم تمام خدمات ان کی لکھنا چاہیں تو اس جگہ نہ سما سکیں اور ہم لکھنے سے عاجز رہ جائیں پس خلاصہ کلام یہ ہے کہ میرا باپ سرکار انگریز کے مراحم کا ہمیشہ امیدوار رہا ہے۔ اور عند الضرورت خدمتیں بجالاتا رہا ہے یہاں تک کہ سرکار انگریز نے اپنی خوشنودی چھٹیات سے اس کو معزز کیا اور ہر ایک وقت اپنی عطاؤں کے ساتھ اس کو خاص فرمایا اور اس کی غمخواری فرمائی اور اس کی رعایت اور اس کو اپنی خیر خواہی اور مخلصوں میں سمجھا پھر جب میرا باپ وفات فرما گیا تب ان خصلتوں میں اس کا قائم مقام میرا بھائی ہوا جس کا نام مرزا غلام قادر تھا اور سرکار انگریز کی عنایات ایسے ہی اس کو شامل حال ہو گئیں جیسے میرے والد کے شامل حال تھیں اور میرا بھائی چند سال کے بعد اپنے والد کیساتھ جاملا فوت ہو گیا پھر ان کے فوت ہونے کے بعد میں ان کے نقشِ قدم پر چلا اور انکی سیرتوں کی پیروی کی ہے، انوار الحق حصہ اول ص ۳۸ اس وقت مرزا غلام مرتضی اور اسکا بیٹا غلام قادر اور مرزا غلام احمد قادیانی انگریز کی نوازشات پر پلے پوسے پوری پوری وفاداری کا دم بھرتے رہے ہیں اور انگریز کی خواہش کی تکمیل میں کسر نہ چھوڑی گئی، مرزا غلام احمد قادیانی کچہری کمشنری سیالکوٹ میں معمولی تنخواہ پر ملازمت کرتا رہا تو اسی دورانیہ میں پادریوں اور انگریز افسروں کو یقین دلاتا رہا میں اور میرا پورا خاندان تمہارا پورا پورا

وفادار رہے گا اور چار سال کی جدوجہد کے بعد اپنی حمایت کا یقین دلا کر نوکری چھوڑ کر مکمل انگریز کے انعامات پر گذارا ہوا گذراوقات سے مشن زندگی بنا کر ملازمت کو خیرآباد کہہ گیا پھر سے قادیان میں سکونت اختیار کر کے اپنی تحقیق وتصنیف میں مصروف ہو گیا اپنی غلامی کا ثمر انگریز کو دینے میں مصروف ہوا صداقت اسلام کے نعرہ سے اسلام کی بیخ کنی کا آغاز کیا تھا اس کے انداز مختلف تھے، مرزا قادیانی اور انگریز کی وفاداری میری عمر کا اکثر حصہ اس سلطنت انگریز کی تائید وحمایت میں گذرا ہے اور میں نے ممانعت جہاد اور انگریزی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں اور اشتہار شائع کئے ہیں کہ اگر وہ رسائل وکتابیں اکھٹی کی جائیں تو پچاس الماریاں اس سے بھر سکتی ہیں۔ میں نے ایسی کتابوں کو تمام ممالک عرب اور مصر میں اور شام اور کابل وروم تک پہنچا دیا ہے میری ہمیشہ کوشش رہی ہے کہ مسلمان اس سلطنت کے نیچے خیرخواہ ہو جائیں اور مدوح خوانی اور مسیح خوانی کی ہے اصل روائتیں اور جہاد کے جوش دلانے والے مسائل جو احمقوں کے دلوں کو خراب کرتے ہیں ان کے دلوں سے معدوم ہو جائیں۔ (تریاق القلوب ص ۲۷ تا ص ۲۸، روحانی خزائن جلد ۱۵ ص ۱۵۵ تا ص ۱۵۶) مرزا غلام احمد قادیانی انگریز کا مکمل ایجنٹ تھا بلکہ پورا خاندان دشمنِ مسلم اور وفادار انگریز تھا اور ہے قوم مسلم کی تباہی کا عقیدہ میں دیگر معاملات میں جب سے مرزا غلام احمد قادیانی نے ملازمت چھوڑ کر انگریز کی وفاداریاں اور انگریز کے نمائندہ دینی عیسوی قیادتوں سے معاہدے سب سے پہلے براہین احمدیہ کتاب لکھی جس میں اللہ تعالیٰ اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن پاک اور احادیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم دیگر اکابرین پر بدعقیدگی کا حملہ کیا ہے تاکہ توحید ورسالت میں اسلام والوں کو کمزور کیا جاسکے اور براہین احمدیہ میں مرزا قادیانی نے جو دعوے کیے ہیں اور سادہ عوام کو چکر دیا کہ یہ اصل نبی نہیں ہے بلکہ خاتم النبین کے تابع نبی ہے یہ جملے باب دوم میں ملاحظہ ہوں............

باب دوم

مرزا کے دعویٰ جات عوام میں تاثرات

مرزا کے دعویٰ جات عوام میں تاثرات

مسئلہ ختم نبوت اور مرزائیت کے ہتھکنڈے:

۱۸۸۰: میں ملہم من اللہ ہونے کا دعویٰ کیا

۱۸۸۰: مجدد ہونے کا دعویٰ کیا

۱۸۹۱: مسیح ہونے کا دعویٰ کیا ہے

۱۸۹۳: ظلی و بروزی نبوت کا دعویٰ کیا

۱۸۹۳: مستقل صاحب شریعت ہونے کا دعویٰ کیا۔

سچا خدا وہی جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا: (دافع البلاص ۱۱) ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں اخبار بدر ۵ مارچ ۱۹۰۸ء (منم مسیح زماں و منم کلیم خدا منم محمد احمد کے مجتبیٰ باشد) تریاق القلوب ص ۳

آدم نیز احمد مختار — در برم جامہ ہمہ ابرار

آنچہ داداست بر نبی را جام — داد آں را مرا بتمام

نزول مسیح ص ۹۹

پس اس خدا تعالیٰ نے مجھے پیدا کر کے ہر گذشتہ نبی سے مجھے تشبیہ دی کہ میرا نام وہی رکھ دیا چنانچہ آدم، ابراہیم، نوح، موسیٰ، داؤد، یوسف، یحیٰ، عیسیٰ علیہم السلام وغیرہ یہ تمام میرے نام رکھے گئے اس صورت میں گویا تمام انبیاء امت میں دوبارہ پیدا ہو گئے۔ نزول مسیح حاشیہ ص ۴، خدا کے نزدیک اس مرزا کا ظہور مانا گیا، خطبہ الہامیں ص ۲۰۰

جو شخص مجھ میں اور نبی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں فرق کرتا ہے اس نے مجھے نہیں جانا نہیں پہنچانا خطبہ الہامیہ ص ۱۷۱

مرزا کے خدائی دعوے کیا ہیں:

میں نے خواب میں دیکھا کہ میں خدا ہوں میں نے یقین کرلیا کہ میں وہی ہوں آئینہ کمالات ۵۶۵
یَوْمَ یَاْتِیْ رَبُّكَ فِیْ ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ : اس دن بادلوں میں تیرا خدا آئیگا یعنی انسانی مظہر مرزا کے ذریعہ اپنا جلال ظاہر کریگا۔(حقیقۃ الوحی ۱۴۵)(انت منی بمنزلۃ اولادی)اے مرزا تو مجھ سے میری اولاد جیسا ہے (اربعین ص ۲۳ حاشیہ ۴)

خدا نکلنے کو ہے اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ بَرُوْزِیْ: تو مجھ سے ایسا ہے جیسا ظاہر ہو گیا(سرورق ریویو جلد ۵ ص ۳)

اعطیت صَنْعَةُ الا فناء والاحیاء مِنْ رَّبِّ انْفَعَّالِ: مجھے خدا کی سی مارنے اور زندہ کرنے کی صنعت دی گئی ہے: (خطبہ الہامیہ ص ۱۲۳)

اَنْتَ مَنِّیْ بِمَنْزِلَةِ تَوْحِیْدِیْ وَتَفْرِیْدِیْ: تو مجھ سے میری توحید کی مانند ہے (تذکرۃ الشہادتین ص ۳)

اِنَّمَا اَمْرُهٗ اِذَا اَرَادَ شَیْئًا اَنْ یَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَیَكُوْنَ: (سورۃ یٰسین)سب کچھ جاننا اسکا کام تو یہی ہے کہ جب کسی چیز کو چاہے تو اسے فرمائے ہو جا وہ فوراً ہو جاتی ہے۔یعنی مرزا تیری یہ شان ہے کہ تو جس کو کن کہہ دے وہ فوراً ہو جاتی ہے (حقیقۃ الوحی ص ۱۰۵)

ماحصل کلام سے ایک حقیقت واضح ہے:

مرزا غلام احمد قادیانی کی کارکردگی ماسبق عبارات سے قارئین آپ نے اندازہ لگا لیا ہوگا کہ اس قسم کے لغویات تو شاید کوئی پاگل مینٹل پن کا مظاہرہ تو سمجھا جاسکتا ہے کوئی ذی عقل وخرد دانش کا مالک یہ صحیح بات نہیں سمجھ سکتا فرضی لغویات میں کہ خدائی کے دعوے کرتے ہی نبوت کے دعوے پر ایک ہر نبی کے مشابہ بنتے بنتے پھر خدا کی اولاد کی مانند مولیٰ معاف فرمائے نقل کفر کفر نہ باشد پاگلوں کی طرح میں خدا ہوں کبھی آواز دی میں نبی ہوں تو مجھ سے میری توحید کی مانند

ہے وغیرہ یہ سب کفریات ہیں یہ پاگل انسان ہے دنیا میں مست ہے پتہ ہی نہیں کیا کہہ رہا ہوں۔ خدانے مجھے الہام کیا کہ تیرے گھر ایک لڑکا پیدا ہوگا۔ کَاَنَّ اللّٰہَ نَزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ: گویا خدا آسمان سے اتر آیا، اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء تنہا بیٹھ کر جب سوچیں گے تو بات واضح ہوگی کہ لڑکا پیدا ہوا تو مرزا اور اسکی بیوی کے ذریعہ سے پیدا ہوا پھر تو اس نے فطرت کے مطابق جنم لیا ہے یہ آسمان سے اتر آیا یہ کیا ماجرہ ہے مرزا آسمان ہے یا مرزا کی بیوی کا پیٹ آسمان ہے آسمان سے اتر آیا کا مصداق کی طرح ہوگا نہ خواب نہ حقیقت فرضی لغویات کے سوا کیا ہے اس قسم کے قصوں اور کہانیوں ڈھنگوسلوں پر کیا تبصرہ ہوگا۔

پڑھے لکھے لوگ کس طرح متاثر ہوئے سادہ تو سادہ تھے:

عیسائیت کا پیسہ مسلمانوں کو برباد کر گیا جب انسان لالچ میں آتا ہے اسے کچھ یاد نہیں ہوتا وہ لے کر کافروں کا فقیر بن کر رہ جاتا ہے وہ بحثوں سے ٹھیک نہیں ہوتے پھر تبلیغ کا طریقہ بھی وہ اس طرح اختیار کرتے ہیں جس قسم کی سوچ ہوتی ہے کہ یا انسانوں کے مزاج کو دیکھ کر بات کرتے ہیں جس طرح بہر حال خریدے ہوئے مبلغین حضرات نبض شناس سے بات کرتے مخاطب کی علمی استعداد اور مطالعہ والی تبلیغ ہوتی ہے بہروپئے اپنا پیچ استعمال کرنے کی مہارت رکھتے ہیں پیچ ہو ہی سکتا ہے جو ذہن پر زور دے اور معلومات کرئے کہ اللہ تعالیٰ نے جب نبوت کا دروزاہ بند کر دیا ہے کہ نبوت کا خاتم النبیین کی خاتمیت کے بعد تصور کرنا ہی کفر ہے اور عملاً خود کو یا کسی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی ماننا یا نبی ہونے کا دعویٰ کرنا ہی کفر ہے نص قطعی کی دشمنی ہے مخالفت ہے اسکا بیان آگے آئے گا انشاء اللہ العزیز۔

باب سوم

ختم نبوت کے معانی

اور تحقیقی دلائل

ختم نبوت کے معانی اور تحقیقی دلائل

نحمدہٗ ونصلی ونسلم علیٰ رسول الکریم، امابعد:

مَاکَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّن رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ وَکَانَ اللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا

ترجمہ: محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں پچھلے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے۔ (سورہ الاحزاب)

امام راغب اصفہانی

وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ لِاَنَّہٗ خَتَمَ النُّبُوَّۃَ اَیْ تَمَّمَہَا بِمَجِیْئِہٖ:

ترجمہ: اور آخری نبی ہیں کیونکہ آپ نے نبوت کو تمام کر دیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد سے نبوت تمام ہوگئی ہے۔

لغت دان ابن منظور کی لسان العرب:

خاتم القوم وخاتمہم وَخَاتمہم آخرہم ومحمد خاتم الانبیاء

ختام القوم خاتم القوم بکسرالتاء وخاتم بفتح التاء: لسان العرب ابن المنظور

ترجمہ: اور قوم کا آخری فرد اور خاتم ان کے آخری محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں آخری انبیاء علیہم السلام سے خاتم کسرۂ تا سے خاتم فتح تا سے معنیٰ آخری ہی ہے۔

مفسرین قرآن میں سے حضرت سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ تفسیر ابن عباس میں اس آیت ختم نبوت پر بحث کرتے ہوئے فرماتے ہیں ملاحظہ ہو۔

خَتَمَ اللهُ بِهِ النَّبِيِّيْنَ قَبْلَهٗ فَلَا يَكُوْنَ نَبِيٌّ بَعْدَهٗ

ترجمہ: اللہ نے سلسلہ نبوت آپ پر ختم کردیا آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

امام المفسرین طبری کے الفاظ

امام ابومنصور الازہری التہذیب فی اللغۃ میں لفظ ختم کے معنی کی وضاحت میں لکھتے ہیں۔

وَخَاتَّمَ النَّبِيِّيْنَ الَّذِىْ خَتَمَ النُّبُوَّتَ فَطَبَعَ عَلَيْهَا فَلَا تَفْتَحُ لِاَحَدٍ بَعْدَهٗ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، (تفسیر طبری: جلد ۱۰ صفحہ ۱۷)

امام ابومنصور محمد بن احمد الازہری ۲۸۲، ۳۷۰ء التہذیب فی اللغۃ میں لفظ خاتم کے یہی معنی امام زجاج کے حوالے سے یوں بیان کرتے ہیں یہ تین عبارات کا مطالعہ فرمائیں۔

قال الزجاج فی قولہ عزوجل ختم اللہ علیٰ قلوبہم معنی ختم فی اللغۃ وطبع واحد وھوا التغطیۃ علی الشیئ والا شتیاق منہ لئلا یدخلہ شئ

ترجمہ: زجاج نے ختم اللہ علی قلوبہم کے حوالے سے کہا لغت میں ختم اور طبع کے معنی ایک ہیں اور وہ یہ ہیں کسی شیئ کو ڈھانپ دینا اور مضبوطی سے باندھ دینا تا کہ اس میں کوئی شئ داخل نہ ہو سکے۔

وخاتم کل شیئ آخرہٗ: التہذیب جلد ۱ ص ۱۱۱۲: اور ہر شئی کا خاتم اس کا آخر ہے

امام زجاج لازہری

وقولہ ماکان محمدابا احدمن رجالکم ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین آخرالنبیین ومن اسمائہ العاقب ایضا معناہ آخر الا نبیاء : (التہذیب فی اللغۃ جلد ۱ ص ۱۱۱۴

ترجمہ: اور ارشاد باری تعالیٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں

ہیں لیکن وہ اللہ کے رسول ہیں اور سب انبیاء کے آخر میں سلسلۂ نبوت ختم کرنے والے ہیں کا معنیٰ تمام نبیوں کا فرد آخر ہے آپ کے اسماء سے ایک عاقب ہے جس کے معنی سب نبیوں سے مراد آخر کے ہیں۔

امام اسماعیل بن عباد ۳۲۶،۳۸۵ء

امام اسماعیل بن عباد المحیط فی للغتہ میں لفظ ختم اور خاتم کے حوالے سے لکھتے ہیں۔

وختام الوادی اَقْصَاہٗ وخاتمة اسورة آخرھا وکذالك خاتم کل شیئ

(المحیط فی اللغة جلد نمبر ۴ صفحہ ۳۱۵)

ترجمہ: اور وادی کے ختام سے مراد اس کا آخری کنارہ ہے اور سورت کے خاتمہ سے مراد اس کا آخر ہے اور یہی معنی ہر شے کے خاتم کا ہے۔اس معنی کے مطابق خاتم النبیین کا معنی ہوا نبیوں کا آخر:

امام احمد بن فارس بن ذکریا ۳۹۵ھ

امام ابن ذکریا نے **مقاییس اللغة** ص ۳۲۴ میں ختم اور خاتم کے درجہ ذیل معانی بیان کیے ہیں۔

ختم وھو بلوغ آخر الشئ ، یقال ختمت العمل وختم القاری السورة قاماالختم وھوالطّبع علی اشیئ فذلك من الباب ایضاً لان الطبع علیٰ الشیئ لایکون الّا بعد بلوغ آخرہٗ والخاتم مشتق منه والنبی صلی الله علیه وسلم خاتمه الانبیاء لانه آخر ھم مقاییس اللغة ص ۳۲۴

ترجمہ: خَاتَمْ اور خَاتِمْ تا کی زبر اور زیر کے ساتھ یہ دونوں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسماء میں سے ہیں اور قرآن مجید میں سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے مردوں میں سے کسی

کے باپ نہیں ہیں لیکن وہ اللہ کے رسول ہیں اور انبیاء کے آخر میں مسلمہ نبوت ختم کرنے والے یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء کے آخر پر ہیں اور اس خاتم بفتح التاء، بھی پڑھا گیا ہے اور عجاج کا قول مبارک ہے لانبیاء خاتم قرأت مشہور پر کسرہ کے ساتھ سے اسی طرح حضور کے اسماء مبارک میں سے عاقب ہے اس کا معنی بھی انبیاء کا آخر ہے۔

لغت عرب کی ایک اور کتاب صراح اللغۃ میں اس لغوی بحث کے حوالے سے یہ درج ہے۔

خاتم اشیئ آخرہ ومحمد خاتم الانبیاء بالفتح صلوات اللہ علیہ وعلیہم اجمعین (ابن خالد صراح اللغۃ ص ۲۸۸)

ترجمہ: خاتمہ کے معنی کسی شی کے آخر کے ہیں اور اس معنی میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء یعنی سب سے آخری نبی ہیں صلی اللہ علیہ وسلم

امام محمد بن ابی بکر رازی ص ۷۲۱

امام موصوف اپنی کتاب مختار الصحاح میں اس لفظ خاتم کا معنی بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

والخاتم بفتح التاء وكسر ها والخُيتَام والخاتام كله بمعنى ولجمع الخواتيم وخاتمة الشيئ آخرهٗ ومحمد صلى الله عليه وسلم خاتم الانبياء عليهم الصلاة والسلام (راز مختار الصحاح ص ۷۱)

ترجمہ: خَاتَم تاء کی زبر کے ساتھ خیتام اور خاتام ان سب الفاظ کے ایک ہی معنی ہیں اور ان کی جمع خواتم ہے اور کسی شی کے خاتمے مراد اس کا آخر ہے اس معنی میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء آخری نبی ہیں۔

ائمہ لغت کا طریقہ باعتبار معنی:

قرآن کریم کے کسی لفظ کا معنی متعین کرتے وقت محاورہ عرب کا بھی خیال رکھا جاتا ہے ضروری ہے تا کہ پتہ چلے کہ عربوں کے ہاں یہ لفظ کن کن معانی میں مستعمل ہے اور یہاں کون

سا معنی مراد لیا جا رہا ہے ذیل میں لفظ خاتم کی لغوی بحث اس کے معنی کی تعیین و تحصیل میں معاون و مددگار ہوگی۔

ائمہ لغت کی مذکورہ بالا تصریحات سے یہ بات تحقیق کو پہنچ جاتی ہے کہ سورہ احزاب کی مذکورہ آیت میں خاتم کی تا پر زیر زبر اس کا معنی آخری کے ہیں لغت کی حقیقت یہ ہے کہ مثالیں دیگر معنی واضح کیا جاتا ہے۔

جیسے امام اسماعیل بن عباد نے المحیط فی اللغۃ میں کہا ہے کہ کسی وادی کے مقام سے مراد اس کا آخری کنارہ ہے اور کسی سورت کے خاتمہ سے مراد اس کا آخر ہے اور کسی بھی شے کے ختم سے مراد اس کا آخر ہے۔ وہ واضح انداز میں لکھتے ہیں محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اسی معنی میں خاتم الانبیاء علیہم اسلام ہیں یعنی آخری نبی ہیں۔ لفظ خاتم کے اس معنی کے حوالے سے یہ امر قابل غور ہے کہ جب تاجدار کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے سلسلہ انبیاء کو ختم فرما کر اسے سربمہر کر دیا تو اس کے بعد نبوت کا دعویٰ باطل اور مدعی نبوت کذاب ہوگا۔ آئندہ صفحات میں اس نکتہ کو ائمہ تفسیر کے اقوال کی روشنی میں واضح کیا جائے گا۔ ائمہ لغت کی مذکورہ بالا تصریحات سے یہ بات پائے تحقیق کو پہنچ جاتی ہے کہ سورہ احزاب کی مذکورہ بالا آیت کریمہ میں خاتم کی تاء پر زیر ہو یا زبر اس کے معنی آخری کے ہیں اور یہ بھی واضح ہوا کہ ماہرین لغت کے نزدیک محاورہ عرب میں خاتم النبیین کے معنی ہیں نبیوں کا آخر اور نبیوں کا ختم کرنے والا کے ہیں لہٰذا اس امر میں کوئی شک اور ابہام نہیں رہ جاتا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت کا ختم ہونا خود قرآن مجید کی نص قطعی سے ثابت ہوا ہے۔

عقیدہ ختم نبوت اور قرآن پاک

ختم نبوت کا عقیدہ ان اجماعی عقیدوں سے ہے جو اسلام کے اصول اور ضروریات دین میں شمار کیے گئے ہیں اور عہد نبوت سے لیکر اس وقت تک ہر مسلمان اس پر ایمان رکھتا ہے کہ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بلا کسی تاویل کے خاتم النبیین ہیں۔

قرآن پاک اور عقیدہ ختم نبوت

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ۔

ترجمہ: اور یاد کرو جب اللہ تعالیٰ نے پیغمبروں سے ان کا عہد لیا جو ہی تم کو کتاب اور حکمت دوں پھر تشریف لائے تمہارے پاس وہ رسول کہ تمہاری کتابوں کی تصدیق فرمائے تو تم ضرور بضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور بضرور اسکی مدد کرنا۔

اب جہاں دنیا میں پائے جانے والے مختلف طبقات انسانی کیلئے انبیاء پر ایمان لانا ضروری ٹھہرا اور وہاں میثاق ازل کے مطابق قدسی صفات حاملان نبوت کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کا پابند ٹھہرایا گیا ابوالبشر حضرت آدم علیہ السلام سے حضرت عیسی علیہ السلام تک انبیاء کو دین ملا ہے تو خاتم الانبیاء حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو تکمیل دین کی نعمت عطا ہوئی دیگر انبیاء کو اللہ کی بارگاہ سے نعمت نبوت ملی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام کی شان نصیب ہوئی ختم نبوت عقیدہ مسلمہ ہے۔

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا (سورۃ مائدہ پارہ ۶ آیت ۳)

آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین کامل کر دیا اور تمہارے لیے اپنی نعمت پوری کر دی تمہارے لیے اسلام کو دین پسند کیا۔

قارئین دین اسلام کی تکمیل کے بعد کسی اور نبی و رسول کی ضرورت نہیں ہوتی ہر نبی و رسول ایک نہ ایک حلقہ علاقہ برادری قبیلہ خاندان کیلئے رسول اور نبی بن کر آئے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

قُلْ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا (پ۹ سورہ اعراف آیت ۱۵۸)

آپ فرما دیں اے لوگو میں تم سب کیلئے رسول بن کر آیا ہوں۔

یعنی حضرت آدم علیہ السلام سے حضرت عیسی علیہ السلام تک ہر نبی اور رسول کیلئے جدوجہد کی حدود و قیود تھی لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حدود و قیود سے ماورا شان و وحاجت ملی ہے۔

تَبَارَكَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِهٖ لِیَكُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرًا۔

(پ۱۸ سورہ الفرقان آیہ ۱)

ترجمہ: وہ اللہ بڑی برکت والا ہے جس نے حق و باطل میں فرق اور فیصلہ کرنے والا قرآن اپنے بندہ پر نازل کیا جو سارے جہانوں کو ڈرانے والا ہے۔

دیگر انبیاء علیہ السلام بیشک بلاشبہ رحمت حق کے مظہر تھے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو رب العزت نے سراسر اپنی رحمت قرار دیا ارشاد فرمایا ہے

وَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ (پ۱۷ سورۃ الانبیاء آیہ ۱۷)

ترجمہ: اور ہم نے آپ کو سارے جہانوں کیلئے رحمت بنا کر بھیجا۔

وَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا (پ۲۲ سورہ سباء آیہ ۲۸)

ترجمہ: اور اے محبوب ہم نے تم کو نہ بھیجا مگر ایسی رسالت سے جو تمام آدمیوں کو گھیرنے والی ہے خوشخبری ڈر سنانے والی ہے۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا العلمین کیلئے رحمت بنا کر بھیجا ہے قیام قیامت تک کیلئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم رحمت بن کر تشریف لائے ہیں اور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم **كَــــافَّةً لِّــلــنَّــاس** بن کر تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم قیامت تک کی امت کو کفایت کرنے والے ہیں کسی اور نبی کی قیامت تک کیلئے ضرورت نہیں ہے مزید آیات میں آئے گا کہ آپ آخری نبی ہیں

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِیْ نَزَّلَ عَلٰی رَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِیْۤ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ، پ۵ سورہ النساء آیہ ۱۳۶

ترجمہ: اے ایمان والو ایمان رکھو اللہ اور اللہ کے رسول پر اور اس کتاب پر جو اپنے اس رسول پر

اتاری اوراس کتاب پر جو پہلے اُتاریں۔

اللہ تعالیٰ نے اللہ تعالیٰ اور رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ ایمان لانے اور اس کتاب قرآن پاک اور سابقہ کتب وصحائف پر بھی ایمان کا حکم دیا ہے اور بعد کے متعلق کا ذکر نہیں فرمایا کیونکہ بعد میں کوئی نبی اور کتاب نہیں آسکتے ہیں اس لیے ان کا ذکر نہیں فرمایا گیا اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی قرآن آخری کتاب شریعت آخری شریعت ہے اس کے بعد کوئی نبی کتاب شریعت ہرگز نہیں آسکتے ہیں۔

لٰـكِنِ الرّٰسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ مِنْهُمْ وَالْمُؤْمِنُوْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَا اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَا اُنْزِلَ من قَبْلِكَ۔ (پ ٦ سورۃ النساء آیہ ۱۶۲)

ترجمہ: ہاں جو ان میں علم میں پکے اور ایمان والے ہیں وہ ایمان لاتے ہیں اس پر جو اے محبوب تمہاری طرف اترا اور جو تم سے پہلے اُترا۔

وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَا اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَا اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ط وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۔ (پ ا سورۃ البقرۃ آیہ ۴۔۵)

ترجمہ: اور وہ کہ ایمان لائیں اس پر جو اے محبوب تمہاری طرف اترا اور جو تم سے پہلے اترا اور آخرت پر یقین رکھیں وہ ہی لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور وہی مراد کو پہنچنے والے۔

مذکورہ دونوں آیتیں ختم نبوت پر واضح ثبوت ہیں اعلان عام کر دیا ہے قرآن کریم میں صرف نبوت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن پاک اور سابقہ انبیاء ورسل کتب وصحائف کا ذکر ہے بعد میں کسی کتاب یا صحیفے وغیرہ کا ذکر ہرگز نہیں ہے کیونکہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد تصور کرنا بھی کفر ہے قرآن پاک میں صراحتاً اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے ملاحظہ ہو۔

مَاكَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِيْمًا۔ (پ ۲۲ سورہ احزاب آیت ۴۱)

ترجمہ: محمد تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں پچھلے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے۔

قارئین یہ آیت صراحت النص سے مسئلہ ختم نبوت پر دو حصوں پر مشتمل ہے ایک یہ کہ کسی بالغ مرد کا باپ نہ ہونا اس بات کی قطعی دلیل ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں جبکہ دوسرا حصہ صریح الفاظ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کو بیان کرتے ہیں کوئی سوال کرسکتا ہے کہ کسی بالغ مرد کا باپ ہونا ختم نبوت میں مانع کیسے ہو گیا اور باپ نہ ہونے سے ختم نبوت کیسے ثابت ہوگئی جبکہ سابقہ انبیاء علیہ السلام جیسے آدم علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت ذکریا علیہ السلام اور حضرت یعقوب علیہ السلام کا بالغ اولاد کا باپ ہونا قرآن مجید سے ثابت ہے۔

اس سوال کا جواب یہ ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کسی بالغ مرد کے باپ نہیں یہ ذکر کر کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ابوت کی نفی کی گئی ہے جس کے اندر کئی حکمتیں کارفرما ہیں جن میں سے چند ایک کو ذیل میں بیان کیا جاتا ہے۔

اَوّلاً: اگر اللہ تعالیٰ کے محبوب کے ہاں اولاد نرینہ نہ ہوتی تو یہ اعتراض کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے محبوب ہیں پھر اللہ سے اپنے محبوب کو اولاد نرینہ کیوں نہ ملی یہ نفی اختیارات ہوتی اور اولاد نرینہ عطا فرما کہ بچپن میں واپس کیوں کی تو جواباً عرض ہے کہ اگر اولاد بلوغت تک زندہ رکھتا اور نبوت نہ دیتا تو اعتراض ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سابقہ انبیاء علیہ السلام کی اولادیں نبی تھیں حضور علیہ السلام کی اولاد نبی کیوں نہیں اور بلوغت تک پہنچتے تو ختم نبوت میں خرابی کہ نبوت دیتا تو ختم بنوت کا مسئلہ حل نہ ہوتا اور نبوت نہ دیتا تو دوسرا سوال ہوتا اولاد نرینہ دی تو ایک اعتراض ختم ہو گیا اور بلوغت تک نہ پہنچانا اس میں دوسرا اعتراض ختم ہوا یعنی ثابت کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں ختم نبوت کا مسئلہ مسلمہ ہے مرزا قادیانی کا دعویٰ غلط ہے۔

ثانیاً: وَلٰـكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ: یہ باور کرانا مقصد ہے کہ دیکھنا کہیں یہ نہ سمجھ لینا کہ حضور صلی اللہ

علیہ وسلم کے جوان بیٹے کا باپ نہ ہونے سے امت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفقت سے محروم رہ گئی بلکہ اس امر کی طرف متوجہ کیا گیا کہ آپ اللہ کے رسول ہیں اور رسول اپنی امت کا روحانی باپ ہوتا ہے۔امام راغب اصفہانی المفردات میں باپ کی تعریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

وَیُسَمّٰی کل من کان سببا فی ایجاد شیٔ اواصلاحه اوظهوره ابا وَلِذٰلِکَ یسمی انالمئومنین قال الله النبیی اولیٰ بالمئومنین من انفسهم وازواجه امهاتهم ، وَمِیْ بعض القراء ات وَهُوْ اَبٌ: (المفردات امام راغب اصفہانی ص ۷ فی غرائیب القرآن)

ترجمہ: ہر اس شخص کو جو کسی شے کی ایجاد اصلاح یا ظہور کا سبب بنے باپ کہا جاتا ہے اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نبی مومنوں کے ساتھ ان کی جان سے زیادہ قریب وحقدار ہیں اور آپ کی ازواج ان کی مائیں ہیں بعض قرأت میں **وَھُوَ اَبٌ لَھُمْ** بھی آیا ہے یعنی اور وہ ان کیلئے باپ ہیں۔

امام راغب کی اس صراحت سے مستفار ہوا کہ ابوت دو قسم کی ہوتی ہے۔

ابوت جسمانی اور ابوت روحانی۔

ابوت جسمانی سے مراد نسبی ورضاعی ابوت ہے جس سے احکام حلت وحرمت ثابت ہوتے ہیں۔اور روحانی ابوت وہ ہوتی ہے جس میں شفقت ومہربانی کا عنصر نہیں اور رضاعی باپ سے بھی زیادہ ہونا لازم اور ضروری ہے جیسے استاد کی ابوت شاگرد کیلئے شیخ کی ابوت مرید کیلئے اور نبی کی ابوت امت کیلئے ہے محبت پدری کا موازنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفقت سے نہیں کیا جا سکتا کہ کروڑوں باپوں کی شفقت مل کر بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفقت کا مقابلہ نہیں کر سکتی ہے بات نص قطعی سے ثابت ہے۔

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَاعَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَؤُفٌ الرَّحِيْمٌ۔ (پ۱۱سورۃالتوبہ آیہ ۱۲۸)

ترجمہ: بیشک تمہارے پاس تم میں سے ایک رسول تشریف لائے تمہارا تکلیف اور مشقت میں پڑنا ان پر سخت گراں گزرتا ہے اے لوگو وہ تمہارے لیے بھلائی کے طالب ہیں مومنوں کیلئے مہربان رحم کرنے والے۔

اس آیت کے مفہوم کو واضح کرنے میں امام رازی ۶۰۶ھ حدیث نقل کرتے ہیں جس میں ابوتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرتے ہیں ملاحظہ ہو۔

وقال علیہ الصلوۃ السلام لا حلم احب الی اللہ تعالیٰ من علم امام ورفقہٗ ولا جہل اَبْغُضْ الیٰ اللہ من جہل امام وخرقہٗ فلماکان علیہ الصلوٰۃ والسلام امام العالمین وَجَبَّ ان یکون اکثر ہم حکماً واحسنہم: (امام رازی تفسیرالکبیر جلد ۹ ص۵۰)

ترجمہ: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کو کوئی امام کے علم سے حلم اور نرم خوئی سے زیادہ پسندیدہ نہیں ہے اور جہالت امام کی جہالت اور درشت خوئی سے زیادہ پسندیدہ نہیں۔ جب کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات امام العلمین ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام جہانوں سے زیادہ حلم الطبع اور بااخلاق ہونا ضروری ہے۔

تو ابوت کی نفی سے شبہات کا ازالہ ہو گیا اور یہ بھی ثابت ہو گیا کہ مرد بالغ کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم باپ نہیں نفی جسمانی ابوت کی ہے نہ کے روحانی ابوت کی۔

حدیث شریف میں ابوت کا ذکر فرماتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما نا لکم مثل الوالد اعلمکم اِذَا أَتَيْتُمْ الغائط فلا تسقبوا القبلۃ۔ (مشکوۃ ص۴۲۔)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک میں تمہارے لئے باپ کی مثل ہوں جب پاخانے کو آؤ تو قبلہ کی طرف منہ اور پیٹھ نہ کرو۔

روحانی طور پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جملہ امت کیلئے باپ کی مانند ہیں اور جسمانی طور پر کسی مرد کے باپ نہیں ہیں۔

ختم نبوت احادیث نبوی ﷺ کی روشنی میں

عقیدۂ ختم نبوت پر قرآن کریم سے دلائل پیش کرنے کے بعد ہم سنت وحدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پیش کرتے ہیں یہ امر واضح ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری نبی ہونا اس طرح آیات قرآنیہ سے ثابت ہوا کہ بالصراحت آپ صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں آپ کے بعد تصور نبوت بھی حرام اور کفر ہے احادیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں بھی بار بار تاکیداً ذکر پاک ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں خاتم النبیین کا اعلان فرمایا مختلف تمثیلات کے ذریعے اس اصطلاح کے معنی کی وضاحت فرمائی ہے جس کے بعد لفظ کے معنی میں کسی قسم کی تاویل وتعبیر کی گنجائش نہیں رہتی۔

قبل اس کے کہ احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں لفظ خاتم النبیین کا معنی ومفہوم بیان کیا جائے حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا دین اسلام کے اندر مرتبہ ومقام اور اس کی جمعیت مطلقہ کا اجاگر کرنا ضروری ہے تاکہ واضح ہو جائے کہ قرآن حکیم کیساتھ سنت وحدیث نبوی؛ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے لیے واجب العمل ہے کہ شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم میں مقام سنت واحادیث کیا ہے اور واجب العمل کیوں ہے تعلیمات اسلام اور احکام شریعت کے بنیادی اصول قرآن سنت اور سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جو کچھ صحت کے ساتھ ثابت ہوتا ہے وہی سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسلام نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت وسیرت کو حجت مطلقہ قرار دیا ہے۔اس کی اطاعت وپیروی بھی قرآن مجید کی طرح مستقل دائمی وابدی غیر مشروط اور غیر متبدل ہے جو قیامت تک کے مسلمانوں کیلئے بلاکم وکاست واجب ہے پوری امت مل کر بھی سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کے احکام کو قرآنی احکام کی طرح

منسوخ و معطل یا تبدیل نہیں کر سکتی حتیٰ کہ اس جمعیت اور واجب العمل واجب الاطاعت ہونے کا مطلقاً انکار کفر ہے اور اس پر ایمان و اعتقاد رکھنے کے باوجود اس سے عملی انحراف فسق و ظلم ہے مزید یہ کہ اس کے بغیر فقط قرآن پاک اور اس کے احکام پر ایمان رکھنے کو کافی سمجھنا بھی منافقت اور صریح گمراہی ہے اور ایسا عقیدہ اللہ کو نامقبول ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ملاحظہ کریں چند آیات قرآنیہ:

قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ (سورۃ آل عمران آیہ نمبر ۳۲)

آپ فرما دیں کہ اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرو۔

يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ (پ۵ سورۃ النساء آیہ نمبر ۵۹)

اے ایمان والو اللہ کی اطاعت کرو اور رسول اللہ کی اطاعت کرو اور ان حکمرانوں کی پھر اگر کسی مسئلہ میں تم باہم اختلاف کرو تو اسے فیصلہ کیلئے اللہ اور رسول کی طرف رجوع کرو۔

یہاں اَطِيْعُوا اللّٰهَ کا حکم لفظ اللہ کے بعد الرسول کیلئے دوبارہ آیا ہے جب کہ اولی الامر کیلئے اس کا تکرار نہیں ہوا اس کا مطلب یہ ہے کہ اطاعت جس اللہ کیلئے مستقل اور مطلق ہے مگر اولی الامر اور رسول کیلئے اطاعت نہ مستقل ہے نہ مطلق بلکہ عارضی اور مشروط ہے اگر ان کا حکم اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کے تابع ہو تو ان کی اطاعت واجب ہے اگر اللہ و رسول کی نافرمانی پر مبنی ہو تو ان کی اطاعت جائز نہیں۔

اللہ تعالیٰ کی حاکمیت حقیقی اور اصلی ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حاکمیت خدا کے نائب و مظہر ہونے کے اعتبار سے نیابتی اور تفویضی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خدا کی طرف سے تشریعی اختیارات کے حامل ہونے کی بنا پر انسانیت کیلئے مطاع مطلق ہیں لہٰذا کسی بھی معاملے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوامر و نہی دراصل خدا ہی کے اوامر و نہی کہلاتے

ہیں اس صورت میں اور بھی آیات کثیرہ موجود ہیں لیکن ختم نبوت کے مسئلے کو احادیث متواترہ میں کثرت سے بیان کیا گیا ہے اور ان سے ہمیں جو علم حاصل ہوا ہے وہ اس قدر قطعی اور بدہی ہے جیسے مشاہدے کی بنیاد پر ہم کسی چیز کو جان لیتے ہیں اور اس پر کسی قسم کی اشتباہ اور شک کی گنجائش نہیں رہتی آفتاب آمد دلیل آفتاب کے مصداق کلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حقانیت وصداقت پر ہمارا یقین ایسا ہی ہے جیسے نصف النہار کے وقت آفتاب کے موجود ہونے کا ہوتا ہے اس ضمن میں ہم چند احادیث بیان کریں: اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہدایت پر استقامت عطاء فرمائے۔ آمین۔

ختم نبوت اور احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کانت بنو اسرائیل تسوسھم الانبیاء کلما ھلك نبی خلفہ نبیٌّ وانہ لا نبی بعدی وسیکون خلفاء فیکثرون (صحیح بخاری جلد ا ص ۴۹۱ صحیح مسلم جلد نمبر ۲ ص ۱۲۶ مسند امام احمد جلد نمبر ۲ ص ۲۹۷)

ترجمہ: حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کی قیادت خود ان کے انبیاء کیا کرتے تھے جب کسی نبی کی وفات ہوتی تھی تو ان کی جگہ دوسرا نبی آتا تھا لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں البتہ خلفا ہوں گے اور بہت ہوں گے۔

بنی اسرائیل کے دور موسیٰ علیہ السلام میں غیر تشریعی نبی بھی آتے رہے جو کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت مطہرہ کی تجدید کرتے مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمادیا کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں تشریعی غیر تشریعی ہر قسم کے نبی آنے کا دروازہ بند کر دیا ہے ظلی، بروزی وغیرہ کی میرے بعد ہرگز گنجائش نہیں ہے خلفاء آتے رہیں گے۔

دوسری حدیث شریف میں ہے۔

عن ثوبان رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انَّہٗ سیکون فی امتی کذابون ثلاثون کلھم یَزْعَمُ انہٗ نبی وانا خاتم النبیین لا نبی بعدی۔ (ابوداؤد جلد۲ص ۲۳۴ ترمذی شریف جلد۲ص ۴۵)

ترجمہ: حضرت ثوبان سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں سے تیس جھوٹے پیدا ہوں گے ہر ایک ہی کہے گا کہ میں نبی ہوں حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کسی قسم کا کوئی نبی نہیں ہوگا۔

محبوب کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا علمی کمال ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے فرمایا کہ میرے بعد تیس کذاب آئیں گے ہر ایک خود کو نبی سمجھے گا مگر یاد رکھو میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے اس قدر تسلی کے باوجود جو شخص خود کو نبی سمجھتا ہے وہ مرتد ہے دائرہ اسلام سے خارج ہے مرتد ہے واجب القتل ہے ایسے بے دینوں سے سوشل بائیکاٹ مسلمانوں کیلئے ضروری ہے کہ مرزائی لوگوں کو کھانے پینے نکاح جنازہ وغیرہ سے الگ تھلک کریں یعنی لین دین کسی قسم کے مرزئیوں سے نہ ہو۔

عن عقبتہ بن عامر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوکان نبی بعدی لکان عمر بن الخطابؓ (ترمذی شریف جلد نمبر۲ص ۲۰۹)

ترجمہ: حضرت عقبہ بن عامر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر بن خطاب ہوتے۔

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میرے بعد نبی ہونے کی گنجائش ہوتی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی ہوتے۔

وجہ استدلال، کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ نبوت ورسالت ورحمت سب سے زیادہ حضرت ابوبکر وعمر وعثمان وعلی وحسن وحسین رضی اللہ عنھم کو حاصل ہے اس لیے جب یہ نبی نہیں تو اور کون ہوتا ہے جو نبی بن سکے نبوت کا آپ کے بعد دعویدار کذاب ہے دائرۂ

اسلام سے خارج ہے۔

عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الرسلة والنبوة قد انقطعت فلارسول بعدى ولانبي بعدى ۔ ترمذی شریف جلد۲ ص ۵۳ منسد امام احمد جلد۳ ص ۲۲۷

ترجمہ: حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رسالت ونبوت ختم ہوچکی ہے پس میرے بعد نہ کوئی نبی ہے اور نہ کوئی رسول ہے یہی معنی خاتم النبیین کا بنتا ہے۔

اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی ہوتا تو ابن عمر رضی اللہ عنہ ہوتے تو ظلی و بروزی کا چکر اس لیے کامیاب نہیں ہے کیونکہ سایہ تو ابوبکر وعمر وعثمان وعلی وحسن وحسین رضی اللہ عنھم پر سب سے زیادہ ہے وہ نبی نہیں ہو سکتے تو مرزا غلام احمد قادیانی کذاب کیسے ظلی و بروزی ہوسکتا ہے یہ کذاب ہے مرتد ہے واجب القتل ہے۔

عن جبير بن مطعم قال سمعت النبى صلى الله عليه وسلم يقول ان لى اسماء انا محمد وانا احمد وانا ماحى الذى يمحو الله بى الكفرو انا الحاشر الذى يحشر الناس علىٰ قدمى وانا العاقب والعاقب الذى ليس بعده نبىٌ متفق عليه مشکوۃ ص ۵۱۵

ترجمہ: حضرت جبیر بن مطعم سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے خود سنا ہے کہ میرے چند نام ہیں میں محمد میں احمد ہوں میں ماحی مٹانے والا ہوں کہ میرے ذریعے اللہ تعالیٰ کفر کو مٹائیں گے اور میں حاشر ہوں جمع کرنے والا ہوں کہ لوگ میرے قدموں پر اٹھائے جائیں گے میں عاقب ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

اس حدیث پاک میں نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مرزا غلام احمد قادیانی جیسوں کے منہ پر وہ طمانچہ مارا کہ قرآن پاک میں تحریف کر کے خود کو احمد کہتا ہے جسکی عیسیٰ علیہ السلام نے بشارت دی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں محمد ہوں میں احمد ہوں میں ماحی ہوں میں

حاشر ہوں میں عاقب ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں بعد میں نبوت کا دعویدار کذاب ہے مرتد ہے واجب القتل ہے۔

عن ابی امامۃ الباھلی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انا آخر الانبیاء وکنتم آخر الامم۔ (ابن ماجہ ص ۲۹۷)

ترجمہ: ابی امامہ سے ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں آخری الانبیاء ہوں علیہم السلام تم آخری ہو امتوں سے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ سلم نے فرمایا انبیاء علیہم السلام میں سے میں آخری نبی ہوں تم تمام امتوں میں سے آخرامت ہو اور حدیث شریف میں فرمایا جنہوں نے مجھے حیات طیبہ میں پایا میں ان کا بھی نبی ہوں جو میرے پیدا ہوتے رہیں گے میں ان کا بھی نبی ہوں۔

انا رسول من ادرکت حیاومن یولد بعد (خصائص کبری جلد ۲ ص ۸۸ کنز العمال حدیث ۳۱۸۸۵)

ترجمہ: میں اس شخص کا جو مجھے حیات طیبہ میں پائے رسول ہوں اور اس شخص کا بھی رسول ہوں جو میرے بعد پیدا ہوگا۔

ان احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تمام انسانوں کے رسول ہیں جن لوگوں نے نبوت کے اعلان کیئے ہیں ان سے مختصر سوال ہے کہ انسانوں کے اور مَنْ فرمایا یعنی ذوی العقول کے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نبی ہیں یہ اعلان کرنے والے کہ ہم نبی ہیں کیا یہ غیر ذوی العقول کے نبی بننے کا شوق رکھتے ہیں ظاہر ہے خود بھی بے عقل شوق بھی بے عقلوں کے نبی بننے کا ہے۔

عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان مثلی و مثل الانبیاء من قبلی کمثل رجل نبی بیتاً فاحسنہٗ واجملہٗ الا موضع لبنۃ من زوایۃ فجعل الناس یطوفون بہٖ وَیعجبون لہ ویقولون ھلا وضعت ھذہٖ البنۃ قال فاناللبنۃ وانا خاتم النبیین: (بخاری شریف جلد ۱ ص ۵۰۱)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال ایسی ہے کہ ایک شخص نے بہت حسین محل بنایا ہو حسن وجمیل ہے مگراس کے اس کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی لوگ اس کے گرد گھومتے اور اس پر عش عش کرنے لگے کہ یہ ایک اینٹ کیوں نہ لگا دی گئی آپ نے فرمایا وہ کونے کی اینٹ میں ہوں اور نبیوں کوختم کرنے والا ہوں۔

عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال فضلت علی الانبیاء لبست اعطیت جو امع الکلم ونصرت بالرعب واحلت فی الغنائم وجعلت لی الارض مسجداً وطهورا و ارسلت الی الخلق کافة وختم بی انبیون۔ (صحیح مسلم کتاب المساجد جلد ا ص ۱۹۹ مشکوٰۃ ص ۵۱۲)

ترجمہ: ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے چھ چیزوں پر انبیاء علیہ السلام پر فضیلت دی گئی ہے مجھے جامع کلمات عطا کئے، مال غنیمت میرے لئے حلال کر دیا گیا ہے، غیب کے ساتھ میری مدد کی گئی، زمین کو میرے لئے مسجد بنا دیا، مجھے تمام مخلوق کیطرف مبعوث کیا گیا، مجھ پر نبیوں کا سلسلہ ختم کر دیا گیا ہے۔

عن عامر بن سعد بن ابی وقاص عن ابیه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لعلی انت منی بمنزلة هٰرون من موسیٰ الانهٗ لانبی بعدی۔ (صحیح مسلم شریف ص ۲۷۸)

ترجمہ: سعید بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی سے فرمایا تم وہی نسبت میرے ساتھ رکھتے ہو جو ہارون کو موسیٰ علیہ السلام سے تھی مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ایک روایت مسلم میں ہے میرے بعد نبوت نہیں۔

مذکورہ بالا احادیث میں سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہوگئی ہے کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت ورسالت وشریعت ووحی کا سلسلہ مکمل طور پر اللہ تعالیٰ نے بند فرما دیا ہے اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ارشاد فرمادیا صادق وآمین نبی نے جب فرمادیا کہ میرے

بعد اگر نبی ہوتا تو صدیق اکبر، فاروق اعظم، عثمان غنی، مولا علی، حسنین کریمن جیسے جلیل القدر صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین پر جتنا محبوب کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ رحمت ہے اتنا کسی اور پر نہیں یہ نبی ہوتے مگر خلافت ہوگی نبوت ورسالت نہیں ہوگی نئی شریعت وحی کا تصور کرنا بھی نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین ہے۔

قارئین نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان کہ میرے بعد تیس کذاب ہوں گے جو خود کو نبی تصور کریں گے مگر کذاب ہوں گے اس بدباطن مرزا غلام احمد قادیانی نے جو ڈھونگ رچایا ہے اس قسم کے مستحق لعنت کئی برباد ہو چکے ہیں اور اس کی تباہی پر دنیا گواہ ہے کہ مرنے والا کذاب ہے۔ جو انداز شیطان کا تھا وہی انداز کچھ اس قسم کے لوگوں کا ہوتا ہے مثلاً حضرت ابراہیم علیہ السلام کے خلاف نمرودیوں کو شیطان مشورے دیتا رہا ہے کہ منجنیق تیار کرو تو آپ کو بآسانی آگ تک پہنچایا جائیگا یا حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قربانی کے وقت حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ورغلانے کی کوشش کرتا رہا ہے اسی طرح حضرت آدم علیہ السلام تک ہر پیغمبر اور نیک لوگوں کے خلاف بڑی سوچ رکھتا تھا مگر کبھی اچھی سوچ اسے نصیب نہ ہوئی بلکہ اللہ تعالیٰ سے رخصت ہر جگہ پر پہنچنے پر بھی مانگی تو گمراہ کرنے کیلئے ہی مہلت مانگتا رہا ہے ہر وہ شخص جو نبوت کے دعوے کرنے کے منصوبے بناتا رہا ہے وہ شیطان لعین سے کم نہیں ہے۔

قارئین سیدنا فاروق اعظم سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہما کے متعلق آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارتیں ہیں کہ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو یہ ہوتے مگر نبوت کا سلسلہ آپ پر ختم ہو چکا ہے پھر کوئی ایسی گندی حرکت کرے تو وہ مرتد ہے دائرۂ اسلام سے خارج ہے اسکی اتباع کرنے والے بھی مرتد ہیں دائرۂ اسلام سے خارج ہیں ان سے سوشل بائیکاٹ ضروری ہے۔

ارشادات اکابر اور ختم نبوت

حضرت ملا علی قاری علیہ الرحمہ فقہ اکبر میں ارشاد فرماتے ہیں۔

ودعوی النبوۃ بعد نبینا صلی اللہ علیہ وسلم کفر بالاجماع۔
فقہ اکبر ص ۲۰۲

ترجمہ: اور دعوی نبوت کا بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کرنا بالا جماع کفر ہے۔

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے خاتم النبیین کا مفہوم بیان فرمایا ہے۔

ان الامۃ فھمت بالا جماع من ھذالفاظ ومن قرائنن احوالہ انہٗ فھم عدم النبی بعدہٗ ابداً وانہٗ یس فیہ تاویل ولاَ تَخْصِیْصَ ممنکر ھذا لایکون الا منکر الاجماع الاقتصاد فی الاعتقا ص ۱۲۳

ترجمہ: بیشک امت نے بالا جماع اس لفظ خاتم النبیین سے یہ سمجھا کہ اس کا مفہوم یہ ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نہ کوئی نبی ہوگا اور نہ کوئی رسول اس بات پر اجماع ہے کہ خاتم النبیین کا معنی آخری نبی ہے۔

امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان تفسیر کبیر میں زیر آیت اسی طرح ہے اور حافظ ابن کیثر نے تفسیر کیثر میں فرمایا ہے اور یہ تفسیر مکہ یونیورسٹی اور مدینہ یونیورسٹی میں بطور نصاب پڑھائی جاتی ہے۔

اس درویش کا بھی یہی فرمان ہے کہ جب جماعت صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کا اس بات پر اجماع ہے کہ رسول اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔

وبذالك وردت الاحادیث الْمُتوَاتِرَۃُ عن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم من حدیث جماعۃ من الصحابۃ رضوان اللّٰہ عنھم اجمعین۔ (تفسیر ابن کثیر جلد نمبر ۳ ص ۶۹۶)

ترجمہ: اور اس مفہوم ختم نبوت پر احادیث متواترہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وارد ہوئی ہیں جماعت صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے بھی بیان فرمایا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔

علامہ محمود احمد آلوسی بغدادی کا فرمان ہے۔

آپ اپنی شہرہ آفاق تفسیر روح المعانی میں زیر آیت خاتم النبیین کے تحت ارشاد فرماتے ہیں۔

وکونہٗ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین مما نطق بہ الکتاب وصدعت بہٖ السنۃ واجمعت علیہ الامۃ فیکفر مدعی خلافہ ویقتل ان أصر تفسیر روح المعانی (جلد۲۲ص۳۹ مطبوعہ بیروت)

ترجمہ: اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم النبیین ہونا ایسی حقیقت ہے جس کو ظاہر بیان کیا اور امت کا اجماع ہے جو اس ختم نبوت کا منکر ہے وہ کافر ہے جو اس نبوت پر اصرار کرے گا قتل کیا جائے گا۔

عقیدہ ختم نبوت پر نصوص قطعیہ موجود ہیں احادیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم متواترہ سے ثابت ہے اس بات پر اجماع کہ جو عقیدہ ختم نبوت کا منکر ہے اور اصرار کرتا ہے اپنے نبی ہونے کا اسے قتل کیا جائیگا۔ یہ بحث تفسیر تبیان القرآن میں علامہ غلام رسول سعیدی صاحب نے تفصیلاً بیان فرمائی ہے وہاں ضرور ملاحظہ فرمائیں۔

سید المفسرین نے یعنی حضرت عبداللہ ابن عباس نے بیان فرمایا ہے۔

خَتَمَ اللّٰهُ بِهِ النَّبِيِّيْنَ قَبْلَهٗ فَلَا يَكُوْنُ نبيٌّ بَعْدَهٗ ۔

ترجمہ: اور اللہ نے سلسلہ نبوت آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم کر دیا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔

امام المفسرین ابن جریر طبری نے بھی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا ہے۔

وخاتم النبیین الذی ختم النبوۃ فطبع علیہا فلا تفتح لاحد بعدہٗ الی

یوم القیامۃ۔ تفسیر طبری جلد ۱۰ص ۱۲

ترجمہ: اور خاتم النبیین وہ ہستی عظیم ہے جنہوں نے نبوت کا سلسلہ ختم فرما دیا اور اس پر مہر ثبت کردی اور پھر یہ قیامت تک کسی کیلئے نہیں کھلے گا۔

ثانی ابوحنیفہ علامہ وقت ابن نجیم مصری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

اذالم یعرف ان محمداً صلی اللّٰہ علیہ وسلم آخرلانبیاء فلیس المسلم لانہ من الضروریات۔ (الاشباہ والنظائر جلد۲ص ۹۱ فتاویٰ رضویہ ۲۰ ۷)

ترجمہ: جو یہ نہ مانے آپ ﷺ آخری نبی ہیں وہ مسلمانوں میں سے نہیں کیونکہ یہ ضروریات دین میں سے ہے۔

عقیدۂ ختم نبوت اکابرین اہلسنت و جماعت نے ثابت کیا قرآن وسنت کی روشنی میں کہ ضروریات دینیہ سے ہے جس کا انکار صراحتہ۔ دلالتہ، اشارۃً کسی تاویل ہو کفر ہے وہ منکر داخل ایمان نہیں بلکہ خارج از اسلام مرتد واجب القتل ہے۔

کیونکہ امت مسلمہ کی وحدت عقیدۂ ختم نبوت ورسالت پر قائم ہے اور ضروریات دین سے ہونے کی وجہ عقیدہ کا بنیادی مسئلہ ہے۔ ختم نبوت ورسالت پر غیر متزلزل غیر مشروط ایمان رکھے تو مؤمن ہے ورنہ مؤمن ہی نہیں ہے دائرۂ اسلام سے خارج ہے۔

مرزا قادیانی کا ختم نبوت پر اصرار

۱۔ قرآن کریم میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام ابن مریم کے دوبارہ آنے کا کہیں بھی ذکر نہیں لیکن ختم نبوت کا بہ کمال تصریحاً ذکر ہے پرانے اور نئے نبی کی تصدیق کرنا یہ شرارت خاصہ ہے نہ قرآن پاک میں ہے نہ حدیث پاک میں موجود ہے اور حدیث لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ میں بھی نفی عام ہے پس یہ کس قدر جرأت اور دلیری ہے اور گستاخی ہے کہ خیالات کی پیروی کر کے نصوص صریحہ قرآن کو عمداً چھوڑ دیا جائے اور خاتم النبیین کے بعد ایک نبی کا آنا مان لیا جائے اور بعد اس کے جو وحی نبوت منقطع ہو چکی تھی پھر سلسلہ وحی نبوت جاری کر دیا جائے کیونکہ جس میں شان نبوت باقی ہے اس کی وحی بلاشبہ نبوت کی وحی ہے۔ (روحانی خزائن ص ۴۹۳)

۲۔ اور اللہ کی شایان شان نہیں کہ خاتم النبیین کے بعد نبی بھیجے اور یہ بھی شایان شان نہیں کہ سلسلہ نبوت دوبارہ از سر نو شروع کر دے بعد اس کے کہ اسے قطع کر چکا ہو اور بعض احکام قرآن کریم کے منسوخ کر دے اور بعض ان پر بڑھا دے (روحانی خزائن جلد ۵ ص ۳۷۷)

۳۔ اور اللہ تعالیٰ کے اس قول وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ میں بھی اشارہ ہے پس اگر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اللہ تعالیٰ کی کتاب قرآن کریم کو تمام آنے والے زمانوں اور ان زمانوں کے لوگوں کے علاج اور دوا کی رو سے مناسب نہ ہوتی تو اس عظیم الشان نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے علاج واسطے قیامت تک ہمیشہ کیلئے نہ بھیجتا اور ہمیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نبی کی حاجت نہیں کیونکہ پہلی برکات ہر زمانہ پر محیط اور آپ کے فیض اولیاء و اقطاب اور محدثین کے قلوب پر بلکہ کل مخلوقات پر وارد ہوتے ہیں خواہ ان کو اس کا علم بھی نہ ہو کہ انہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک سے فیض پہنچ رہا ہے پس اس کا احسان تمام لوگوں پر ہے (روحانی خزائن جلد ۷ ص ۶۴۳ تا ص ۶۴۴)

۴۔ میں ایمان لاتا ہوں اسپر کہ ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں اور ہماری

کتاب قرآن کریم ہدایت کا وسیلہ ہے اور میں ایمان لاتا ہوں اس بات پر کہ ہمارے رسول آدم کے فرزندوں کے سردار رسولوں کے سردار ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ نبوت کا خاتمہ کردیا(روحانی خزائن جلد۵ص۲۱)

۵۔ میں ان تمام باتوں کا قائل ہوں جو اسلامی عقائد میں داخل ہیں اور جیسا کہ اہلسنت وجماعت کا عقیدہ ہے ان سب باتوں کو مانتا ہوں جو قرآن اور حدیث کی رو سے مسلم الثبوت ہیں اور سیدنا ومولانا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ختم المرسلین کے بعد کسی دوسرے مدعی نبوت و رسالت کو کذاب اور کافر جانتا ہوں میرا یقین ہے کہ وحی رسالت حضرت آدم صفی اللہ سے شروع ہوئی اور جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہوگئی۔ (مجموعہ اشتہارات ص۲۳۰ جلد۱ مورخہ ۱۲ اکتوبر ۱۸۹۱ء)

مندرجہ تبلیغ رسالت جلد۲ص۲

۶۔ ہمارے سید ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں بعد آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کوئی نبی نہیں آسکتا اس لیے شریعت میں نبی کے قائم ومقام محدث رکھے گئے ہیں۔(روحانی خزائن جلد۶ص۳۲۳ تاص۳۲۴)

۷۔ میں نبی نہیں ہوں بلکہ اللہ کی طرف سے محدث اور اللہ کا کلیم ہوں تا کہ دین مصطفیٰ کی تجدید کروں۔

(روحانی خزائن جلد۵ص۳۸۳)

۸۔ میں نے ہرگز نبوت کا دعویٰ نہیں کیا اور نہ میں نے انہیں کہا ہے کہ میں نبی ہوں لیکن ان لوگوں نے جلد بازی میں میرے قول کو سمجھنے میں غلطی کی ہے۔ میں نے لوگوں سے سوائے اس کے جو میں نے اپنی کتابوں میں لکھا ہے اور کچھ نہیں کہا کہ میں محدث ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھ سے اسی طرح کلام کرتا ہے جسطرح محدثین سے کرتا ہے۔

(روحانی خزائن جلد۷ص۲۹۶ تاص۲۹۷)

مذکورہ بالا آٹھ عبارات سے یہ بات تو روز روشن کی طرح واضح ہے کہ مرزا قادیانی بین الاقوامی کذاب اور مستحق لعنت ہے لَعۡنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الۡکٰذِبِیۡنَ کے لعنت کا طوق اسکے گلے میں یقیناً ہے کیونکہ ان عبارات میں یہ دعویٰ نبوت کا انکار کرتا ہے لیکن ہم پہلے ثابت کر چکے ہیں کہ مرزا نے بہت ساری عبارات بدل بدل کر اپنے اندر نبوت ورسالت کو ثابت کرنے کی لایعنی سعی کی ہے اور کرتا آ رہا ہے۔

یاد رہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان ختم نبوت کے خلاف **صراحۃً یا دلالۃً یا اشارۃً** : کوئی لفظ استعمال کرے یا معنوی عبارت پیش کرے جو منصب ختم نبوت ورسالت کے خلاف ہو تو وہ شخص دائرۂ اسلام سے خارج ہو کر مرتد ہوگا اور واجب القتل ہوگا۔

مرزا نے شان ختم نبوت ورسالت پر طنز کرتے ہوئے جتنے حربے استعمال کیے ہیں وہ غیر اسلامی غیر مہذب ہیں جس ڈھنگ سے یا تاویلات بے فائدہ کرتا ہے وہ خود کو کافر صریح ثابت کرتا ہے۔

بقیہ مکمل بحث محقق اہل سنت و جماعت حضرت علامہ شیخ الحدیث والقرآن مولانا غلام رسول سعیدی صاحب مدظلۃ العالی کی تفسیر تبیان القرآن جلد ۹ ص ۴۷۶ پر ملاحظہ فرمائیں اور فتاویٰ رضویہ جلد نمبر ۱۴، ۱۵ میں اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مولانا شاہ امام احمد رضا خان صاحب بریلوی نے دلائل بینہ سے ثابت کیا کہ آپ آخری نبی ہیں خاتم النبیین ہیں آپ کے بعد نبی ماننے بننے کا تصور کرنے کو کفر قرار دیا ہے۔

شان رسول میں گستاخی کا معیار کیا ہے۔

گستاخی، اھانت، حقارت لفظاً ومعنیً برائی ہے اور اللہ تعالیٰ نے انبیاء اولیاء صحابہ، ازواج مطہرات کیلئے ایسے کلمات ومعانی کے استعمال کو حرام قرار دیا ہے۔اور ایسے لفظ اور معنی کو استعمال کرنے والے کو مرتد واجب القتل قرار دیا ہے۔اور گستاخی، توہین، معلوم کرنے کیلئے عرف عام اور محاورۂ اہل زبان پر موقوف کیا گیا ہے جو لفظ اور معنی ان مذکورہ نفوس قدسیہ کیلئے بولا جائیگا اگر عرف عام میں اور محاورۂ اہل زبان میں بے ادبی، گستاخی اھانت شمار کرتے ہیں تو وہ گستاخی وتوہین ہی ہے۔

مثلاً ایک لفظ عموماً بولا جاتا ہے مگر بولنے والا قصدوارداہ نہیں رکھتا ہاں اس کلمہ کو محاورۂ اہل زبان اور عرف عام میں گستاخی شمار کیا جاتا ہے وہ گستاخی ہوگا کلمات قبیحہ استعمال کرنے والے کے ارادہ کو دخل نہیں ہوتا اور وہ کلمہ کفر جو استعمال ہوا تمام علماء حق اسے کفر کہتے ہیں۔

فتاوی جات میں اسکی اعتقادی تصریح کا اعتبار نہیں ہے امام زین العابدین شامی علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے کہ گستاخانہ کلمات کا اعتبار تقریراً تحریراً لھواً ھَزْلاً استعمال کرنے میں کفر لازم ہوتا ہے۔

چنانچہ صاحب شامی نے لکھا ہے۔

من هزل بلفظ كفر ار تدوان لم يعتقده بلا ستخفاف فهو لكفر العناد ،

(ردالمختار اعلیٰ درمختار جلد۳ص ۳۱۰)

ترجمہ: جس نے بطور ھزل بلا ارادہ لفظ کفر زبان پر جاری کیا وہ اعتقاد کفر نہ بھی رکھتا ہو تو بوجہ استخفاف کفر ہے عناد کی مانند ہوگا۔

والحاصل أن من تكلم بكلمة الكفر هازلا أو لا عبا كفر عند الكل ولا اعتبار باعتقاده كما صرح به في الخانيه ومن تكلم بها مبحطاأو مكرها لا

یکفر عند الکل ومن تکلم بھا عامدا عالما کفر عند الکل ومن تکلم بھا اختیاراً جاھلاً بانھا کفرٌ ففیہ اختلاف (ردالمختار اعلیٰ درمختار جلد۳ص۳۱۲)

ترجمہ: اور حاصل کلام یہ ہے کہ جو شخص کلام زبان پر لائے اگرچہ ھزل ومزاح اور لہو ولعب کے انداز میں ہی ہوتو وہ سب علماء کے نزدیک کافر ہو جائیگا خانیہ کی تصریح کے مطابق اعتقاد کا اعتبار نہیں خطاء اکراہ بالاتفاق کافر نہ ہے کفر معلوم نہ ہوتو اختلاف ہے۔

ومنھا ان من سبہ اوانتقصہٗ بان وصفہ بما یعد نقصا عرفا فاقتل بائی خشمۃ اجماع ، مواھب لدینہ مع زرقانی (جلد۵ص۳۱۵)

ترجمہ: بے شک حضور علیہ السلام کو سب وشتم کرے یا عیب لگائے یا یں طور کہ آپ کو ایسے امور کیساتھ متصف کرے جو عرف عام میں نقص شمار ہوتو اس امر پر اجماع ہے کہ قتل کر دیا جائے۔ کیونکہ ایسے امور پر اگر کاروائی نہ کی جائے تو بارگاہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وحرمت لوگوں کی نظر میں باقی نہ رہے گی لہٰذا دینوی سیاست اور دینی دلائل کا تقاضا ہے کہ اسے قتل کر دیا جائے علماء کا اجماع اسی پر ہے اخروی معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے۔

قال حبیب ابن ربیع اِدَّعَاءُ التاویل فی لفظ صراح لایقبل:

ترجمہ: حبیب بن ربیع فرماتے ہیں کہ صریح دلالت میں تاویل توجیح کا دعویٰ نا قابلِ اعتبار ہے۔

ان تصریحات سے واضح ہو گیا کہ صریح الدلالت الفاظ جو بے ادبی وگستاخی پر دلالت کریں ان کا عمداً اور بلا جبر واکراہ بارگاہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں استعمال کے باوجود یہ معلوم ہو جائے کہ یہ الفاظ توہین پر دال ہیں تو کفر ہیں اس میں توجیہ تاویل کا کوئی جواز نہیں ہے اور متکلم کی مراد نہ ہونے والا عذر بھی قابل قبول نہیں ہے نیز الفاظ ومعانی وصیغہ کا اعتبار نہیں ہوگا بلکہ عرف عام میں ان کا جو مطلب ومفہوم ہوگا اسی پر حکم صادر ہوگا۔ جبر واکراہ کی صورت میں ان کلمات کے زبان پر لانے سے کافر نہیں ہوگا۔ لہٰذا اس موقع پر بھی کوئی ایسا شخص جو مسلمان

ہو یہودی ونصرانی وغیرہ اس کے ذہن میں آجائے جس کا نام محمد واحمد ہو وہ بجائے اس نصرانی ویہودی کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سب کرے اور عیب جوئی کرے تو قضاءً اور دیانتاً کافر ہو جائیگا کیونکہ اس صورت میں اس نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو عمداً سب وشتم کا نشانہ بنایا ہے نہ کہ جبراً اکراھاً ابن تیمیہ نے کہا ہے۔

بالجملہ من قال اَوْ فَعَلُ مَا هُمَ کفر کفر بذالك وان لم یقصدان یکون کافراً اذالایقصد الکفر احداً الاماشاء اللّٰہ ، جامع الفصولین۔ (جلد۲ص۲۲۹ فتاوی عالمگیر جلد۲ص۶۸۲ الصارم المطول ص ۱۷۸)

ترجمہ: خلاصۃ الکلام یہ ہے کہ جس نے ایسے کلام میں قول اور فعل کا ارتکاب کیا جو کہ کفر کا ارادہ نہ بھی رکھتا ہو مگر الفاظ یا کام کفریہ ہو تو پھر بھی کافر ہو جائیگا بڑا خطرناک مقام ہے الاماشاء اللہ العزیز۔

مقام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بڑا نازک ہے یہاں تو شائبہ گستاخی معلوم ہو جائے تو ایمان خارج ہو سکتا ہے اسی لیے گستاخی کا تصور ذہن میں آئیگا تو گستاخی سے بچنے کی کوشش کی جائے گی۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے کسی مقام پر قولاً فعلاً توہین کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی ایسے بدنصیب گستاخ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مرتد واجب القتل ہونے میں شک کی گنجائش تک نہیں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ودیگر انبیاء علیہم السلام کی توہین کرنا کفر ہے ارتداد ہے واجب القتل ہوتا ہے ایسا شخص جو گستاخی کرتا ہے اللہ تعالیٰ انبیاء علیہم السلام کے ادب واحترام کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین۔

کلمات تخفیف وتحقیر کفریہ ہیں۔

من قال اِنَّہٗ علیہ السلام خرج من مخرج البول یقتل وَلَا یُستَتَابُ ، شرح شفاء للسلیمانی فی حاشیہ فصدلین جلد۲ص۲۲۰

ترجمہ: جس شخص نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیشاب گاہ سے نکلے ہیں قتل کیا جائیگا اسکی توبہ قبول نہ کی جائیگی

صاحب فتاوی عالمگیری میں بھی ایک عبارت نقل کی گئی ہے۔

من قال ان رِدَاءً النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم اور دالنبی علیہ السلام وسخٌ اَرَادَ عیبہ قتل فتاوی عالمگیری جلد۲ص۲۸۲

ترجمہ: جس شخص نے کہا بیشک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر کو رِدّ کہا ہے کہ یہ نبی علیہ السلام کی رِدّ ہے اور عیب کا ارادہ نہ بھی ہو تو قتل کیا جائیگا۔

لو قال لِشَعَرِالنَّبِیِّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم شُعَیْرَ یا لتصیغر کفر قتل لَا اِلَّا ان قالہٗ علی وجہ الاھانۃ فتاوی عالمگیری جلد۲ص۲۶۳

ترجمہ: اگر کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک کیلئے شعیر تصغیر سے تو کافر ہے اسے قتل کیا جائیگا مگر اس نے اھانتاً نہ بھی کہا ہو وجہ توہین نہ بھی ہو کافر ہے۔

من قال مُحَمَّدٌ صلی اللّٰہ علیہ وسلم درویش بودوجامہ پیغمبر ریمنك بود اوکان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم طویل الظفر قیل کفر مُطّلقا وقیل لو قال علی وجہ الاھانۃ جامع الفصولین فتاوٰی عالمگیری (جلد۲ص۲۶۴)

ترجمہ: جس نے کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم درویش ہیں اور کپڑے پھٹے ہوئے ہیں یا نبی صلی اللہ

علیہ وسلم لمبے ناخنوں والے تھے کہا گیا مطلقا کفر ہے اگر کہا گیا ہے بطورِ اہانت تب بھی کافر ہے بغیر اہانت کے کہا جائے تو بھی کافر ہے۔

جو شخص بھی نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے وسیلہ کی دعا کرتے وسیلہ پکڑتے ہوئے بارگاہ خداوندیٰ میں رسول عربی کی حرمت کا واسطہ دے تو یہ جوانکی کا لفظ چونکہ تصغیر ہے جس میں استخفاف وحقارت کا پہلو پایا جاتا ہے لہٰذا وہ کافر ہے اگر بروجہ توسل عظمت بھی ظاہر کررہا ہے۔

کوئی بھی لفظ بارگاہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام میں استعمال کیا جائے جس میں خفت وحقارت وغیرہ کا معنی پایا جائے وہ انبیاء علہیم السلام کی توہین شمار ہوگی لہٰذا عزت وقار مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف معنی دینے والا لفظ بارگاہ انبیاء علیہم السلام میں استعمال کیا جائے تو وہ لفظ استعمال کرنا مبنی علیٰ گستاخی ہے لہٰذا حضور علیہ السلام اور دیگر انبیاء علیہم السلام کے متعلق گستاخانہ عبارت لفظی ومعنوی استعمال کرنا کفر ہے وہ شخص مرتد ہے واجب القتل ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے تو نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق وہ کلمات استعمال کیے ہیں جو مسلمان کیلئے نا قابلِ برداشت ہیں۔

گستاخ رسول کا حکم سنن وآثار کی روشنی میں

سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ بواسطہ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

مَنْ سَبَّ نَبِیاً فَاقْتُلُوْهُ وَمَنْ سَبَّ اَصْحَابِیْ فَاضْرِبُوْهُ۔

ترجمہ: جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا کسی اور نبی کے بارے میں دریدہ دھنی سے کام لے اس کو قتل کردو اور جو شخص صحابہ کرام کو گالیاں دے اس کو کوڑے لگاؤ۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کعب ابن اشرف یہودی کے قتل کا حکم دیا اور فرمایا

مَنْ لِکَعْبَ بْنِ الْاَشْرَفِ فَاِنَّهٗ یُؤْذِیْ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ (مسلم شریف جلد۲ ۱۱۰)

ترجمہ: کوئی شخص ہے جو کعب بن اشرف کو قتل کرے کیونکہ اس نے اللہ اور اس کے رسول کو اذیت دی ہے۔

اس کے قتل کا سبب رسول للہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اذیت پہنچانا ہے چنانچہ حضرت محمد بن مسلمہ اور ان کے چار ساتھیوں نے قتل کر کے اسے کیفر کردار تک پہنچا دیا آپ کے مخالفین کی امداد کرتا اور سرپرستی کرتا تھا چنانچہ حضرت عبداللہ بن عتیق نے اپنے پانچ ساتھیوں کے معیت میں ارشاد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق اس کو قتل کردیا اور اسے بارگاہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں جسارت وبے باکی وبے ادبی وگستاخی کی وجہ سے قتل کر کے واصل جہنم کر دیا۔ عبداللہ بن انحطل حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو کیا کرتا تھا اور اسکی دولونڈیاں بھی بارگاہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں گستاخیاں کیا کرتی تھیں فتح مکہ کے موقع پر وہ کعبہ کے پردوں میں چھپا ہوا تھا مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے قتل کرو اگرچہ کعبہ مبارک کے پردے میں کیوں نہ ہو گستاخ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کر دیا جائیگا۔ ابن

نافع نے روایت فرمائی ہے کہ ایک شخص بارگاہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا اور عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے اپنے باپ کو آپکی شان میں گستاخی کرتے ہوئے سنا ہے اور اس وجہ سے میں نے اسے قتل کر دیا ہے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس صحابی پر قصاص یا دیت وغیرہ لازم نہ فرمائی بلکہ اسکا خون بے قدر و قیمت ٹھہرایا ہے اور رائیگاں قرار دیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک نابینا صحابی کی ام ولد لونڈی بارگاہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں گستاخی کی اور دریدہ دہنی سے کام لیتی تھی چنانچہ اس نے رات کے وقت اسے قتل کر دیا تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اس صحابی پر قصاص یا دیت وغیرہ لازم نہ فرمائی بلکہ اس کا خون بے قدر و قیمت ٹھہرایا اور رائیگاں قرار دیا۔
حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ایک شخص نے ناراض کیا تو عرض کیا گیا اجازت دو اس کا سر قلم کر دیا جائے تو آپ نے ارشاد فرمایا ہے۔ یٰسْـلَ ذَالِكَ لِاَحَدٍ اِلَّا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ : کہ یہ اس طرح نہیں کرنا کسی ایک کیلئے مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اذیت دینے والے کو قتل کیا جائیگا صرف یہ قانون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخی و بے ادبی کرنے والے کیلئے سزا ہے کہ اسے قتل کر دیا جائے۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز سے کوفہ کے گورنر نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی جناب میں گستاخی کرنے والے شخص کو قتل کرنے کی اجازت طلب کی تو آپ نے فرمایا صرف نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب میں سب و شتم کرنے والے کا خون حلال ہے دوسرے کسی کا یہ مقام نہیں ہے البتہ کوڑے لگائے جائیں فَمَنْ سبہٗ فَقَدْ حَلَّ دَمُهٗ: جو شخص نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی و بے ادبی کرے تو اسکا خوں مباح و حلال ہے الشفاء شریف جلد ۲ ص ۱۹۲، الصارم المسلول ابن تیمیہ جواہر البحار میں علامہ یوسف نبہانی

رحمۃ اللہ علیہ نے بھی نقل کیا ہے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دعویٰ رسالت کا دعویٰ وحی کا دعویٰ کرنے والے سے بڑا گستاخ کون ہوسکتا ہے جبکہ محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کئی بار فرما چکے ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا ہے لہٰذا مرزا قادیانی کذاب ہے مرتد ہے واجب القتل ہے۔

باب چہارم

مرزا قادیانی کے غلیظ کلمات تحریف فی القرآن

مرزا قادیانی کے غلیظ کلمات تحریف فی القرآن

مرزا قادیانی نے قرآن کریم کی آیاتِ کریمہ میں تحریف کی انداز کیسا تھا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا قوم کو جمع کرنا اور آمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت دینا مرزا قادیانی نے اپنی رائے قائم کردی قرآن پاک میں ہے۔

واذ قال عیسیٰ بن مریم یٰبنی اسرائیل انی رسول اللہ الیکم مصدقالمابین یدیّ من التوراۃ ومبشرابرسول یاتی من بعد اسمہٗ احمد

پ ۲۸ سورہ جمعہ

ترجمہ: اور جب عیسیٰ بن مریم نے فرمایا اے بنی اسرائیل بیشک میں تمہاری طرف رسول اللہ ہوں تصدیق کرنے والا اس چیز کا جو تمہارا سامنے موجود ہے تورات سے اور بشارت دیتا ہوں جو میرے بعد آئیں گے ان کا نام احمد ہوگا۔

مرزا قادیانی کہتا ہے کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام تو محمد ہے یہ بشارت جو آنے والے نبی کی ہے کہ میرے بعد رسول آئیگا وہ احمد میں مرزا غلام احمد قادیانی ہوں لٰہذا یہ بشارت مرزا قادیانی کی ہے العیاذ باللہ العزیز، کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث شریف جس میں رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ روایت نقل فرماتے ہیں کہ۔

عن جبیر بن مطعم قال سمعت النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم یَقُوْلُ اِنَّ لِیْ اسماء انا محمد وانا احمد وانا الماحی الذی یمحواللّٰہ لی الکفر وانا الحاشر الذی حشر الناس علی قومی وانا العاقب الذی لیس بعدی نبی (متفق علیہ) (مشکوٰۃ ص ۵۱۵)

ترجمہ: حضرت جبیر بن مطعم سے ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ بیشک میرے لئے نام ہیں میں محمد اور میں احمد اور ماحی وہ جو مٹا دیتا ہے کفر کو اور میں حاشر ہوں لوگوں

کا میرے قدموں میں حشر ہوگا اور میں عاقب ہوں وہ جو میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں احمد ہوں محمد ہوں ماحی ہوں حاشر ہوں عاقب ہوں یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اسماء مبارک بیان فرمائے ہیں مرزا غلام احمد قادیانی کہتا ہے اس آیت میں بشارت دیتے ہوئے جس احمد کی بشارت دی وہ میں مرزا ہوں اس تقابل میں آسانی سے بات واضح ہو جاتی ہے کہ مرزا محبوب کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کو غلط کہ کر اپنی بات منوانے کے درپے ہے جو کہ ارتداد اور کفر ہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا لَیْسَ بَعْدَہٗ نَبِیٌّ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صریح طور پر مرزا نے نافرمانی کرتے ہوئے ارتداد کیا ہے جس کا حکم واجب القتل ہونا ہے اس میں کہ مرزا مرتد واجب القتل ہے شک نہیں ہے۔

ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللّٰہ وخاتم النبیین وکان اللّٰہ بکل شیٔ علیماً (پ۲۲ سورہ احزاب)

ترجمہ: اور جو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں اور لیکن اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور نبیوں کو ختم کرنے والے اور اللہ ہر چیز کو جانتا ہے۔

اس آیت کریمہ کے کلمات خاتم النبیین کا معنی نبیوں کی مہر یعنی پہلے اللہ تعالیٰ نبوت عنایت فرماتے تھے اب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر اتباع نبوت سے ملے گی جو شخص نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرے گا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر مہر لگا دیں گے تو وہ نبی بن جائے گا۔ حقیقت الوحی ص ۹۷ حاشیہ ص ۲۸

(روحانی خزائن جلد ۲۲ ص ۱۰۰ ص ۳۰)

اتباع رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں سیدنا صدیق اکبر سیدنا فاروق اعظم سیدنا عثمان غنی سیدنا علی المرتضیٰ سیدنا امام حسن اور امام حسین رضوان اللہ علیہم اجمعین سے بڑھ کر کوئی نہیں ہو سکتا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اتباع مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں کمال حاصل کر چکے ہیں اور مدعیان نبوت کے خلاف جہاد میں مصروف ہو کر اپنی جانوں کے نذرانے پیش کیئے وہ اپنی جگہ دفاع نبوت میں

مصروف ہیں یہ غلیظ مرزا قادیانی اتباع کے بہانے داعی نبوت بن بیٹھا ہے اس لیے امت کا اجماع ہے قرآن وحدیث گواہ ہیں کہ مرزا قادیانی مرتد ہے واجب القتل ہے۔

آدم نیز احمد مختار — در برم جامہ ہمہ ابرار
آنچہ دادست ہر نبیب راجام — داد آں رامر اہتمام

نزول مسیح ص ۹۹

منم مسیح زماں ومنم کلیم خدا — منم محمد احمد کہ مجتبیٰ باشد

(تریاق القلوب ص ۳)

مرزا غلام احمد قادیانی کے معتقدین کا حال مرزا قادیانی سے بھی ابتر ہے کیونکہ مرزا قادیانی کا کہنا ہے کہ میں مسیح ہوں میں کلیم ہوں میں محمد ہوں میں احمد ہوں ماننے والے بھی دعویٰ کرنے والے سے آگے نکلے نہ سوچا کہ بیک وقت اتنے دعویٰ پاگل آدمی کے تو ہو سکتے ہیں عقل کی رتی رکھنے والا بھی یہ اتنے دعوے نہیں کر سکتا، جیسا مرزا قادیانی ویسے ماننے والے ہیں ان غلاظتوں کو پڑھ کر تو ماننے والوں نے مرزا قادیانی کو نبی سمجھا ہے مگر یہ نہیں سوچا کہ مرزا قادیانی دوسری طرف کچھ یوں بھی لکھتا ہے اللہ کو شایان نہیں کہ خاتم النبیین کے بعد نبی بھیجے اور نہیں شایاں کہ سلسلہ نبوت کو دوبارہ از سر نو شروع کر دے بعد اسکے اسے قطع کر چکا ہو اور بعض احکام قرآن کریم کے منسوخ کر دے اور ان پر بڑھا دے۔

روحانی خزائن جلد ۵ ص ۲۷۷

قرآن کریم کی تحریف اور احادیث مبارکہ سے بغاوت کرنا اور پھر نبوت کا دعویدار بننا یہ ایک عجیب کہانی ہے جو مرزا قادیانی کی زبانی ہے اللہ تعالیٰ اس فتنے سے ہر مسلمان کو محفوظ رکھے۔ آمین۔

باب پنجم

تحریک ختم نبوت مختلف مرحلوں میں اور اہلسنت کا کردار

تحریک ختم نبوت مختلف مرحلوں میں اور اہلسنت کا کردار

مرحلہ اول: مرزا غلام احمد قادیانی نے ۱۹۰۰ء میں مرحلہ وار نبوت کا دعویٰ کرنے کیلئے ایک میدان بنانے کی سوچ سوچی انگریز کا رول اپنا تھا ہی مگر مرزا کے مشیر نے پلاننگ تیار کر کے دی۔ ۱۹۰۰ء میں دعووں کی بھر مار کر دی تھی جو خطرات محسوس ہو رہے تھے اسکے متعلق مختصراً عرض کرتا ہوں کہ اس نے کیا کہا ہے قادیانی لٹریچر پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ۱۹۰۰ء میں خطرناک دعوے کئے۔

۱: مجدد ہونے کا دعویٰ ۲: محدث ہونے کا دعویٰ ۳: مہدی ہونے کا دعویٰ ۴: مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ ۵: عین مسیح ہونے کا دعویٰ ۶: مسیح علیہ اسلام پر فضیلت کا دعویٰ ۷: صریح دعویٰ نبوت ۸: ظلی نبوت کا دعویٰ ۹: بروزی نبوت کا دعویٰ ۱۰: حقیقی وتشریعی نبوت کا دعویٰ ۱۱: عین محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہونے کا دعویٰ ہے ۱۲: حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر فضیلت کا دعویٰ ہے ۱۳: اپنی نسبت آخری نبی ہونے کا دعویٰ:

۱۹۰۰ء تک مرزا غلام احمد قادیانی گمنام شخص تھا جب براہین احمدیہ کتاب لکھی اس کے بعد لوگوں میں متعارف ہوا کہ قصبہ قادیان میں مرزا بھی رہتا ہے افسوس کہ شہرت بھی ملی تو اچھے کام سے نہیں بُرے کام سے وہ بھی نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت ختم نبوت کی مخالفت کر کے مشہور ہوتا پھرتا ہے اور کتاب براہین احمدیہ لکھی جو چار جلدوں پر مشتمل شائع ہوئی اس میں اس کتاب کے شائع ہونے سے پہلے کے حالات بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے یہ وہ زمانہ تھا جس میں کوئی بھی مجھے نہیں جانتا تھا نہ کوئی موافق تھا نہ مخالف کیونکہ میں اس زمانہ میں کچھ بھی چیز نہ تھا اور ایک اَحَدٌ مِّنَ النَّاس زاویہ گمنامی میں پوشیدہ تھا **حقیقۃ الوحیی** ص ۲۷ تا ص ۲۸ (روحانی خزائن جلد ۲۲ ص ۲۶۱)

(دفاع کی تیاریاں) قائد ملت اسلامیہ پیر طریقت فاضل جلیل سید پیر مہر علی شاہ صاحبؒ ان

دنوں حج کی سعادت حاصل کرنے کیلئے تشریف لے گئے تھے جب مولانا حاجی امداداللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ سے مکۃ المکرّمہ میں ملاقات ہوئی تو آپکے علم وفضل سے متاثر ہوئے حضور پیر سید مہر علی شاہ صاحب کا مستقل وہاں قیام کا پروگرام تھا حاجی صاحب آپ سے فرمانے لگے کہ بیشک مدینۃ المنورہ بھی بڑی بابرکت جگہ ہے یہاں کا قیام نور علیٰ نور مگر پنجاب میں عنقریب ایک گستاخ خالق کل اور رسول کل صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ایک فتنہ کھڑا کرنے والا ہے جس کا سد باب آپ کی ذات سے متعلق ہے آپ اس وقت محض اپنے گھر میں خاموش ہی بیٹھے رہے تو بھی علماء عصر کے عقائد ونظریات ایمان محفوظ رہیں گے اور فتنہ زور نہ پکڑے گا۔ (ملفوظات مہریہ جلد دوم ص ۶۵) اس وقت سے مراد خود پیر صاحب فرماتے ہیں فتنہ مرزا غلام احمد قادیانی ہے۔

عالم رؤیا میں حضور علیہ السلام کا ردقادیانیت کا حکم ملا ہے:

پیر سید مہر علی شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ عالم رؤیا یعنی خواب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مرزا قادیانی کی تردید کا حکم دیتے ہوئے آپ سے فرمایا کہ یہ شخص میری احادیث کو تاویل کی قینچی سے کتر رہا ہے اور تم خاموش بیٹھے ہو۔ (ملفوظات مہریہ ص ۶۵)

تحریک ختم نبوت کا آغاز پاک وہند میں ۱۹۰۰ء میں ہوا:

جولائی ۱۹۰۰ء میں مرزا قادیانی نے ایک اشتہار کے ذریعے تاجدار گولڑہ پیر سید مہر علی شاہ صاحبؒ کو مناظرہ کا چیلنج کیا جس میں لکھا کہ پیر مہر علی شاہ صاحبؒ کے ہزار مرید یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ وہ علم میں حقائق میں معروف ہیں اور علوم عربیہ میں ملک کے مولویوں سے بڑھ کر ہیں اس وجہ سے میں نے اس امتحان کیلئے قبلہ پیر صاحب موصوف کو اختیار کیا ہے تاکہ ان کے مقابلے میں سے اللہ تعالیٰ کا وہ نشان ظاہر ہو جائے جو اس کے مرسلین اور مامورین کی ایک

خاص علامت ہے مرزا قادیانی، مجموعہ اشتہارات ص ۳۴۳۔

اس اشتہار میں مرزا نے یہ بھی لکھا کہ اگر پیر صاحب مناظرہ کیلئے تیار نہ ہوں تو میں علماء کی ایک ایسی جماعت سے مناظرہ کرنے کو بھی تیار ہوں جو چالیس سے کسی طرح کم نہ ہوں، مجموعہ اشتہارات ص ۳۴۳ مرزا قادیانی۔

گویا کہ مرزا قادیانی اپنے آپ کو چالیس علماء کے برابر سمجھتا تھا اس مناظرے کیلئے مرزا قادیانی نے مولوی محمد حسین بٹالوی، مولوی عبدالجبار غزنوی، مولوی عبداللہ ٹونگی کو جج بنانے کی تجویز دی، حضرت قبلہ پیر صاحب نے قادیانی کی دعوتِ مناظرہ کو قبول فرمایا ان کے مقرر کردہ منصفوں کو بھی قبول فرمایا اور ایک شرط رکھی کہ مرزا قادیانی اگر لاجواب و ناکام ہوگیا اسے سرِ عام بیعت توبہ کرنی ہوگی اس مناظرہ کیلئے 25 اگست 1900ء کا دن مقرر ہوا حضرت سید پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی 24 اگست 1900ء کو لاہور پہنچ کر آپ نے چھ دن تک وہاں قیام فرمایا اور مرزا قادیانی کا انتظار کیا مگر مرزا نہ آیا 27 اگست 1900ء کو شاہی مسجد میں علماء کرام نے خطابات فرمائے عظیم الشان اجتماع ہوا اور مرزا قادیانی کی جھوٹی نبوت کا پول کھولا گیا۔

آپ کے لاہور کے قیام کے دوران بعض قادیانیوں نے کہا آپ مرزا قادیانی سے مقابلہ کرلیں ایک اپاہج کیلئے بحالی کی آپ دعا کریں اور ایک کے لئے مرزا دعا کرے گا جس کے نتیجہ میں حق و باطل واضح ہو جائیگا یہ سن کر آپ کا گیلانی خون جوش میں آگیا آپ نے فرمایا کہ اگر مردے بھی زندہ کرنے ہوں تو خاتم النبیین کا غلام حاضر ہے۔ بر نیز ص ۲۳۴۔

انہیں دنوں میں حضرت پیر سید مہر علی شاہ صاحب گولڑوی نے مرزا قادیانی کے تحریری مناظرہ اور فصیح عربی نویسی کی تعلّی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ علماء کرام کا اصل مقصد تحقیق حق اور اعلاء کلمۃ اللہ ہوا کرتا ہے نہ کہ فخر و تعلّی ورنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ سلم کی امت میں اس وقت بھی ایسے غلام موجود ہیں کہ اگر قلم پر توجہ دیں تو وہ خود بخود کاغذ پر تفسیر قرآن لکھ دے۔

ظاہر ہے یہ اشارہ حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب نے اپنی طرف ہی فرمایا چنانچہ بعد میں

چیلنج کے متعلق فرمایا کرتے تھے کہ میں نے یہ دعویٰ ازخود نہیں کیا تھا بلکہ عالم مکاشفہ میں جناب نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جمالِ کمال سے میرا دل اس قدر قوی ہوگیا تھا کہ مجھے یقین کامل تھا کہ اگر اس سے بھی بڑا کوئی دعویٰ کرتا تو اللہ تعالیٰ ضرور مجھے سچا ثابت کرواتا نیز فرمایا کہ یعنی بھینس کی بچی کلے کے زور پر رہتی ہے۔ برنیز ص ۲۳۳،

وہ زور کس بنیاد پر تھا آقائے دو جہاں جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت اور پیر سیال لجپال کا بنیادی فیض تھا جس پر آپ کا زور ظاہر ہورہا تھا حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب کے متعلقین آپ سے عقیدت رکھنے والے دوست احباب تمام سلسلوں کے اکابر بزرگوں علماء کرام نے ختم نبوت کے پیغام کو دنیا کے طول وعرض تک پہنچانے میں کوئی کسر نہ چھوڑی افغانستان کے بادشاہ آپ سے بڑی گہری عقیدت رکھتے تھے اور اس تعلق ونسبت کی وجہ سے عقیدۂ ختم نبوت میں بڑے مستحکم تھے۔

چنانچہ مرزا قادیانی کے دو خلیفے میاں عبدالرحمٰن اور میاں عبداللطیف جب افغانستان میں داخل ہوئے تو انہیں یکے بعد دیگرے اول الذکر کو ۱۹۱۸ء میں امیر عبدالرحمٰن نے اور ثانی الذکر کو ۱۹۲۱ء میں حبیب اللہ نے قتل کر کے افغانستان کو ہمیشہ کیلئے قادیانیت سے پاک کر دیا برنیر ص ۳۷۰۔

۱۹۰۰ء میں مرزا غلام احمد قادیانی نے پیشن گوئی کی کہ جیٹھ میں یعنی جیٹھ کے مہینے میں مہر علی شاہ فوت ہو جائیں گے سرگودھا کے میاں محمد قریشی یہ سُن کر گولڑہ شریف حاضر ہوئے اور مرزا کی اس پیشن گوئی کا ذکر کرتے ہوئے گذارش کی کہ اپنی حفاظت کا مناسب انتظام کیجئے کہیں کوئی قادیانی آپ پر حملہ نہ کرے آپ نے فرمایا اس جیٹھ میں ہم نہیں مرتے خدا کی شان کہ جب جیٹھ کا مہینہ آیا تو خود مرزا قادیانی لاہور میں ٹٹی خانے میں عبرت ناک موت مرگیا۔اس سال جب پیر سیال لجپال خواجہ شمس الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ کے ۲۲ صفر والمظفر کے عرس مبارک کا آغاز ہوا تو حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب کی میاں محمد قریشی صاحب سے ملاقات ہوئی تو آپ نے فرمایا اَلْجِیْٹھ بِالْجِیْٹھ ،یعنی

جیٹھ جیٹھ سے بدل گیا ہے۔ (برنیرص ۴۷۱)

تاجدار گولڑہ پیر سید مہر علی شاہ صاحب نے مرزا قادیانی کے رد میں کتاب لکھی شمس الہدایت، جس میں حیات مسیح علیہ السلام پر زبردست تحقیق فرمائی اس کے جواب میں مرزا قادیانی کے مرید مولوی محمد احسن امریوی نے شمس البازغہ کتاب لکھی جو بے سروپا تھی قبلہ پیر سید مہر علی شاہ صاحب نے جواباً سیف چشتیائی لکھی جسکا الحمدللہ آج تک کوئی جواب نہ دے سکا۔ انشاءاللہ قیامت تک جواب آئیگا ہی نہیں۔

تحریک ختم نبوت 1953ء اور تختہ دار

مرزا بشرالدین محمود نے اپنے پیروکاروں کو اکساتے ہوئے انہیں پیغام دیا کہ ۱۹۵۲ء گزرنے نہ دیجئے جب تک احمدیت کا رعب دشمن اس رنگ میں محسوس نہ کرے کہ اب احمدیت مٹائی نہیں جاسکتی اور وہ مجبور ہوکر احمدیت کی آغوش میں آ گرے۔ (الفضل جریدہ ۱۶ جنوری ۱۹۵۲ء)

ظفراللہ خان وزیر خارجہ کی تقریر:

مرزا بشرالدین کی ہدایت پر عمل کرتے ہوئے قادیانیوں نے ملک گیر تعلیمی مہم شروع کر دی ۱۸ مئی ۱۹۵۲ء کو انجمن احمدیہ کراچی نے جہانگیر پارک میں ایک عوامی اجتماع کا اہتمام کیا جس میں تقریر کرتے ہوئے چوہدری ظفراللہ خان وزیر خارجہ نے کہا کہ:

احمدیت ایک ایسا پودا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے خود اپنے ہاتھوں سے لگایا ہے اور یہ پودا اس قدر جڑیں پکڑ چکا ہے جس سے اسلام کے تحفظ کی وہ ضمانت مہیا ہوگئی ہے جس کا وعدہ قرآن میں ہے کہ اگر اس پودے کو ختم کر دیا گیا تو اسلام زندہ نہ رہ سکے گا بلکہ اس سوکھے ہوئے درخت کی طرح ہو جائے گا جس کی دوسرے مذاہب پر کوئی قابل ذکر بالا دستی نہیں ہوگی،

(نیز انکوائری رپورٹ ص ۷۷)

آل پاکستان مسلم پارٹیز کنونشن:

۲ جون ۱۹۵۲ء کو ہیوسوفیکل ہال کراچی میں آل پاکستان مسلم پارٹیز کانفرنس منعقد ہوئی جس میں ملک بھر کی مسلمان جماعتوں اوران کے اکابرین نے بھرپور شرکت کی۔ اس کانفرنس میں حکومت سے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے چوہدری ظفر اللہ خان کو وزارت خارجہ سے برطرف کرنے اور قادیانیوں کو تمام کلیدی اسامیوں سے برطرف کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔ (نیز انکوائری رپورٹ ص ۸۰)

تحریک کے آغاز کا پروگرام:

۱۳ جولائی ۱۹۵۲ء کو برکت علی ہال لاہور میں آل پاکستان مسلم پارٹیز کے اجلاس میں مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کا قیام عمل میں لایا گیا جس کے صدر ابوالحسنات محمد احمد قادری منتخب ہوئے اور مجلس عمل میں شامل نو جماعتوں میں سے ہر جماعت سے دو دو نمائندے بطور اراکین لئے گئے جن کی تفصیل یہ ہے۔

جمعیت العلماء پاکستان سے:

۱: مولانا ابوالحسنات سید محمد احمد قادری اور مولانا محمد بخش مسلم بی اے۔

۲: انجمن سجادہ نشینان پنجاب سے صاحبزادہ سید فیض الحسن شاہ صاحب اور مولانا عبدالغفور ہزاروی صاحب۔

۳: انجمن حزب الاحناف سے مولانا غلام دین اور مولانا غلام محمد ترنم صاحبان۔

۴۔ جمعیت علماء پاکستان سے مولانا محمد طفیل اور مولانا عبدالحکیم صاحبان۔

۵۔ جمعیت اہلحدیث سے مولانا محمد داؤد غزنوی مولانا عطاء اللہ حنیف صاحبان

۶۔ ادارۂ تحفظ حقوق شیعہ سے سید مظفر علی شمسی کفایت حسین صاحبان۔

۷۔ جماعت اسلامی سے مولانا نصر اللہ عزیز اور امین احسن اصلاحی صاحبان۔

۸۔ مجلس اہلسنت و جماعت مولانا نور الحسن شاہ بخاری مولانا عبد العلیم صاحبان۔

۹۔ مجلس احرار ماسٹر تاج الدین انصاری اور شیخ حسام الدین صاحبان۔

اخبارات کی نمائندگی کیلئے مولانا مرتضیٰ احمد خان میکش اور مولانا اختر علی خان کے علاوہ علامہ علاء الدین صدیقی کو بھی خصوصی طور پر نامزد کیا گیا۔ (منیر انکوائری رپورٹ ص ۸۱)

اس تحریک ختم نبوت میں پاکستان کے بچے جوان بوڑھے مشائخ علماء ایک سے ایک نے بڑھ کر آگے آنے کی کوشش کی مگر خواجہ ناظم الدین وزیر اعظم صاحب مکمل مرزائیت کی حفاظت وحمایت میں پوری حکومتی مشینری کو استعمال کیا کرتے جس میں سب لوگوں نے اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت ختم نبوت کے مخالفین جن کی حکومت مکمل محافظ تھی اعلیٰ عہدوں سے مرزائیت کو نوازا جا چکا تھا وزارتِ خارجہ مکمل مرزائی ظفر اللہ خان کے حوالے کر دی تھی اس نازک وقت میں بھی مسلمانوں نے قربانیاں پیش کی ہیں اسکی مکمل تفصیل ہم بیان کرنے پر مجبور ہیں کہ پاکستانی مسلمانوں کیساتھ ہر دور میں حکمران دھوکا کرتے رہے اور مرزائیت کو نوازتے رہے ہیں مگر ان ظلم کی چکیوں میں پسنے کے باوجود حوصلہ نہ ہارا اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کے تحفظ کی خاطر سیسہ پلائی دیوار ثابت ہوئے ہیں۔

آل پاکستان مسلم پارٹیز کنونیشن

آل پاکستان مسلم پارٹیز کانفرنس لاہور میں سات سو سے زائد علماء و مشائخ نے بھی شرکت کی اس کانفرنس میں مندرجہ ذیل چار مطالبات کی حمایت کی گئی۔

۱: قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔

۲: چوہدری ظفر اللہ خان کو وزارت خارجہ کے عہدے سے برطرف کیا جائے۔

۳: تمام قادیانیوں کو کلیدی آسامیوں سے ہٹایا جائے۔

۴: ربوہ کی اراضی میں مہاجرین کو آباد کرتے ہوئے اسے کھلا شہر قرار دیا جائے۔

ان قراردادوں کو منظور کیا گیا مطالبات کے سلسلہ میں۔

۱: چونکہ مرزا غلام احمد قادیانی نے اسلام کے بنیادی عقیدہ اور اجتماعی عقیدۂ ختم نبوت کا انکار کر کے دعویٰ نبوت کیا ہے اور اپنے نہ ماننے والوں کو کافر قرار دیا ہے چونکہ مرزائی کسی بڑے مسلمان یا کسی معصوم مسلمان بچے کا جنازہ نہیں پڑھتے چوہدری ظفر اللہ خان نے قائداعظم کا جنازہ نہیں پڑھا ہے۔ مرزائی اس شخص کو جو مرزائیت سے تائب ہو کر مسلمان ہو جائے مرتد قرار دیتے ہیں چونکہ مسلمانوں کے تمام فرقے اس بات پر متفق ہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی اور اسکے ماننے والے کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔

اسلام کا مدار عقیدۂ توحید و ختم نبوت پر ہے اگر کوئی فرقہ توحید باری تعالیٰ اور رسالت و ختم نبوت کا اقرار کرے لیکن صرف صفتِ ختم نبوت میں شک کر کے بروزی نبی بن کر اصل ختم نبوت کا منکر ہو بلکہ تسلسل نبوت کا قائل ہو وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ نقاش پاکستان علامہ اقبال مرحوم نے انگریزی دور اقتدار میں مطالبہ کیا تھا کہ مرزائیوں کو اہلِ اسلام سے غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے، چونکہ مرزا بشیر الدین محمود خلیفہ قادیانی نے وزارتی مشن کی آمد کے زمانے میں اپنی جماعت کو علیحدہ تسلیم کروانے کا مطالبہ کیا تھا۔

اس لیے یہ کنونشن مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے ماننے والوں کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دیتے ہوئے حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ ان کو علیحدہ غیر مسلم اقلیت قرار دیتے ہوئے ان کے حقوق مسلمانوں سے جدا کر کے مسلمانوں کے حقوق محفوظ کرے، یہ قرارداد حزب الاحناف کے مولانا غلام محمد ترنم نے پیش کی تائید کفایت حسین نے کی ہے۔

۲: یہ کنونشن اس حقیقت کو پورے زور سے واضح کر دینا ایمانی، قومی، ملی، ملکی فرض تصور کرتا ہے کہ ختم نبوت یا ردقادیانیت کے مضمون پر کسی فرد یا جماعت کا اظہار کرنا خواہ مسجد میں یا کسی جلسہ عام میں نہ صرف جائز بلکہ اسلام کا اہم ترین فریضہ ہے۔ کسی مسلمان جماعت کو اس حق سے محروم کرنا صریحاً مداخلت فی الدین تصور کرتا ہے اور ہم اسے کسی صورت برداشت کرنے کو تیار نہیں امن عامہ کے پیش نظر حکومت کا فرض ہے کہ دفعہ ۱۴۴ اٹھا کر گرفتار شدگان کو رہا کر کے فضا کے تکدر کو دور کرے ورنہ کسی جماعت یا فرد پر پابندی سمجھی جائے گی یہ قرارداد جمعیت علماء پاکستان مولانا محمد بخش بی اے نے پیش کی اور اس کی تائید مولانا داؤد غزنوی صدر جمعیت اہلِ حدیث نے کی ہے۔

۳: آل مسلم پارٹیز کنونشن پنجاب چوہدری ظفر اللہ خان وزیر خارجہ کی پاکستان کے ساتھ وفاداری کو مشکوک جانتا ہے نیز یقین رکھتا ہے کہ اس نے وزارت خارجہ کے عہدہ کو مرزائیت کے دفتر کھلوانے اور ملازمتوں پر مرزائیوں کو قابض کروانے کا ذریعہ بنایا ہوا ہے اور یہ کہ پاکستان اور ہندوستان کو صرف قادیان کیوجہ سے اکھنڈ بنانے پر مذہبی عقیدہ رکھتے ہیں اور مسئلہ کشمیر کے حل کروانے میں اس کی ناکامی نہ صرف اس کی نااہلیت کی وجہ سے ہے بلکہ برطانیہ سے چوہدری ظفر اللہ خان اور ان کی جماعت کی قدیم مذہبی وفاداری کو اس میں اس لئے پاکستان، اسلامی ممالک اور کشمیر کے مفاد کا تقاضا ہے کہ چوہدری ظفر اللہ خان کو وزارتِ خارجہ سے جلد از جلد علیحدہ کر دیا جائے یہ قرارداد مولانا بہاء الحق نے پیش کی اور اس کی تائید علامہ علاء الدین صدیقی صدر شعبہ اسلامیات پنجاب یونیورسٹی نے کی۔

۴: مرزائی پارٹی کی گذشتہ تاریخ کے پیش نظر قادیان میں دن دہاڑی قتل کرانا مکانات

مخالفین کو اخراج از شہر کی سازش دیوانی فوجداری مقدمات میں جرمانہ جائیداد اور سزائے بے ذنی اور باوجود ان سب باتوں کے پولیس کا گواہ مہیا کرنے سے عاجز رہنا اور قانون کا شَل ہو جانا جس پر اس انگریزی زمانہ کی عدالتوں کے فیصلہ جات گواہ ہیں۔ اس خیال کو تقویت پہنچاتا ہے کہ ربوہ کی آبادی جواب صرف قادیانیوں کی بنائی جارہی ہے جس کے اردگرد کے بارہ مواضعات کی متروکہ اراضی جو مہاجرین کو آلاٹ ہوتی تھی ان سے چھین کر مرزائیوں کے حوالے کی جارہی ہے جس میں دیگر فرقہ کی کوئی آبادی نہیں ہوگی گذشتہ حالات وواقعات کے اعادہ کا باعث بنتی جارہی ہے۔ اس لیے یہ کنونشن حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ تعمیر شدہ عمارتوں کے علاوہ باقی خالی زمین واپس کر کے دیگر فرقوں کو آباد کر کے آنے والے خطرات کا سدِ باب کرے۔ یہ قرارداد مولانا مرتضیٰ احمد خان میکش نے پیش کی اور اس کی تائید قاضی مرید حسن ایم ایل اے نے کی۔

۵: یہ کنونشن قرارداد پیش کرتا ہے کہ تمام مطالبات جو تجاویز کی شکل میں منظور کیے گئے ہیں ان کی تائید میں ۱۸ جولائی ۵۲ء بروز جمعہ یوم مطالبات منایا جائے اور تمام ائمہ مساجد اور علماء واکابر ملت سے استدعا کرتا ہے کہ اس کنونشن کی منظور کردہ قراردادوں کی تائید کر کے اپنے فیصلوں کی اطلاع حکام ضلع اور صوبہ کے وزیر اعلیٰ کو بھیجیں۔

۶: یہ قرارداد مولانا محمد یوسف نے پیش کی اور مولانا عبدالستار خان نیازی نے اس کی تائید کی۔

۷: حکومت کو چاہیے کہ مرزائیوں پر کڑی نگرانی رکھے اور ان کی خطرناک سرگرمیوں کی تحقیقات کیلئے ایک مجلس متعین کرے جس کے ارکان میں غیر سرکاری مسلمان عناصر بھی شامل ہوں نیز جو مرزائی ذمہ دار عہدوں پر فائز ہیں ان کو اپنے منصب کی آڑ میں تبلیغ مرزائیت سے روکنے کا فوری اقدام کرے۔

۸: یہ قرارداد مولانا محمد ذاکر ایم ایل اے نے پیش کی اور علامہ محمد یعقوب نے اس کی تائید کی اس قرارداد میں ملک کی سب سے بڑی جماعت مسلم لیگ کی جنرل کونسل دورۂ صوبہ کی نمائندہ اسمبلی سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ اپنے اپنے قریبی اجلاسوں میں فتنہ مرزائیت کے سدِ باب کے

سلسلہ میں مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیں اور چوہدری ظفر اللہ خان کو وزارتِ خارجہ سے علیحدہ کرنے کی تجویز پیش کر کے سنٹرل مسلم لیگ اور سنٹرل گورنمنٹ کو روانہ کر کے پنجاب کے تمام مسلمانوں کی ترجمانی کے فرائض سرانجام دے۔ (تحریک ختم نبوت ص ۱۸۶ تا ص ۱۸۹)

۱۹۵۳ء تحریک ختم نبوت میں مشائخ علماء عشاقان نبی کی قربانی:

وزیر اعظم ناظم الدین نے وزیر خارجہ بنا کر مرزائیت کو قوت دی لوگ لالچ دنیا کی خاطر مذہب کو چھوڑ کر مرتد ہونے لگے تو مشائخ عظام علمائے کرام نے مجلس و تنظیم بنا کر عشاق مصطفیٰ صلی علیہ وسلم نے رضا کار بھرتی کر کے ہر قسم کی قربانیاں دیں کئی ایک بزرگ نو جوان ہتھیلی پر جان رکھ کر بغیر کسی فکر کے جذبات کی انتہائی پوزیشن میں جا پہنچے تھے۔ یاد رہے کہ کچھ تفصیلات و واقعات کا سلسلہ مختصر کرتے ہوئے عرض ہے کہ تحریک نے جب عروج حاصل کیا تو قتل و غارت تک نوبت جا پہنچی کچھ اسطرح ہوا:

مرکزی قیادت تحریک ختم نبوت گرفتار ہوگئی:

مرکزی قیادت کو حکومت نے گرفتار کر لیا پورے ملک میں بالخصوص کراچی اور لاہور پکڑ دھکڑ شروع ہوگئی ۲۸ فروری کو لاہور میں بھی تحریک ختم نبوت کے اکثر اکابرین کو گرفتار کر لیا گیا مرکزی قیادت میں سے مولانا غزنوی صاحب باقی تھے۔ آئندہ کیلئے لائحہ عمل طے کرنے کیلئے مولانا مودودی کی رہائش گاہ پر ایک مشاورتی اجلاس ہوا جس میں مولانا داؤد، مولانا خلیل احمد قادری، مولانا عبدالستار خان نیازی، مولانا محمد ابراہیم علی چشتی، مولانا محمد اسماعیل، مولانا آمین احسن اصلاحی، اور ثناء اللہ شامل تھے تمام شرکاء اجلاس نے مولانا مودودی سے درخواست کی کہ مولانا سید ابو حسنات قادری کی جگہ قیادت تحریک ختم نبوت کی سربراہی قبول فرمائیں مگر مودودی

صاحب نے انکار کر دیا کہ ابھی عوام الناس میں پوری ہمدردی کے جذبات نہیں ہیں خلیل احمد قادری نے کہا کہ مولانا باہر تشریف لائیں اور عوامی جذبات کا اندازہ لگائیں تاکہ آپ کی غلط فہمی دور ہو جائے عوام کے دل جل رہے ہیں جان ہتھیلی پر رکھے کفن سر پر باندھے میدان عمل میں ہیں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ قیادت کی ضرورت ہے عوامی جذبات اپنے حدود سے آگے جا چکے ہیں مودودی صاحب نے کہا مجھے تحریک سے ہمدردی ہے مگر میں شامل نہیں ہونا چاہتا مولانا سید خلیل احمد قادری نے کہا یہ فیصلہ تو آپ کو ایکشن کمیٹی میں شامل ہونے سے قبل کرنا چاہیے تھا، (تحفظ تحریک ختم نبوت ص ۳۲۳)

مولانا عبدالستار خان نیازی نے کہا اگرچہ تحریک کے چند ساتھی ہیں اگر تحریک کمزور ہونے لگی تو سنبھال نہیں پائیں گے اب وقت ہے سنبھل لیں جب بغیر قیادت کے رضا کار انتہائی احسن کام کر رہے ہیں (مجاہد ملت ص ۱۲۳)

غرض مولانا مودودی آگے آنے کیلئے تیار نہ ہوئے اور پیچھے رہ کر اپنے ڈھب کا کام کرنے کے موقف پر ڈٹے رہے۔

نئی قیادت کا انتخاب کرایا گیا:

بالآخر دور اندیشی سے کام لیتے ہوئے حاضرین نے ایک دوسری تجویز رکھی کہ مرکزی ارکان کی موجودگی میں ایک کمیٹی بنا دی جائے جس کو اختیار دیا جائے کہ وہ مناسب اقدام کرے چنانچہ ایک کمیٹی بنا دی جائے جس کے کنویر سید خلیل احمد قادری اور اراکین میں مولانا عبدالستار خان نیازی، ابراہیم علی چشتی مولانا بہاء الحق قاسمی، مولانا محمد طفیل اور مولانا احمد علی کو ارکان بنایا گیا کمیٹی کے اجلاس میں اسی پر غور ہوا کہ ہمیں کراچی جا کر گرفتاریاں دینی چاہیں یا لاہور میں مولانا عبدالستار نیازی خان صاحب نے رائے دی لاہور سے ۷۵۰ میل کراچی میں

جا کر اپنے آپ کو گرفتاری کیلئے پیش کرنا مناسب نہیں ہے اس سے تحریک کو فائدہ نہیں پہنچے گا پنجاب کی گورنمنٹ مرکزی حکومت کے ماتحت ہے اگر کرنا ہے تو یہاں کی گورنمنٹ کا نظام معطل کرو اس سے مرکز پر خود بخود باؤ پڑے گا انہوں نے یہ تجویز بھی دی کہ پنجاب اسمبلی ہاؤس کا گھیراؤ کر کے ارکان اسمبلی کو مجبور کر کے ان سے قادیانیوں کے متعلق بل پاس کروا دیا جائے مجاہد ملت ص۱۲۲

مولانا غلام الدین کی قیادت:

بہرحال اس کمیٹی نے باغ بیرون دہلی دروازہ میں عظیم الشان جلسہ کا فیصلہ کیا اور یہ بھی طے پایا کہ لاہور شہر میں گرفتاری کیلئے مجلس کی جانب سے پچیس رضا کاروں کا جتھ مولانا غلام دین کی قیادت میں کھلے بازاروں سے ہوتا ہوا چیرنگ کراس کے تھانہ تک جائے اور خود کو پرامن طریقہ سے گرفتاری کیلئے پیش کریں کے چنانچہ طے شدہ پروگرام کے مطابق بعد نماز ظہر باغ بیرون دہلی دروازہ ایک عظیم الشان جلسہ ہوا جس میں مولانا غلام دین نے تقریر کرتے ہوئے مسلمانوں کو اپنی صفوں میں اتحاد اور امن برقرار رکھنے اور تحریک کو پرامن طریقے سے جاری رکھنے کی تلقین کی۔ انہوں نے کہا کہ بدامنی پھیلانے والا اس تحریک کا اسلام کا اور سرکارِ مدینہ کا باغی سمجھا جائے گا ہماری اس مقدس تحریک کی کامیابی کا دارومدار امن برقرار رکھنے پر ہے لوگوں نے ہاتھ کھڑے کر کے پُرامن رہنے اور ہر ممکن قربانی دینے کا اعلان کیا۔

مولانا غلام دین کی قیادت میں پچیس رضا کاروں کی چیرنگ کراس کی جانب روانگی ہوئی تقریباً ایک لاکھ انسانوں کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر تھا جو دہلی دروازے سے روانہ ہوا اور چیرنگ کراس پر جا کر رک گیا جلوس کا نظم وضبط حیرت انگیز تھا جذبات پر قائدین کا مکمل کنٹرول تھا اس پرامن جلوس نے مخالفین کو دم بخود کر دیا اور حکومت پریشان ہوگئی یہ کون سی طاقت ہے جو انسانوں کے اس متحرک سمندر کو سنبھالے ہوئے ہے میدان میں جس قدر لوگ سما سکتے تھے

صفیں باندھ کر کھڑے ہو گئے۔ مولانا غلام دین نے نماز پڑھائی اور خود کو موقع کی مناسبت سے گرفتاری کیلئے پیش کر دیا (ایضاً ص ۳۲۴) مولانا غلام دین کو گرفتار کر کے سنٹرل جیل پہنچا دیا گیا اور رضا کاروں کو پولیس نے ٹرکوں میں بٹھا کر جیل میں بند کرنے کی بجائے چھانگا مانگا اور لاہور کے دور دراز علاقوں میں چھوڑتے ہوئے کہا کہ لاہور کے بجائے اور جدھر جانا چاہتے ہو چلے جاؤ اب تم آزاد ہو۔ (ایضاً ص ۳۲۵) یہ پہلا دستہ تھا اب اس کے بعد یکے بعد دیگرے کسی معروف عالم دین کی قیادت میں گرفتاریاں پیش کرنے کیلئے دستے روانہ ہوئے۔

مولانا عبدالستار خان نیازی کی قیادت:

اب تحریک کی عملی قیادت مولانا عبدالستار خان نیازی کے پاس آ گئی انہوں نے ۳ مارچ ۵۳ء کو مسجد وزیر خان میں تحریک کا مرکزی دفتر قائم کیا سید ابوالحسنات قادری کے صاحبزادے مولانا سید خلیل احمد قادری اور مولانا بہاوالحق قاسمی ان کے دست راست تھے۔ لاہور میں روزانہ جلسے ہوتے ایک باغ بیرون دہلی دروازہ کے اور دوسرا مسجد وزیر خان میں، دونوں جلسوں میں دیگر رہنماؤں کے علاوہ مولانا عبدالستار خان نیازی مقرر ہوتے۔ مسجد وزیر خان کا دروازہ لوہے کا تھا رات کو مولانا عبدالستار خان نیازی کے کارکن اس میں کرنٹ چھوڑ دیتے تھے تاکہ کوئی اندر داخل نہ ہو سکے پہرے کیلئے باری باری لوگوں کی ڈیوٹیاں لگتی تھیں مولانا نیازی مسجد کے اندر جا کر بھیس بدل لیتے تھے مسجد کے مینار کے اندر اوپر جا کر ایک بڑی عجیب مگر کشادہ جگہ بنی ہوئی تھی وہاں مولانا نیازی کا بستر تھا مسجد کے راستوں پر تحریکی رضا کار آنے والے پر نظر رکھتے تھے اور صرف تحریک کے لوگوں ہی کو اندر آنے دیتے تھے مولانا محمد ابراہیم علی چشتی نیازی صاحب کے پاس پیغامات بھیجا کرتے تھے۔

تین جھتے:

۴ مارچ ۱۹۵۳ء کو ایک ایک سو رضا کاروں کے تین جھتے مسجد وزیر خان میں ترتیب دیئے گئے ان میں سے ایک کو ضلع کچہری دوسرے کو سول سیکرٹریٹ اور تیسرے کو گورنر ہاؤس کی طرف روانہ کیا گیا۔ جھتے کی صورت یہ تھی کہ پچھتر آدمی اس کے اندر تھے اور پچیس افراد نے اس کے گرد گھیرا ڈالا ہوا تھا تا کہ کوئی آدمی اندر آ کر تخریبی کاروائی نہ کر سکے۔ انہیں ہدایت کی گئی کہ پرامن رہیں اور پولیس سے متصادم نہ ہوں اگر پولیس راستہ میں حائل ہو تو راستہ بدل لیں ان کیلئے مثبت نعرے تیار کیے گئے تھے اور انہیں یہ ہدایت دی گئی تھی کہ آپ لوگوں کو لا الہٰ الا اللہ محمد رسول اللہ کا ورد کرتے جانا ہے اگر لاٹھی چارج کیا جائے تو لاٹھیاں کھاؤ مگر بڑھتے جاؤ گولی چلے تو منتشر ہو کر گلیوں کے اندر چلے جاؤ اور اگلے چوک میں پھر جمع ہو جاؤ ضلع کچہری جانے والا جتھہ بخیر و عافیت وہاں پہنچ گیا سول سیکرٹریٹ والا جتھہ بھی کچھ گرفتاریوں کے بعد اپنی منزل تک پہنچ گیا اور اس نے وہاں کام بند کروا دیا گورنر ہاؤس جانے والا جتھہ جب چوک والگراں پہنچا تو پولیس نے لاٹھی چارج کر دیا اس جھتے کی قیادت سید خلیل احمد قادری کر رہے تھے۔

فردوس شاہ کا قتل:

جھتے میں شامل ایک نوجوان نے گلے میں حمائل شریف لٹکا رکھی تھی فردوس علی شاہ ڈی ایس پی نے لاٹھی چارج کر دیا اسے ایسی بڑی ٹھوکر ماری کہ حمائل شریف دور جا گری۔ نوجوان تڑپ کر حمائل شریف اٹھانے گیا تو پولیس نے پورے زور سے ڈنڈے برسائے اس پر لوگ مشتعل ہو گئے۔

اسی دن شام کو مولانا نیازی حسب معمول مسجد وزیر خاں میں رضا کاروں کو ہدایت دے رہے تھے کہ ایک شخص نے حجرے کے اندر جھانک کر مولانا کی طرف دیکھا اور آگے بڑھ گیا

مولانا نیازی نے رضا کاروں سے کہا یہ مشکوک آدمی ہے اسے پکڑ و مولانا کی یہ بات سن کر بھاگ کھڑا ہوا مگر رضا کاروں نے اسے پکڑ لیا اور خوب مارا اس واقعہ کے فوراً بعد فردوس علی شاہ ڈی ایس پی اور تھانے دار مظفر خاں پولیس کی جمعیت کے ساتھ مولانا کو پکڑنے کیلئے مسجد کیطرف بڑھے لوگوں نے فردوس شاہ کو پہچان کر چھروں سے پھاڑ ڈالا ساتھی پولیس والوں سے رائفلیں چھین لیں اور مسجد میں داخل ہو کر گیٹ بند کر لیے۔ (محمد صادق قصوری ص ۱۲۶)

کرفیو اور تشدد

فردوس شاہ کے قتل کے بعد لاہور میں کرفیو لگا دیا گیا پولیس نے مجاہدین ختم نبوت پر بے تحاشا تشدد کیا اور بے حد فائرنگ کی قادیانی بھی فوج اور پولیس کی وردی میں باہر سے آ کر فائرنگ میں شریک ہو گئے اس موقع پر مسلمان کارکنوں نے بے پناہ قربانیاں دیں دہلی دروازے کے باہر چار نوجوانوں کی ڈیوٹی تھی پولیس نے ایک ایک کر کے چاروں کو گولی کا نشانہ بنایا ایک جلوس مال روڈ سے آ رہا تھا اس کے نعرے صرف لا الٰہ الا اللہ نعرہ تکبیر اور نعرہ رسالت تھے۔ اس پر فائر کھول دیا گیا لیکن نوجوان سینہ کھول کھول کر سامنے آتے رہے اور جام شہادت نوش کرتے رہے۔

ہڑتال:

۵ مارچ کو زبردست ہڑتال ہوئی ایشیا میں تاریخ کا یہ پہلا اور انوکھا واقعہ تھا کہ عوام کے مطالبات اور احتجاج میں کسی ملک کا صوبائی سیکرٹریٹ بند ہو گیا اور اس کے چھوٹے بڑے تمام ملازمین بھی تحریک میں شریک ہو گئے ہوں اس بات کا اعتراف میاں انور علی آئی جی پولیس نے بھی اپنی شہادت میں کیا ہے (اللہ وسایا تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء)

حکومت کی شرارت:

۶ مارچ ۱۹۵۳ء کو حکومت نے شرارت کر کے ایک پوسٹر نکالا کہ آج مولانا عبدالستار خان نیازی نماز جمعہ بادشاہی مسجد میں پڑھائیں گے ان کا مقصد مجاہدین کی قوت کو تقسیم کرنا تھا مولانا نیازی نے اپنے ایک سرفروش کارکن بشیر احمد مجاہد سے کہا کہ اس پوسٹر کی تردید کریں اس نے ایک ٹیکسی پر لاؤڈ سپیکر لگا کر تمام شہر میں اس پوسٹر کی تردید کر دی اور اعلان کر دیا کہ جمعہ کی نماز حسب سابق مسجد وزیر خاں میں ادا کی جائے گی۔

گورنر پنجاب کی طرف سے وفد کی آمد:

اسی روز جمعہ سے قبل خلیفہ شجاع الدین سپیکر پنجاب اسمبلی بیگم سلمیٰ تصدق حسین احمد سید کرمانی اور بعض دوسرے اکابر ایک وفد کی صورت میں مسجد وزیر خاں آئے اور مولانا عبدلستار خاں سید خلیل احمد قادری مولانا بہاؤالحق قاسمی سے مذاکرات کیئے۔ وہ گورنر پنجاب آئی آئی چندریگر کا پیغام لائے تھے کہ صوبائی حکومت تحریک کے مطالبات سے اتفاق کرتی ہے اور اس سلسلے میں ایک وزیر اور ایک اعلیٰ افسر مرکزی حکومت سے بات چیت کرنے کیلیئے تیار ہے مولانا نیازی سید خلیل احمد قادری ان کے ساتھیوں نے کہا کہ ہماری صلح اور بات چیت اسی صورت میں ہو سکتی ہے کہ:

۱۔ ہمارے گرفتار شدہ آدمیوں کو رہا کر دیا جائے۔

۲۔ قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے کا مطالبہ تسلیم کیا جائے۔

۳۔ مرکزی حکومت کو قائل کرنے کیلیئے ایک آدمی ہمارا اور ایک حکومت پنجاب کا مرکزی حکومت کے ساتھ مذاکرات کرے

۴۔ ہماری تحریک پر امن رہے گی لیکن آپ کو بھی ہماری تحریک ختم کرنے کی کوشش بند کرنا ہوگی۔

اس وقت لوگوں میں اتنا مذہبی جوش تھا بیگم سلمیٰ تصدق حسین کو باہر نکالنے کیلیئے برقعہ منگوا

کر اسے پہنچایا گیا کہ مذہبی لوگ بے پردگی کے باعث ان پر حملہ کر دیں گے۔

مارشل لاء کا نفاذ:

اس وفد کے جانے کے بعد عین جمعہ کی نماز کے وقت ایک بجے لاہور میں مارشل لاء لگا دیا گیا مارشل لاء کے اعلان سے ایک بار تو سناٹا چھا گیا مگر مولانا عبدالستار خاں نیازی مولانا خلیل احمد بہاء الحق قاسمی کی جرأت مندانہ اور ولولہ انگریز تقریروں سے یہ سناٹا بھی جرأت اور حوصلہ مندی کے جذبات میں گم ہو گیا۔

مولانا عبدالستار خان نیازی نے لوگوں سے کہا کہ اللہ تعالیٰ ناموس رسالت کا خود محافظ ہے تمہیں تو جانثاری اور وفاداری کے اظہار کا موقع ملا ہے تمہارا محتاج تو نہیں اللہ تعالیٰ اپنی شان کا خود محافظ ہے۔

۷ مارچ کو مارشل لاء دفعہ ۱۴۴ اور رات کے کرفیو کے باوجود گرفتاریاں دینے کیلئے مسجد وزیر خان سے چار چار افراد کی ٹولیاں روانہ ہوگئیں ۸ مارچ کو بھی ایسا ہی کیا گیا ۹ مارچ کو پنجاب اسمبلی کا اجلاس شروع ہونا تھا مولانا پنجاب اسمبلی کے رکن تھے لہٰذا اس کی تیاری میں لگ گئے کیونکہ اب لوگوں کی رائے یہ تھی کہ آپ اسمبلی پر خود جا کر ختم نبوت ریولیوشن پیش کریں۔

۸ مارچ کو فوج نے مسجد کو پوری طرح محاصرہ میں لے لیا مگر اس کے باوجود مسجد میں جلسے ہو رہے تھے مسجد میں رضا کاروں کے ٹھٹھ موجود تھے مقرر آئے اور تقریر کے بعد خفیہ دروازے سے چلے جاتے پولیس اور فوج کیلئے یہ صورتحال تشویشناک تھی اور جلد سے جلد مسجد پر قبضہ کرنے کی کوشش کر رہی تھی بالآخر فوج نے خفیہ دروازے کا پتہ چلا کر اس پر بھی پہرہ بٹھا دیا ۹ مارچ کو مسجد میں موجود قائدین نے خود مسجد کے دروازے کھول کر گرفتاری دینے کا فیصلہ کر لیا رضا کار پانچ پانچ کی ٹولیوں میں مسجد سے نکل کر خود کو

گرفتاری کیلئے پیش کرتے رہے رضا کار گرفتار ہو چکے تو انہیں جیل میں پہنچا دیا گیا اور مولانا خلیل احمد قادری بہاوالحق قاسمی کو گرفتاری کے بعد پولیس شاہی قلعہ لے گئی۔

مولانا نیازی کا پروگرام:

مولانا عبدالستار خان نیازی بروقت مسجد سے باہر جا چکے تھے اس لیے گرفتاری سے بچ گئے دراصل مولانا کا پروگرام یہ تھا کہ گرفتاری دینے کے بجائے پنجاب اسمبلی میں جائیں اور وہاں ختم نبوت کے سلسلے میں ارکان اسمبلی کو قائل کرنے کی کوشش کریں مگر ہوا یہ کہ مولانا کے خلاف مقدمہ درج کر لیا گیا اور اس کے ساتھ ہی اسمبلی کا اجلاس ۱۶ مارچ تک کیلئے ملتوی کر دیا گیا اب سوال یہ تھا کہ گرفتاری سے بچنے کیلئے مولانا ایک ہفتہ کسطرح اور کہاں گزاریں میر یعقوب نامی ایک شخص اندرون موچی دروازہ چنیاں والی مسجد کے قریب رہتے تھے انہوں نے کہا کہ ہمارا مکان ایک قلعہ ہے آپ یہاں آ جائیں یہیں سے ہم آپ کو پنجاب اسمبلی پہنچانے کا انتظام کر لیں گے ۱۳ مارچ تک مولانا نیازی اس مکان میں رہے اس روز خبر ملی کہ اسمبلی کا اجلاس مزید ایک ہفتہ تک ملتوی کر دیا گیا اب یہ اجلاس ۲۲ مارچ کو ہوگا۔

اب فیصلہ ہوا کہ مولانا کو کسی طرح لاہور سے باہر نکالا جائے اور باہر سے لاہور آنے والی بس میں بٹھا دیا جائے اس زمانے میں قصور وغیرہ سے آنے والی بسیں شارع فاطمہ جناح اور چیرنگ کراس سے ہو کر اسمبلی ہاوس کے سامنے سے گزرا کرتی تھی پروگرام بنایا گیا کہ اسمبلی ہاؤس کے سامنے اتر کر دوڑ کر اندر چلے جائیں گے پھر پولیس انہیں اسمبلی کے اندر سے گرفتار نہیں کر سکتی اس طرح وہ اپنی اسمبلی میں اپنا موقف پیش کر سکیں گے۔

چنانچہ اس مقصد کیلئے ایک ریہڑے کا انتظام کیا گیا مولانا نے اس پر سوار ہونے سے قبل دیہاتیوں کی طرح چادر باندھ لی۔ پاؤں میں چپل تھی اور سر پر کھنڈوا سا باندھ لیا ریہڑا بانساں والے بازار کی طرف سے نکلا پھر میو ہسپتال کے آوٹ دیوار کی جانب سے گزر کر جا نکلا۔ اور

وہاں سے کچے راستے سے ہوتے ہوئے چوہنگ نواحی گاؤں شاہ پور جا پہنچا ریہڑے کے ساتھ نمبردار عبدالرحمٰن کے علاوہ چار مسلح سائیکل سوار تھے انہیں ہدایت تھی اگر کوئی مولانا نیازی کی طرف آئے تو بے دریغ فائر کھول دیں۔ مولانا وہاں سے بس میں سوار ہو کر اوکاڑہ میں اپنے دوست چوہدری محبوب عالم کے پاس پہنچے رو کنے کے بعد راتوں رات پاک پتن اور وہاں سے ۲۲ مارچ کو قصور پہنچے اور شیخ فضل دین گلی بہتیاں کے مکان پر ٹھہرے۔

مولانا نیازی کی گرفتاری:

مولانا کا پروگرام یہ تھا کہ ۲۳ مارچ کی صبح قصور سے بس میں بیٹھ کر اسمبلی ہال پہنچ جائیں گے مگر شیخ فضل دین کے لڑکے محمد اسلم نے مخبری کر دی۔ آپ فجر کی نماز کیلئے اٹھے تو پولیس پہنچ گئی اور مولانا کو گرفتار کر کے شاہی قلعہ لے گئی۔ وہاں آپ کو دس نمبر کوٹھڑی میں رکھا گیا ۲۳ مارچ سے ۱۹ اپریل تک اسی سیل میں پولیس والے آپ کا بیان ریکارڈ کرتے رہے دوراتیں آپ کو مسلسل جگائے رکھا مولانا نوافل پڑھتے ہوئے مسجد میں جاتے تو پولیس والے انہیں بلانا شروع کر دیتے ان کا خیال تھا کہ شاید مولانا سجدے میں جا کر سو جاتے ہیں شاہی قلعہ سے مولانا کو سنٹرل جیل لاہور میں منتقل کر دیا گیا ۱۶ اپریل ۱۹۵۳ء کو آپ کے خلاف فوجی عدالت میں ڈی ایس پی فردوس شاہ کا قتل اور بغاوت کا کیس چلا۔ استغاثہ نے خون آلود مٹی اٹھا کر عدالت میں پیش کی جس پر پولیس کے بقول فردوس شاہ کا خون جذب تھا مولانا اپنی صفائی میں کہا کہ قتل مسجد وزیر خاں کے باہر ہوا جہاں سیمنٹ کا فرش ہے اس لیے مٹی کا ثبوت جعلی ہے استغاثہ اور صفائی دونوں جانب سے متعدد گواہ پیش ہوئے یہ ساری کاروائی دس دن بعد ۲۵ اپریل کو مکمل ہو گئی۔

سزائے موت:

مقدمہ قتل سے زیادہ خطرناک کسی بغاوت کا تھا تحریک تحفظ ختم نبوت کے دنوں میں

مولانا نیازی نے جو تقاریر کی تھیں انہیں باغیانہ قرار دیتے ہوئے حکومت نے مقدمہ بغاوت کا کھڑا کیا اس مقدمہ میں قابل اعتراض تقاریر پیش کی گئیں مگر ان میں کہیں بھی ایسا مواد موجود نہ تھا جسکی بنا پر بغاوت کا الزام ثابت ہو سکتا مگر اس کے باوجود اس کیس میں مولانا کو سزائے موت سنائی گئی۔

انہی دنوں مولانا سید خلیل احمد قادری خطیب مسجد وزیر خاں اور مولانا مودودی کے خلاف بھی بغاوت کا مقدمہ چلا اور مولانا نیازی کے علاوہ ان دونوں کو بھی سزائے موت سنائی گئی مولانا مودودی نے اگرچہ اس میں حصہ نہیں لیا تھا تاہم انہوں نے قادیانی مسئلہ نامی کتابچہ لکھا تھا جس میں انہوں نے اس مسئلہ پر روشنی ڈالی تھی کہ ہم قادیانیوں کو غیر مسلم کیوں سمجھتے ہیں اور کیوں انہیں اقلیت قرار دینے کا مطالبہ کرتے ہیں اور ان پر امن وامان تباہ کرنے اور بغاوت کا الزام تھا۔

مولانا عبدالستار خان نیازی کو سزائے موت دی گئی تو ان کی زبان سے نکلا ''بس یہی کچھ ندالائے ہو اگر میرے پاس ایک لاکھ جانیں ہوتی تو میں ان سب کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر قربان کر دیتا'' سپیشل ملٹری کورٹ کے افسر نے اس پروانے پر دستخط کرنے کو کہا تو آپ نے فرمایا ''میں جب پھانسی کے پھندے کو چوموں گا اس وقت اس پر دستخط کروں گا'' افسر نے ذرا سختی سے دستخط کرنے کو کہا تو آپ نے فرمایا، میں تمہیں بتا چکا ہوں کہ جس وقت پھانسی کے پھندے کو بوسہ دوں گا اسی وقت دستخط کروں گا میں جیل میں ہوں اور آپ کے جنگل میں ہوں مجھے لے جاؤ اور پھانسی دے دو''

اس پر متعلقہ افسر نے ذرا الجاجت سے کہا کہ مسٹر نیازی! ہمارے افسر ہم سے پوچھیں گے کہ تم نے موت کے وارنٹ کا نوٹس دے دیا ہے یا نہیں تو میں کیا جواب دوں گا۔ اس پر مولانا نے فرمایا کہ اگر آپ کو اپنے افسران ہی کا خوف ہے تو میں آپ کی خاطر اس پر دستخط کیے دیتا ہوں چنانچہ مولانا نیازی نے بڑے اطمینان سے اس پر دستخط کر دیئے اور ۷ مئی ۱۹۵۳ء کی تاریخ بھی درج کر دی۔

قیدی کالباس تنگ نکلا:

بہر حال آپ کو موت کی کوٹھڑی میں لے جانے کیلئے آپ کو پھانسی کے قیدی کا لباس پہننے کو دیا گیا لیکن وہ تنگ نکلا جیل سٹاف کے ایک آدمی نے کہا نیازی صاحب یہاں آ کر تو بڑے بڑے پہلوان سکڑ جاتے ہیں اور آپ ہیں کہ پھیل رہے ہیں کوئی کرتہ آپ کو فٹ نہیں آتا مولانا نے کہا ہم نے موت خود خریدی ہے اس لیے کوئی کرتہ فٹ نہیں آتا۔ چلو پاجامہ ہی لاؤ، پاجامہ منگوایا گیا تو اس میں آزار بند نہیں تھا مولانا کے پوچھنے پر بتایا گیا کہ یہ اس لیے ہے کہ آپ کہیں آزار بند سے خودکشی نہ کر لیں مولانا نے فرمایا تم احمق لوگ ہو جسے شہادت کی موت مل رہی ہے وہ بھلا خودکشی کیوں کرے گا؟ مولانا نے پاجامہ نہ پہنا بلکہ چادر باندھ لی۔

پھانسی کی کوٹھڑی میں:

۷ مئی سے ۱۴ مئی ۱۹۵۳ء تک آپ پھانسی کی کوٹھڑی میں رہے آپ کا زیادہ تر وقت نماز میں گزرتا تھا جیل میں خود آذان دیتے اور نماز پڑھتے قرآن وحدیث کے علاوہ مکتوبات آپ کے زیر مطالعہ رہتے تھے۔

سزائے موت میں تبدیلی اور رہائی:

۱۴ مئی ۱۹۵۳ء کو سزائے موت عمر قید میں بدل گئی اور آپ ۱۵ مئی کو سات دن اور آٹھ راتیں پھانسی کی کوٹھڑی میں گزارنے کے بعد سنٹرل جیل لاہور کے کوداوارڈ میں منتقل ہو گئے سزائے موت کے خلاف آپ نے اپیل نہ کی جسٹس محمد شریف نے ازخود کیس کو دیکھتے ہوئے سزا کم کر دی اور تین سال کر دی مولانا نے اس سزا کے خلاف ہائی کورٹ میں رٹ دائر کی اور موقف اختیار کیا کہ جس قانون کے تحت انہیں سزا دی گئی وہ قانون قانون ہی نہیں ہے کیونکہ یہ

قانون پاس کرنے سے قبل قانون ساز اسمبلی توڑ دی گئی تھی اور اس پر گورنر جنرل کی منظوری بھی حاصل نہیں ہو سکی تھی یوں آپ کو مئی ۱۹۵۵ء میں باعزت بری کر دیا گیا۔ رہائی کے بعد ایک صحافی نے آپ سے آپ کی عمر پوچھی تو فرمایا میری عمر وہ سات دن اور آٹھ راتیں ہے جو میں نے ناموس مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے تحفظ کی خاطر پھانسی کی کوٹھڑی میں گزار دی ہیں کیونکہ یہی میری زندگی ہے اور باقی سب شرمندگی مجھے اپنی اس زندگی پر ناز ہے (تحریک تحفظ ختم نبوت ص ۳۰۲)

مولانا سید خلیل احمد قادری اور مولانا مودودی کا کیس بھی اس نوعیت کا تھا ان کی سزائے موت بھی پہلے عمر قید میں بدلی اور پھر انہیں بھی باعزت بری کر دیا گیا۔

تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء برصغیر کی تاریخ میں سب سے زیادہ خونی تحریک تھی۔ اس میں دس ہزار سے زیادہ جانثار ختم نبوت نے جام شہادت نوش کیا اور ایک لاکھ سے زائد کارکنوں نے گرفتاری پیش کی۔

حاصل کلام کچھ اسطرح ہے:

حضرت مولانا عبدالستار خان نیازی رحمۃ اللہ علیہ صاحب کا عظیم کارنامہ ہے کہ تختہ دار پر آنا پھر عمر قید اور ان مشکلات کو محض اس لئے برداشت کرنا کہ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راضی ہوں آپ کی محنتی کارنامہ برائے ختم نبوت ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر جب پھانسی کا حکم ملا تو ان ہی ایام کو آپ اپنی زندگی قرار دیتے ہیں فرمایا! اصل زندگی کے ایام تو یہی ہیں اور تھے پہلی تاریخ کا مطالعہ کیا تو تاجدار گولڑہ پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی اور قبلہ سید جماعت علی شاہ صاحب کے مسلسل کردار حسینہ کو اپنے تو اپنے بیگانے بھی مانتے ہیں اور مشائخ عظام اور علماء کرام اور عشاقانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی جو تحریک ختم نبوت ۱۹۰۰ء اور ۱۹۵۳ء میں کمال قربانیاں ہیں ملاحظہ ہوں قطب زمان جان تحریک ختم نبوت پیر سید مہر علی شاہ صاحب گولڑوی فاضل جلیل حضرت علامہ مولانا محمد کرم دین دبیر صاحب سیالوی چکوالوی، پیر طریقت قطب زماں سید جماعت علی شاہ صاحب علی پوری، پیر زماں حضرت علامہ پیر شیر محمد صاحب شرقپوری صاحب کمال فاضل اجل علامہ غلام دستگیر قصوری صاحب

اعلیٰ حضرت مولانا الشاہ احمد رضا خان صاحب حسام الحرمین میں کمال حاصل ہے۔

فاضل جلیل مولانا علامہ سید برکات احمد صاحب۔

حضرت مولانا سید ابوالحنان قادری صاحب

حضرت مولانا سید الحامد بدایونی صاحب

صابزادہ پیر سید فیض الحسن شاہ صاحب

مولانا عبدالستار خان نیازی صاحب۔

جید علماء کرام اور مشائخ عظام، اور عاشقانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر قسم کی قربانیاں پیش کیں اور مرزا غلام احمد قادیانی کے مقابلہ میں مجاہدانہ کردار ادا فرمائے ہیں مال جان کی

قربانیوں سے گریز نہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے کامیابی عطاء فرمائی ہے۔

مقدمات عدالت میں علماء مشائخ کی کامیابی:

۱: ۱۹ اگست ۱۹۰۳ء رائے چندوالا مجسٹریٹ درجہ اول گورداس پور کی عدالت میں اہلسنت و جماعت کی طرف سے قائم کردہ مقدمہ میں مرزا غلام احمد قادیانی کو اعتراف کرنا پڑا کہ سیف چشتیائی پر سرقہ مضامین کا جو الزام اس نے اپنی کتاب نزول مسیح میں حضرت پیر سید مہر علی شاہ گولڑوی پر لگایا گیا وہ غلط ہے اور اب وہ اس الزام کو واپس لیتا ہے۔

۲: ۱۶ نومبر کو حکیم نورالدین بھیروی نے مولانا کرم دین دبیر سیالوی ایڈیٹر ہفت روزہ سراج الاخبار جہلم کے خلاف مقدمہ دائر کیا جس میں مولانا کرم الدین دبیر سیالوی با عزت بری ہوئے۔

۳: ۲۹ جون ۱۹۰۳ء کو بھی حکیم نورالدین نے مولانا کرم الدین دبیر سیالوی کے خلاف گورداسپور میں مقدمہ دائر کیا جس کا فیصلہ مولانا کرم الدین زبیر سیالوی کے حق میں ہوا ان مقدمات میں مرزا غلام احمد قادیانی خود پیش ہوتا تھا۔

۴: قادیانی اخبار الحکم کے ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب نے مولانا کرم الدین دبیر سیالوی اور مولانا فقیر محمد جہلم بانی ہفت روزہ سراج الاخبار جہلم کے خلاف مقدمہ دائر کیا جس میں مؤخر الذکر دونوں حضرات سُرخرو ہوئے۔

۵: ۱۷ جنوری ۱۹۰۳ء کو مولانا کرم الدین دبیر سیالوی نے جہلم میں کتاب مواہب الرحمٰن کی تقسیم پر مرزا غلام احمد قادیانی اور حکیم فضل الدین پر مجسٹریٹ جہلم کی عدالت میں مقدمہ دائر کیا یہ مقدمہ دو سال تک چلتا رہا بالآخر مولانا کرم الدین دبیر سیالوی کو کامیابی ہوئی اور عدالت نے مرزا غلام احمد قادیانی کو پانچ سو روپے اور حکیم فضل الدین کو دو سو روپے جرمانہ کا حکم سنایا اور عدم ادائیگی کی صورت میں بالترتیب مزید چھ

اور پانچ ماہ کی قید سزا سنائی۔

۶: مرزائیوں نے دوالمیال کی مسجد میں علیحدہ جمعہ قائم کرنے کیلئے عدالت میں مقدمہ دائر کیا مسلمانوں کی طرف سے اس مقدمہ کی پیروی مولانا سید لال شاہ دوا کالوی نے کی ۹ فروری ۱۹۰۷ء کو اسسٹنٹ کمشنر پنڈ دادنخان نے اس مقدمہ کا فیصلہ سید لال شاہ کے حق میں دیا۔

۷: مولانا نواب الدین شکوہی مدراسی نے قادیانیوں سے تنسیخ نکاح کا سب سے پہلا مقدمہ جیتا کہ اہلسنت و جماعت اور مرزائیوں کا آپس میں نکاح نہیں ہوسکتا ہے۔

۸: ۵ نومبر ۱۹۲۶ء کو عدالت منصفی احمد پور شرقیہ نے ایک قادیانی کے خلاف سنی مدعی کے حق میں فیصلہ دیا کہ مدعا علیہ مرزائی ہونے کی وجہ سے مرتد ہو چکا ہے اس لئے مرتد کا نکاح سنی عورت سے باقی نہیں رہا۔

۹: ۷ فروری ۱۹۳۵ء کو ڈسٹرکٹ جج بہاولپور نے سُنّی مدعیہ کے حق میں فیصلہ دیتے ہوئے قرار دیا کہ مدعیٰ علیہ قادیانی ہونے کی وجہ سے مرتد ہو چکا ہے لہٰذا یہ نکاح نہیں رہا ہے۔

۱۰: ۲۵ مارچ ۱۹۵۴ء کو سینئر سول جج راولپنڈی میاں محمد سلیم کی عدالت میں قادیانی خاتون مسماۃ امۃ الکریم نے اپنے سابق مسلمان شوہر لیفٹیننٹ نذیر الدین ملک کے خلاف حق مہر کی وصولی کیلئے مقدمہ دائر کیا فاضل جج نے فیصلہ دیتے ہوئے لکھا کہ قادیانیوں کو اہلِ کتاب تصور نہیں کیا جا سکتا مدعا علیہ کے ساتھ شادی کے وقت مدعیہ مسماۃ امۃ الکریم قادیانی ہونے کے سبب غیر مسلم تھی لہٰذا مہر قانوناً ناقابلِ بازیابی ہے (تحریک ختم نبوت ص ۳۴۰)

۱۱: ۱۳ جولائی ۱۹۷۰ء کو جیمس آباد کی فیملی کورٹ کے جج محمد رفیق گوریجہ نے مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیتے ہوئے ایک مسلمان عورت سے قادیانی کا نکاح منع کر دیا۔ (تحفظ

تحریک ختم نبوت ص ۳۴۱)

۱۲: ۲۸ فروری ۱۹۷۲ء کو سول جج محمد نسیم نے مولوی عبدالرشید کی درخواست پر فیصلہ سناتے ہوئے محلّہ قادیان کے قادیانیوں کو مسجد تعمیر کرنے اذان دینے اور وہاں تبلیغی مرکز قائم کرنے کی ممانعت کردی (تحریک تحفظ ختم نبوت ص ۳۴۰)

۱۳: ۱۶ دسمبر ۱۹۷۲ء کو بہاول پور ڈویژنل کمشنر ملک احمد خان نے نمبرداری کے ایک مقدمہ کا فیصلہ سناتے ہوئے قرار دیا کہ کسی قادیانی کو مسلمان تپید داروں کی نمبرداری نہیں سونپی جا سکتی (تحفظ تحریک ختم نبوت)

خلاصۃ الکلام یہ ہے:

ان تیرہ مقدمات میں پاکستان حکومت کے جج حضرات کا غیرت مندانہ فیصلہ بتاتا ہے کہ بعد از شریعت پاکستان کے قانون میں جج صاحبان مضبوط مسلمان ہوں تو قانوناً مرزائی غیر مسلم اقلیت ہی ہیں، بعد میں تحریکیں چلا کر باقاعدہ قانون بنانے کی ضرورت ہماری حکومتوں کی اخلاقی مذہبی بہت بڑی کمزوری تھی ورنہ مرزائی قانون میں غیر مسلم اقلیت ہی تھے اور ہیں اور غیر مسلم اقلیت ہی رہیں گے۔

اہلسنت و جماعت اور مرزائی مناظرے:

۱: پیر طریقت صوفی باصفا میاں شیر محمد صاحب شرق پور شریف نے مرزائی برادری کے مرزا غلام احمد قادیانی کو دعوت مناظرہ دی شاہی مسجد لاہور میں آپ سات دن وہاں تشریف فرما رہے لیکن مرزا آپ کے مقابلہ میں نہ آیا۔

۲: جولائی ۱۹۰۰ء کو مرزا غلام احمد قادیانی نے ایک اشتہار کے ذریعے چھیاسی علماء و مشائخ کو عربی میں تفسیر لکھنے پر مناظرہ کی دعوت دی جس پر پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی اور سید

جماعت علی شاہ صاحب کا نام بھی شامل تھا آپ نے دعوت کو قبول فرمایا اور ۲۵ اگست ۱۹۰۰ء کو لاہور کی بادشاہی مسجد میں مناظرہ ہونا قرار پایا مقررہ تاریخ کو حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب اور سید جماعت علی شاہ میاں شیر محمد شرقپوری صاحب دیگر علماء کرام اور مشائخ عظام بادشاہی مسجد میں تشریف فرما ہوئے مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے حواریوں نے راہ فرار اختیار کیا۔ بعد میں مناظرہ دیکھنے والے ہزاروں کے اجتماع میں پیر جماعت علی شاہ صاحب علی پوری مولانا محمد حسن فیضی مولانا تاج دین جوہر وغیرہ نے خطاب کیا۔ اس موقعہ پر اٹھاون علماء و اٹھائیس مشائخ کی طرف سے مناظرہ میں مرزا کا فرار اور اہلسنت و جماعت کی فتح کا اشتہار بھی شائع ہوا۔

۳: ۱۵ جولائی ۱۹۰۸ء کو مفتی غلام مرتضٰی کافی کے مقابلہ میں ضلع شاہ پور میں حکیم نور الدین قادیانی لاجواب ہوا۔

۴: ۱۸۔۱۹ اکتوبر ۱۹۲۴ء کو مفتی غلام مرتضٰی کا جلال الدین شمس قادیانی سے ہریا ضلع گجرات میں ایک تاریخی مناظرہ ہوا جس میں مفتی غلام مرتضٰی صاحب کو فتح نصیب ہوئی ہے۔

۵: مولانا ابوالفیض محمد حسن فیضی نے ۱۳ فروری ۱۸۹۹ء کو عربی زبان میں ایک بے نقط قصیدہ چالیس اشعار پر مبنی لکھ کر مسجد عصام الدین میں خود مرزا قادیانی کو پڑھنے کیلئے دیا لیکن مرزا باوجود کوشش کے اسے پڑھنے سے قاصر رہا۔

۶: ۹ مئی ۱۸۹۹ء کو مولانا ابوالفیض محمد حسن فیضی کے قصیدہ کو سراج الاخبار جہلم نے شائع کر کے مرزا قادیانی کو جواب کا چیلنج دیا بعد ازاں ۱۳ اگست ۱۸۹۹ء کو مرزا کو خط بھی لکھا جس میں مناسب شرائط مرزا کو دعوت مباہلہ دی مگر مرزا کی طرف سے کوئی جواب نہ آیا۔ شکست خوردہ ہو گیا۔

مشائخ اہلسنت کے مرزا قادیانی کو مباہلوں کی دعوت:

۱: جنوری ۱۹۰۶ء میں مولانا غلام دستگیر قصوری کی کتاب رجم الشیاطین کے حوالے سے مولانا موصوف کا مرزا غلام احمد سے مسجد ملا مجید موچی دروازہ لاہور میں مباہلہ طے ہوا لیکن مرزا قادیانی مقابلے میں نہ آیا۔

۲: ۲۲ مئی ۱۹۰۸ء کو امیر ملت پیر سید جماعت علی شاہ صاحب علی پوری نے بادشاہی مسجد لاہور میں خطبہ جمعۃ المبارک میں مرزا غلام احمد قادیانی کو مباہلہ کا چیلنج کیا مگر مرزا قادیانی لاہور میں موجود ہونے کے باوجود سامنے نہ آیا۔

۳: حضرت امیر ملت سید جماعت علی شاہ صاحب علی پوری نے ۲۵۔۲۶ مئی ۱۹۰۲ء کی درمیانی رات مرزا قادیانی سے مباہلے کا نظارہ کرنے کیلئے جمع ہونے والے ہزاروں مسلمانوں کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ پیشن گوئی کرنا میری عادت نہیں لیکن میں بتا دینا چاہتا ہوں کہ مرزا غلام احمد قادیانی کا فیصلہ ہو چکا ہے خدا کے فضل وکرم سے وہ میرے مقابلے میں نہیں آیگا کیونکہ میرا پیارا نبی سچا نبی ہے اور میں صدق دل سے اس سچے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا سچا غلام ہوں آپ دیکھیں گے آنے والے چوبیس گھنٹوں کے اندر اندر اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے تصدق سے محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے میں ہمیں اس جھوٹے دعویٰ نبوت کرنے والے کذاب سے نجات مل جائے گی انشاء اللہ العزیز۔

امیر ملت پیر سید جماعت علی شاہ صاحب علی پور شریف رات دس بجے ملت اسلامیہ سے خطاب فرماتے ہوئے فرمایا یعنی آپ نے یہ پیشن گوئی رات دس بجے فرمائی اور ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو صبح دس بج کر دس منٹ پر یعنی چوبیس گھنٹے میں مرزا غلام احمد قادیانی مرض ہیضہ میں آنجہانی ہو گیا اس طرح اللہ تعالیٰ نے تقریباً بارہ گھنٹے کے اندر یہ پیشن گوئی سچ فرمادی اسطرح

اکابرین اہلسنت و جماعت نے مرزائیت کو شکست خورد کیا۔

ہر میدان میں مرزا شکست خوردہ ہوا:

مرزا غلام احمد قادیانی کی قوم کے سامنے مرزا قادیانی کو اکابر اہلسنت و جماعت نے چیلنج کیئے مناظرے اور مرزا کی اولاد اور نمائندوں کو بھی کل تیرہ چیلنج کیئے کہیں تو مقابلہ میں ہی نہیں آئے اور کہیں مناظرے ہوئے لیکن اسکے مبلغین کو شکست فاش کا سامنا کرنا پڑا۔

مقابلوں میں بھی قادیانی مایوس:

مقابلوں میں بھی شکست خوردرہا ہے مرزا غلام احمد قادیانی کو تین مواقع پر اہلسنت و جماعت نے مقابلوں کی دعوت دی مولانا غلام دستگیر قصوری، اور مجاہد ملت اسلامیہ پیر طریقت امیر ملت حضرت علامہ پیر جماعت علی شاہ صاحب علی پور شریف کے زیب سجادہ نے دو مرتبہ مقابلے کیلئے للکارا مگر جرأت نہ ہوئی مرزا غلام احمد قادیانی اور اسکے ساتھ حواریوں کو کہ مقابلہ کیلئے میدان میں آتے شکست ان کا مقدر رہا۔

علامہ شاہ احمد نورانی اور مرزا ناصر آمنے سامنے:

مرزا ناصر تحذیر لناس کی عبارت پیش کرتا ہے اور تقویت الایمان کی عبارت پیش کرتا ہے علامہ شاہ احمد نورانی نے جواب دیا مرزا ناصر جیسے تم ویسے وہ مجھ سے بات کر آپ نے ختم نبوت کے عنوان پر وہ دلائل دیئے کہ مرزا ناصر لا جواب ہوگیا۔

دنیاء اسلام میں قائد ملت اسلامیہ حضرت علامہ شاہ احمد نورانیؒ کی شخصیت امت میں مسلمہ ہے۔ شاہ احمد نورانی قیادت کی تمام تر صلاحیتوں کے مالک تھے اللہ تعالیٰ آپ کو جنۃ الفردوس میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے آمین بحرمت اسید المرسلین۔

تحریک تحفظ ختم نبوت ۱۹۷۴ء

سانحہ ربوہ

۲۲ مئی ۱۹۷۴ء کو نشتر میڈیکل کالج ملتان کے سو سے زیادہ طلباء شمالی علاقہ جات کی سیر و تفریح کیلئے چناب ایکسپریس کے ذریعے پشاور روانہ ہوئے ان طلباء کی قیادت مذکورہ کالج کے منتخب سٹوڈینٹس یونین کے عہدیدار کر رہے تھے جن کا تعلق انجمن طلباء اسلام سے تھا۔ ٹرین جب ربوہ ریلوے اسٹیشن پر پہنچی تو قادیانیوں نے حسب معمول اپنا تبلیغی لٹریچر تقسیم کرنا شروع کر دیا۔ جب طلباء کی بوگی میں یہ لٹریچر تقسیم کیا گیا تو طلباء مشتعل ہو گئے اور انہوں نے ختم نبوت زندہ باد مرزائیت مردہ باد کے فلک شگاف نعرے لگائے یہ بات قادیانیوں کیلئے ناقابلِ برداشت تھی لہٰذا انہوں نے مسلمان طلباء کو سبق سکھانے کا فیصلہ کر لیا ۲۹ مئی ۱۹۷۴ء کو طلباء واپسی پر ربوہ پہنچے تو پانچ ہزار مسلح قادیانیوں نے ان پر حملہ کر دیا جس کے نتیجے میں ریلوے پلیٹ فارم طلبہ کے خون سے رنگین ہو گیا اس پر تشدد واقعہ کا ملک بھر خصوصاً پنجاب میں زبردست ردِعمل ہوا طلباء علماء و مشائخ مزدور تاجر اور دیگر شہری قادیانی غنڈہ گردی کے خلاف سراپا احتجاج بن گئے۔

عدالتی تحقیقات

۳۱ مئی ۱۹۷۴ء کو پنجاب کے وزیر اعلیٰ محمد حنیف رامے نے عدالتی تحقیقات کا حکم دیا اور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس سردار محمد اقبال نے جسٹس کے ایم اے صمدانی کو سانحہ ربوہ کی عدالتی تحقیقات کیلئے تحقیقاتی افسر مقرر کیا جسٹس صمدانی نے یکم جون سے اپنے کام کا آغاز کیا اور پانچ جون ۱۹۷۴ء سے لے کر یکم جولائی تک سانحہ ربوہ کی تحقیقات مکمل کر لی اور اس دوران

ٹریبونل نے ملاقاتیں کیں اور مسلمانوں کی شہادتیں قلم بند کیں جن میں قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا ناصر ربوہ کے اسٹیشن ماسٹر عبدالسمیع احمد نشتر میڈیکل کالج کے متعدد طلباء اور ربوہ کے کچھ قادیانی مشتعل ہوئے جسٹس صمدانی کی رپورٹ ۲۰ اگست ۱۹۷۴ء کو وزیراعلیٰ محمد حنیف رائے کو پیش کی گئی۔ اور ۲۲ اگست ۱۹۷۴ء کو وزیراعلیٰ مذکور نے یہ رپورٹ اپنی سفارشات کے ساتھ وزیراعظم ذوالفقار علی بھٹو کو پیش کردی (روزنامہ جنگ کراچی)

عدالتی رپورٹ پر غور کرنے کیلئے وفاقی کابینہ کے خصوصی اجلاس جس میں وزیر قانون و پارلیمانی امور اور صوبائی رابطہ عبدالحفیظ پیرزادہ خورشید حسن مولانا کوثر نیازی ڈاکٹر مبشر حسن اور سینٹ کے ڈپٹی چیئرمین طاہر خان نے شرکت کی۔

جسٹس صمدانی کی غیر جانبداری:

جسٹس صمدانی نے انتہائی غیر جانبدارانہ انداز میں تحقیقات کیں انہوں نے مرزا ناصر کی طرف سے قصر خلافت میں کھانے کی دعوت مسترد کردی۔ وہ اپنا سامان خورد و نوش اپنے ساتھ رکھتے تھے۔ جسٹس موصوف نے مرزا ناصر کو اپنی عدالت میں طلب کیا اور اس سات گھنٹے کا خفیہ بیان بھی ریکارڈ کیا۔ بدقسمتی سے یہ رپورٹ آج تک منظر عام پر نہیں آسکی۔ (محمد احمد ترزای، تحریک تحفظ ختم نبوت سیدنا صدیق اکبر شاہ احمد نورانی)

مولانا محمد ذاکر کا نوٹس

۴ جون ۱۹۷۴ء کو جمعیت علماء پاکستان کے رکن قومی اسمبلی مولانا محمد ذاکر نے ایک قرارداد قومی اسمبلی میں پیش کرنے کا نوٹس دیا۔ جس کا مقصد آئین میں ترمیم کرنا اور قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے کر فی الفور کلیدی آسامیوں سے الگ کردینا تھا۔ اس

قرارداد میں مولانا محمد ذاکر نے تجویز کیا کہ چونکہ قادیانی اپنے عقائد کے لحاظ سے جو آئین کے جدول سوم متعلقہ دفعہ (۲۴۳) سے متصادم ہیں اس لیے مسلمانوں کی تعریف میں نہیں آتے لہٰذا وہ اسمبلی کی نظروں میں دائرہ اسلام سے خارج اور غیر مسلم ہیں ان کے عقائد کا ثبوت ان کی طرف سے شائع ہونے والا لٹریچر ہے یہ فرقہ نہ صرف مذہبی اختلاف کے اعتبار سے الگ حیثیت رکھتا ہے بلکہ سیاسی اور سماجی اعتبار سے بھی خود کو سواد اعظم سے الگ کرتا ہے اور واقعات کے لحاظ سے یہ انگریز اسرائیل اور بھارت کا ففتھ کالمسٹ ہے جو پاکستان میں سرگرم ہے اور اس کی وفاداری بھی مشکوک ہے حال ہی میں ربوہ کے ریلوے اسٹیشن پر جو واقعہ رونما ہوا ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ فرقہ دراصل پاکستان میں ریاست قائم کرنا چاہتا ہے اس کا اظہار مختلف موقعوں پر اس فرقے کے سرگرم کارکن کر چکے ہیں اس فرقے کو معمولی تصور نہ کیا جائے بیشتر اسلامی ممالک بھی اس فرقے پر عدم اعتماد کا اظہار کر چکے ہیں ان حالات کی روشنی میں پاکستان اور ملکی سالمیت کا تحفظ کرنے کیلئے ضروری ہے کہ اس مرزائی احمدی فرقہ کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔ اور کلیدی آسامیوں سے انہیں الگ کیا جائے اور ربوہ کے دروازے ساری قوم کیلئے کھول دیے جائیں۔ (تحریک ختم نبوت جلد سوم 67-366)۔

التوا کی تحریکیں مسترد

6 جون 1974ء کو قومی اسمبلی کے اسپیکر صاحبزادہ فاروق علی خان نے سانحہ ربوہ سے متعلق قومی اسمبلی میں پیش کردہ التوا کی پانچ تحریکوں کو خلاف ضابطہ قرار دے کر مسترد کر دیا۔ سپیکر کی اس رولنگ پر اپوزیشن نے مولانا شاہ احمد نورانی کی ایما پر قومی اسمبلی سے علامتی واک آؤٹ کیا۔ اور 8 جون کو حزب اختلاف نے بجٹ اجلاس کا بائیکاٹ کر دیا۔

آل پاکستان مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کی تشکیل

9 جون 1974ء کو علامہ شاہ احمد نورانی کی کوششوں سے جمعیت علمائے پاکستان جماعت اہل سنت اور حزب الاحناف سمیت اٹھارہ مذہبی و سیاسی جماعتوں کا مشترکہ کنونشن لاہور میں ہوا۔ جس میں آل پاکستان مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے نام سے ایک پلیٹ فارم تشکیل دے کر آئندہ کیلئے لائحہ عمل مرتب کیا گیا۔ اور کنونشن میں شامل جماعتوں سے مندرجہ ذیل نمائندے مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کیلئے منتخب کیے گئے۔

1) جمعیت علمائے پاکستان کے علامہ شاہ احمد نورانی مولانا عبدالستار نیازی اور صاجزادہ فضل رسول حیدر۔

2) حزب الاحناف کے علامہ محمود احمد رضوی اور مولانا سید خلیل احمد قادری۔

3) جماعت اہل سنت کے مولانا غلام علی اوکاڑوی اور سید محمود شاہ گجراتی۔

4) جماعت اسلامی کے پروفیسر عبدالغفور احمد اور چوہدری غلام جیلانی۔

5) جمعیت علمائے اسلام کے مفتی محمود اور مولانا عبداللہ انور۔

6) تنظیم اہل سنت والجماعت کے مولانا نورالحسن بخاری اور مولانا عبدالستار تونسوی۔

7) اشاعت توحید وسنت کے مولانا غلام اللہ خاں اور سید عنایت اللہ شاہ بخاری۔

8) تبلیغی جماعت کے مفتی زین العابدین۔

9) جمعیت اہل حدیث کے مولانا عبدالقادر روپڑی اور مولانا محمد صدیق۔

10) ادارہ تحفظ حقوق شیعہ کے سید مظفر علی شمسی۔

11) قادیانی محاسبہ کمیٹی کے آغا شورش کاشمیری اور احسان الٰہی ظہیر۔

12) نیشنل عوامی پارٹی کے ارباب سکندر خان اور امیر زادہ خاں۔

13) مجلس احرار کے مولانا ابوذر بخاری اور چوہدری ثناء اللہ بھٹہ۔

14) جمہوری پارٹی کے نواب زادہ نصر اللہ خاں اور رانا ظفر اللہ خاں۔

15) مجلس تحفظ ختم نبوت کے خواجہ خاں محمد اور مولانا تاج محمود۔

16) اتحاد العلماء کے مفتی سیاح الدین کا کاخیل اور گلزار احمد مظاہری۔

17) مسلم لیگ کے چوہدری ظہور الٰہی اور میجر اعجاز احمد۔

18) قومی اسمبلی میں آزاد گروپ کے لیڈر مولانا ظفر احمد انصاری اور طلبہ تنظیموں کے نمائندے (روزنامہ نوائے وقت لاہور)

مجلس عمل کی حکمت

اس کانفرنس میں طے کیا گیا کہ 1953ء میں قادیانیوں کی شاطرانہ حکمت عملی کی وجہ سے تحریک کا رخ قادیانیوں کے بجائے حکومت کی طرف ہٹ جانیکی وجہ سے جو نقصانات ہوئے ان کو سامنے رکھتے ہوئے اس مرتبہ تحریک کے اصل ہدف قادیانیوں کی جانب ہی رکھا جائے۔

پہیہ جام ہڑتال اور احتجاجی جلسے

اس اجلاس میں متفقہ طور پر فیصلہ کیا گیا کہ اگر حکومت نے مجلس عمل کے مطالبات جمعرات 13 جون تک تسلیم نہ کیے تو مطالبات کے ضمن میں 14 جون بروز جمعہ ملک گیر ہڑتال کی جائے گی 14 جون 1974 کو مجلس عمل کی اپیل پر ملک بھر میں پہیہ جام ہڑتال کی گئی اور بڑے شہروں میں بڑے بڑے اجتماعات ہوئے۔آرام باغ کراچی میں ایک عظیم الشان جلسہ ہوا جس میں جمعیت علماء پاکستان کراچی کے صدر صوفی ایاز خاں نیازی مفتی غلام قادر کاشمیری سید احمد ہمدانی اور دیگر علماء نے خطاب کیا صوفی ایاز خاں نے تقریر

کرتے ہوئے فرمایا کہ وزیر اعظم نے بے شمار فیصلے قومی اسمبلی سے پوچھے بغیر کیے ہیں اس لیے ایک ایسے مطالبہ کو ماننے میں تاخیر کرنا جو نہ صرف پاکستان بلکہ پوری ملت اسلامیہ کے مسلمانوں کی دل کی آواز ہے۔ہم چاہتے ہیں کہ قادیانوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا جائے اور ان کے ساتھ وہی سلوک کیا جائے جو اسلامی شریعت کے تحت ذمیوں کے ساتھ کیا جاتا ہے۔حکومت ہمارے پرامن رہنے کو بزدلی نہ سمجھے اگر حکومت نے فوری طور پر قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار نہیں دیا تو پھر مسلمان سڑکوں پر نکل آئیں گے اور ان کی جہدو جہد اس وقت تک جاری رہے گی جب تک حکومت کو مطالبات ماننے پر مجبور نہیں کر دیا جاتا۔

ہماری قومیت کی اساس عشق رسول ہے۔

اسی دن مسجد وزیر خاں لاہور میں متحدہ مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جلسہ عام ہوا جس میں مولانا عبدالستار نیازی علامہ محمود احمد رضوری ،مولانا محمد یوسف آغا شورش کاشمیری نواب زادہ نصر اللہ خاں ،حافظ عبد القادر روپڑی۔ مولانا عبید اللہ انور علامہ احسان الٰہی ظہیر مظفر علی شمسی اور دیگر نے شرکت کی علامہ عبدالستار نیازی نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہماری قومیت کی اساس نسل علاقہ زبان اور معاشی مفادات پر نہیں بلکہ امت کا تصور اسلام کے اصول عقیدہ اور نظریہ پر ہے اور عشق رسول ہماری اساس اور امت کی بنیاد ہے ختم نبوت سیاسی یا غیر سیاسی بات نہیں بلکہ یہ ہمارا ایمان وعقیدہ ہے قادیانی کافروں کے ایجنٹ ہیں انہوں نے اسرائیل میں مشن قائم کر رکھا ہے اور یہود جو عالم اسلام کا دشمن ہے۔ان کا دوست ہے وہ نظریہ پاکستان اور اساس پاکستان کے بھی دشمن ہیں (ایضاً 256-59)

مرکزی مجلس عمل کے عہدیداروں کا انتخاب

16 جون 1974ء کو فیصل آباد میں مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے عہدیداروں کے انتخاب کیلئے اجلاس ہوا جس میں مندرجہ ذیل اصحاب نے شرکت کی۔

علامہ شاہ احمد نورانی، مولانا عبدالستار نیازی، علامہ محمود احمد رضوی، صاجزادہ فضل رسول حیدر، مفتی محمود مولانا تاج محمود، میجر اعجاز احمد، چوہدری صفدر علی رضوی، مولانا عبید اللہ انور، مفتی زین العابدین، نوابزادہ نصراللہ خاں، سید حسین الدین شاہ، مفتی سیاح الدین کاکاخیل، علامہ احسان الٰہی ظہیر، مولانا ظفر احمد انصاری میاں، فضل حق مولنا محمد صدیق، سردار امیر عالم انصاری، حکیم عبدالرحیم، اشرف، مولنا محمد شریف جالندھری، غلام دستگیر باری، صاجزادہ اسرارالحق، سید مبارک علی، مولانا عبدالقادر روپڑی، چوہدری غلام جیلانی، مولانا عبدالرحمٰن اور مولانا سید ابوزر بخاری اس اجلاس میں اتفاق رائے سے مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کیلئے مندرجہ ذیل عہدیداروں کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔

صدر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔مولانا محمد یوسف۔

ناظم اعلیٰ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔علامہ سید محمد احمد رضوی۔

نائب صدر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ مولانا عبدالستار نیازی، سید مظفر علی شمسی، مولانا عبدالواحد، نوابزادہ نصراللہ خاں۔

نائب ناظم۔۔۔۔۔۔۔۔۔مولانا محمد شریف جالندھری۔

خازن۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میاں فضل حق۔

علماء کی رہائی

17 جون 1974ء کو وفاقی وزیر اطلاعات ونشریات وصبح وزیر اوقاف مولانا کوثر نیازی سے علماء کے نورکنی وفد نے ملاقات کی اس وفد میں جامع مسجد راولپنڈی کے خطیب صاحبزادہ فیض علی فیضی، جمعیت علماء پاکستان کے نائب صدر مولانا اسرار الحق، مولانا سید محمد ذاکر شاہ وغیرہ شامل تھے۔ وفد نے مولانا کوثر نیازی سے گرفتار علماء کی رہائی اور مطالبات کی فوری منظوری کا مطالبہ کیا۔ چنانچہ حکومت نے 20 جون کی رات ڈسٹرکٹ جیل راولپنڈی سے چودہ علماء کو رہا کر دیا۔ (تحریک تحفظ ختم نبوت)

قادیانیوں کے سوشل بائیکاٹ کی اپیل

جمعیت علماء پاکستان پنجاب کے صدر مولانا غلام علی اوکاڑوی نے گجرات میں ایک بہت بڑے جلسہ عام میں عوام سے قادیانیوں کا سوشل بائیکاٹ رکھنے کی اپیل کی۔ اور جے یو پی کے صوبائی نائب صدر مفتی مختار احمد نعیمی نے کہا کہ ختم نبوت کا مسئلہ حل کرانے کیلئے خون کا آخری قطرہ تک بہا دیں گے مجلس عمل کے مرکزی سیکرٹری جنرل محمود احمد رضوی نے ملتان میں جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ مرزائیوں کو اقلیت قرار دلانے کے سلسلے میں ہماری تمام تر جہد وجہد قانون کے دائرے کے اندر رہے گی۔ اور ہماری تحریک اس وقت تک جاری رہے گی جب تک مرزائیوں کو اقلیت قرار نہیں دیا جاتا۔ (تحریک تحفظ ختم نبوت میں 480)

صوبہ سرحد اور آزاد کشمیر اسمبلی کی قراردادیں

19 جون 1974ء کو صوبہ سرحد کی اسمبلی نے متفقہ طور پر ایک قرارداد منظور کی جس میں

وفاقی حکومت سے سفارش کی گئی کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے اور آزاد کشمیر اسمبلی پہلے ہی 29 اپریل 1973 کو اس قسم کی قرارداد منظور کر چکی تھی۔

رابطہ عالم اسلامی کا اجلاس

اسی طرح 6 تا 10 اپریل 1974ء کو رابطہ عالم اسلامی مکہ مکرمہ میں اپنے اجلاس میں متفقہ طور پر قادیانیوں کے خلاف ملت اسلامیہ کا واضح موقف پیش کر کے راہ عمل مضامین کر چکی تھی اس اجلاس میں 140 مسلم تنظیمیں اور ادارے شامل ہوئے۔

سندھ اسمبلی میں قرارداد

23 جون کو قائد حزب اختلاف پروفیسر شاہ فرید الحق اور سندھ اسمبلی کے اراکین ظہور الحسن بھوپالی، مولانا احمد حسن حقانی، حاجی زاہد علی مفتی، محمد حسین قادری، بوستان علی ہوتی، افتخار احمد نواب، مظفر حسین، صوفی رحیم بخش، سرور علی قطب شاہ نادر شاہ، اور خلیفہ عاقل نے قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے کے سلسلے میں ایک قرارداد دینے کے سلسلے میں ایک قرارداد پیش کرنے کا نوٹس دیا قرارداد میں کہا گیا کہ وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو نے اعلان کیا ہے جو لوگ ختم نبوت پر یقین نہیں رکھتے اور کسی دوسرے نبی پر یقین نہیں رکھتے وہ مسلمان نہیں ہوتے اور قومی اسمبلی میں 30 جون کو اس مسئلے پر غور کیا جائے گا۔ صوبہ سرحد کی اسمبلی نے بھی ایک قرارداد کے ذریعے سفارش کی ہے کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔ اس لیے سندھ اسمبلی بھی وفاقی حکومت سے سفارش کرے کہ قادیانیوں کو اقلیت قرار دیا جائے اور ربوہ کو کھلا شہر قرار دیا جائے اور قادیانیوں کی سرگرمیوں کے بارے میں تحقیقات کی جائے اور قادیانیوں کی تمام کلیدی عہدوں سے برطرف کیا جائے۔ (تحریک تحفظ ختم نبوت جلد سوم میں 382)۔

احتجاجی جلسہ

لیکن سپیکر نے قرارداد پر بحث کے بغیر اجلاس ملتوی کر دیا جس پر جمعیت علماء پاکستان نے آرام باغ کراچی میں ایک احتجاجی جلسہ عام منعقد کیا جس سے سندھ اسمبلی میں قائد حزب الاختلاف پروفیسر شاہ فرید الحق نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قائد ایوان غلام مصطفیٰ جتوئی اور وزیر قانون عبدالوحید کا قادیانیوں کے سلسلے پر قرارداد پر بحث کے بغیر اجلاس ملتوی کرا دینا افسوسناک ہے جبکہ ان لیڈروں نے اس ایوان میں بحث کرنے کی یقین دہانی کرائی تھی۔ انہوں نے مجلس عمل میں شامل تمام جماعتوں سے اپیل کی کہ اگر قادیانیوں کا مسئلہ حل نہیں ہوا تو وہ صوبائی اور قومی اسمبلیوں کی رکنیت سے مستعفی ہو جائیں۔ جماعت اہل سنت کے صدر محمد شفیع اوکاڑی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قادیانی خواہ ربوہ سے تعلق رکھتے ہوں۔ یا لاہوری فرقہ سے غیر مسلم ہیں جماعت اہل سنت کے مرکزی سیکرٹری سید سعادت علی قادری نے اپنے خطاب میں کہا کہ اگر قادیانی مسئلہ کے متعلق کوئی فیصلہ نہ کیا گیا تو جماعت اہل سنت ربوہ چلو تحریک شروع کرے گی۔ (ایضاً 56-455)

پنجاب اسمبلی

27 جون 1974ء کو حزب الاختلاف نے پنجاب اسمبلی کے اجلاس سے اس وقت واک آؤٹ کیا جب اسپیکر شیخ رفیق احمد نے حزب الاختلاف کے اقتدار اور حزب الاختلاف کے ستر ارکان کی جانب سے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی قرارداد کو ایوان میں زیر بحث لانے سے انکار کر دیا۔ (ایضاً 418)

اس پر اراکین حزب الاختلاف ختم نبوت زندہ باد اور قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے نعرے لگاتے ہوئے ایوان سے واک آؤٹ ہو گئے۔ (ایضاً)

عوامی بائیکاٹ

اسمبلیوں سے باہر علماء و مشائخ نے قادیانیوں کے خلاف پاکستان سمیت دنیا بھر میں رائے عامہ ہموار کی اور ملت اسلامیہ پاکستان کے ہر فرد کو تحریک تحفظ ختم نبوت کا سپاہی بنا دیا۔ انہوں نے جلسے جلوس اور اجتماعی مظاہروں کے ساتھ ساتھ قادیانیوں کا سماجی اور معاشی بائیکاٹ بھی کیا۔ جس کا یہ نتیجہ نکلا کہ تاجروں، ڈاکٹروں، عام شہریوں، مزدوروں حتیٰ کہ خوانچہ فروشوں تک نے قادیانیوں سے اپنے تعلقات منقطع کر لیے اور انہیں ضروریات زندگی کی عام اشیاء بیچنے یا ان سے خریدنے تک سے انکار کر دیا۔ ان حالات میں ایک منظّم پروگرام کے تحت بہت سے قادیانی ترک وطن کر کے ڈنمارک، نائیجیریا اور دیگر ملکوں میں منتقل ہونا شروع کر دیا اور قادیانیوں نے اپنا اثر و رسوخ استعمال کرتے ہوئے پاکستان کو دی جانے والی غیر ملکی امداد میں روڑے اٹکانے شروع کر دیے۔ (محمد احمد ترازی: تحریک تحفظ ختم نبوت ص 501-500)۔

فیصلہ کن قانونی جنگ

اب اس قانونی جنگ کا فیصلہ کن مرحلہ شروع ہوا۔ قومی اسمبلی میں جمعیت علماء پاکستان کے پارلیمانی لیڈر علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دلوانے کیلئے 30 جون 1974 کو ایک تاریخی قرارداد قومی اسمبلی میں پیش کی جس پر آپ کی کوششوں سے ابتداء میں بعض اراکین اسمبلی نے دستخط کیے بعد میں ان کی تعداد سینتیس (37) ہوگئی۔ اس سلسلے میں آپ کو بڑے کٹھن مرحلوں سے گزرنا پڑا۔ علامہ نورانی نے مولانا مفتی محمود کو جب اس قرارداد پر دستخط کرنے کو کہا تو وہ کہنے لگے مولانا! کیا آپ 1953ء کی تحریک ختم نبوت کے مصائب و مشکلات کو بھول چکے ہیں کیوں آپ خون کی ندیاں بہانا

چاہتے ہیں آپ نے جواب میں انہیں فرمایا آپ خون کی ندیاں بہانے اور مشکلات کی بات کرتے ہیں۔ ناموس مصطفیٰ کی خاطر جو بھی مصائب اور مشکلات آئیں گی انہیں برداشت کرنے سے نہیں گھبرائیں گے۔ ناموس مصطفیٰ ﷺ پر کسی بھی طرح آنچ نہیں آنے دیں گے۔ مفتی صاحب نے علامہ نورانی کے جذبات وفرمودات کو سننے کے بعد قرارداد پر دستخط تو کر دیے مگر آئندہ نتائج کے حوالے سے انہوں نے عدم اطمینان کا اظہار کیا۔

(افکار نورانی ص 19، 40)۔

علامہ نورانی فرماتے ہیں کہ یہ قسمت کی بات ہوتی ہے اللہ تعالیٰ جس سے چاہے کام لے لے اور جس کو چاہے محروم کر دے۔ خاں عبدالولی خاں جیسے افراد نے بلا تردد صرف ہمارے کہنے پر فوراً دستخط کر دیے غوث بخش بزنجو نے کوئی اعتراض نہیں کیا اور بلا تامل دستخط کر دیے لیکن جمعیت علمائے اسلام کے مولانا غوث ہزاروی مولانا عبدالحکیم بار بار کہنے کے باوجود یہ سعادت حاصل نہ کر سکے۔ ایضاً 50)

بہرحال 30 جون 1974ء کی صبح علامہ نورانی نے قومی اسمبلی میں یہ تاریخ ساز قرارداد پیش کی جسے ایوان نے متفقہ طور پر منظور کر لیا۔

قرارداد کا متن

اس قرارداد کا متن درج ذیل ہے۔

جناب اسپیکر قومی اسمبلی پاکستان ہم حسب ذیل تحریک پیش کرنے کی اجازت چاہتے ہیں ہرگاہ کہ یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ قادیان کے مرزا غلام احمد نے آخری نبی حضرت محمد ﷺ کے بعد نبی ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ نیز ہرگاہ کا نبی ہونے کا اس کا جھوٹا اعلان بہت سی قرآنی آیات کے جھٹلانے اور جہاد کو ختم کرنے کی اس کوشش اور اسلام کے بڑے بڑے احکام کی خلاف ورزی کی تھی۔ نیز ہرگاہ کہ وہ سامراج کی پیداوار تھا اور اس کا واحد مقصد مسلمانوں کے اتحاد کو

تباہ کرنا اور اسلام کو جھٹلانا تھا۔ نیز ہرگاہ کہ پوری امت مسلمہ کا اس پر اتفاق ہے کہ مرزا غلام احمد کے پیروکار چاہے وہ مرزا غلام مذکور کی نبوت کا یقین رکھتے ہوں یا اسے اپنا مصلح یا مذہبی رہنماء کسی بھی صورت میں گردانتے ہیں دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔

نیز ہرگاہ کہ ان کے پیروکار چاہے انہیں کوئی بھی نام دیا جائے مسلمانوں کے ساتھ گھل مل کر اور اسلام کا ایک فرقہ ہونے کا بہانہ کر کے اندرونی اور بیرونی طور پر تخریبی سرگرمیوں میں مصروف ہیں۔ نیز ہرگاہ کی عالمی مسلم تنظیموں کی ایک کانفرنس میں جو کہ مکۃ المکرّمۃ کے مقدس شہر میں رابطہ العالم الاسلامی کے زیر انتظام 6 اور 10 اپریل 1974ء کے درمیان منعقد ہوئی اور جس میں دنیا بھر کے تمام حصوں سے ایک سو چالیس 140 مسلمان تنظیموں اور اداروں کے وفود نے شرکت کی متفقہ طور پر یہ رائے ظاہر کی گئی کہ قادیانیت اسلام اور عالم اسلام کے خلاف ایک تخریبی تحریک ہے جو ایک اسلامی فرقہ ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ اب اس اسمبلی کو یہ اعلان کرنے کی کاروائی کرنی چاہیے کہ مرزا غلام احمد کے پیروکار انہیں چاہے کوئی بھی نام دیا جائے مسلمان نہیں اور یہ کہ قومی اسمبلی میں ایک سرکاری بل پیش کیا جائے تا کہ اس اعلان کو موثر بنانے کیلئے اور اسلامی جمہوریہ پاکستان کی ایک غیر مسلم اقلیت کے طور پر ان کے جائز حقوق و مفادات کے تحفظ کیلئے احکام وضع کرنے کی خاطر آئین میں مناسب اور ضروری ترجیحات کی جائیں۔

محرکین قرارداد

1۔ علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی۔
2۔ علامہ عبدالمصطفیٰ الازہری
3۔ مولانا مفتی محمود۔
4۔ پروفیسر غفور احمد۔
5۔ مولانا سید محمد علی رضوی۔
6۔ مولانا عبدالحق خٹک۔

7۔ چوہدری ظہور الٰہی۔
8۔ سردار شیر باز مزاری۔
9۔ مولانا ظفر انصاری۔
10۔ جناب عبدالحمید جتوئی۔
11۔صاجزادہ احمد رضا قصوری۔
12۔جناب محمود اعظم فاروقی۔
13۔مولانا صدرالشہید۔
14۔مولانا نعمت اللہ۔
15۔جناب عمر خان۔
16۔مخدوم نور محمد۔
17۔جناب غلام فاروق۔
18۔سردار مولا بخش۔
19۔سردار شوکت حیات خاں۔
20۔حاجی علی احمد تالپور۔
21۔راؤ خورشید علی خاں۔
22۔رئیس عطا محمد خاں مری۔

بعد میں حسب ذیل ارکان نے بھی قرارداد پر دستخط کیے۔

23۔نوابزادہ میاں محمد ذاکر قریشی۔
24۔جناب غلام حسن خان۔
25۔جناب کرم بخش اعوان۔
26۔صاجزادہ محمد نذیر سلطان۔
27۔مہر غلام حیدر بھروانہ۔
28۔میاں محمد ابراہیم برق۔
29۔صاجزادہ صفی اللہ۔
30۔صاجزادہ نعمت اللہ شنواری۔
31۔ملک جہانگیر خاں۔
32۔جناب عبدالسبحان خاں۔
33۔جناب اکبر خاں مہمند۔
34۔میجر جنرل (ر) جمالدار۔
35۔حاجی صالح محمد۔
36۔جناب عبدالمالک خاں۔
37۔خواجہ جمال محمد گوریجہ۔

بھٹو کی پریشانی

قومی اسمبلی میں قرارداد کا پیش ہونا تھا کہ حکومت اور قادیانیت کے ایوانوں میں ہنگامہ

برپا ہو گیا۔ وزیراعظم ذوالفقار علی بھٹو نے علامہ نورانی سے کہا کہ آپ نے میرے لیے خواہ مخواہ ایک مسئلہ کھڑا کر دیا ہے اور ایک مصیبت کھڑی کر دی ہے آپ نے اسے اخبارات میں بھیج دیا ہے جسے اخبارات نے شہ سرخی کیساتھ لگا دیا ہے مرزا ناصر کا بھی بیان آیا ہے کہ جس میں اس نے کہا ہے کہ مولانا نورانی کی قرارداد ایک طرفہ ہے انہوں نے مطالبہ کیا ہے کہ اگر مولانا نورانی اس قرارداد کو پیش کرتے ہیں تو ہمیں بھی اس بات کا حق دیا جائے کہ ہم بھی قومی اسمبلی میں اپنے موقف کی وضاحت کر سکیں۔ بھٹو صاحب نے آپ سے مزید کہا کہ دیکھیے مولانا! قومی اسمبلی کو قومی اسمبلی رہنے دیجئے اس میں مجلس مناظرہ منعقد ہو گی، آپ لوگ قادیانیوں کو خارج اسلام اقرار دیتے ہیں تو ٹھیک ہے ہم نے اس سے انکار نہیں کیا۔ اس کو اسمبلی میں لانے کی کیا ضرورت تھی یہ سب مذہبی جنون کی باتیں ہیں۔ قومی اسمبلی کے اسپیکر صاحبزادہ فاروق علی خاں نے علامہ شاہ احمد نورانی سے کہا کہ آپ نے یہ مصیبت کھڑی کر دی ہے یہ پارلیمنٹ کی بحث تو نہیں یہ تو دارالعلوم یا دینی مدرسہ کہ بحث ہے آپ اس مسئلے کو اسمبلی میں کیوں لانا چاہتے ہیں۔ اب مرزا ناصر اور لاہوریوں کے ٹیلی گرام آرہے ہیں کہ انہیں بھی موقع دیا جائے اس طرح تو پارلیمنٹ میں مناظرہ ہو جائے گا۔

بھٹو قائل ہو گئے

نورانی صاحب نے وزیراعظم بھٹو اور اسپیکر صاحبزادہ فاروق علی خاں کی باتیں بڑے تحمل سے سنیں۔ اور پھر بھٹو صاحب سے مخاطب ہو کر فرمایا۔ جناب والا آپ ایک مسلمان ملک کے منتخب وزیراعظم ہیں اس ملک کے سربراہ ہیں اگر کوئی دوسرا شخص کھڑا ہو جائے اور وہ یہ دعویٰ کرے کہ میں اس ملک کا وزیراعظم ہوں تو ظاہر ہے کہ آپ اور ہم اس کو پاگل قرار دیں گے۔ لیکن اگر وہ عقل استعمال کر رہا ہو اور باقاعدہ آپ کے خلاف ایک منظّم گروپ تیار کر رہا ہو اس نے اپنے ہمنوا لوگوں کی ایک جماعت تیار کر لی ہو جو اس کے دعووں کو سچا سمجھتے ہیں تو آپ اس

کو غدار قرار دیں گے اور کہیں گے کہ اس پر مقدمہ چلاؤ اس کو بغاوت کی سزا سناؤ اور جیل میں ڈال دو ورنہ لوگوں کو گمراہ کرے گا۔ اور ملک میں انتشار ہو گا۔

اسی طرح ختم نبوت کا مسئلہ ہے اللہ تعالیٰ نے حضرت محمدؐ کو خاتم النبیین بنایا ہے آپ کے بعد کوئی رسول اور کوئی نبی نہیں آئے گا۔ ہمارا یہ عقیدہ ایمان کا لازمی جز ہے تو اب اگر کوئی شخص اس منصب کا دعویٰ کر رہا ہے تو وہ شان الوہیت کی بھی تذلیل کر رہا ہے اور وہ پاگل بھی نہیں کتابیں تصنیف کر رہا ہے اپنے آپ کو منتظم کر رہا ہے تو یہ اسلام کا غدار ہے اور لازم ہے کہ اس کے بارے میں آج کی حکومت وہی فیصلہ کرے جو ختم المرسلین کے اولین خلیفہ راشد حضرت ابو بکر صدیقؓ نے جھوٹے مدعیان نبوت مسیلمہ کذاب سجاح اور اسود عنسی کے بارے میں کیا تھا۔

یہ محض مذہبی مسئلہ نہیں بلکہ پاکستان کے اندر بہت حد تک سیاسی مسئلہ بن چکا ہے آپ مرزا ناصر اور لاہوریوں کو صفائی کا موقع ضرور دیں پارلیمنٹ میں کوئی مناظرہ نہیں ہو گا۔ آپ کے پاس رولز موجود ہیں آپ انہیں پارلیمنٹ کے ان کیمرہ اجلاس میں بلا لیجئے کوئی گڑ بڑ نہیں ہو گی آپ ان کو بھی سن لیجئے ہمارے اعتراض بھی ہوں گے اور ارکان اسمبلی کی موجودگی میں بحث کروائی جائے تا کہ صحیح فیصلہ کرنے میں آسانی ہو۔ بھٹو صاحب نے کہا کہ اس قرارداد کے منظور ہونے سے پاکستان پیپلز پارٹی کی بہت بدنامی ہو گی لوگ پاکستان پیپلز پارٹی کو ایک سیکولر پارٹی سمجھتے ہیں۔ نورانی صاحب نے جواب دیا کہ انہیں ایسی باتوں کی پروا نہیں کرنی چاہیے۔ کیونکہ یہ بات پاکستان پیپلز پارٹی کے منشور میں شامل ہے۔ کہ اسلام ہمارا دین ہے بھٹو صاحب نورانی صاحب کے دلائل کی بنا پر قائل ہو گئے اور یہ قرارداد اسمبلی سے باہر اپنی پارٹی کے اراکین کے سامنے رکھی تو جے اے رحیم اور شیخ رشید نے اسکی بہت مخالفت کی مگر بھٹو صاحب نے کہا کہ یہ اسلام کی بات ہے ہم اس کی مخالفت نہیں کریں گے۔

(ادیب جاودانی ماہنامہ مون ڈائجسٹ جون 1686)

30 جون 1974ء کو نورانی صاحب کی پیش کردہ یہ قرارداد ایوان نے متفقہ طور پر منظور کر لی۔ جمیعت علماء پاکستان کے رکن اسمبلی مولانا محمد اکبر جو علالت کی وجہ سے ایوان میں حاضر نہیں تھے انہوں نے ٹیلی فون کے ذریعے قرارداد سے اتفاق کیا۔ اور خاں عبدالولی خاں جو کہ کونٹر جا چکے تھے ان کی طرف سے نیب کے اراکین اسمبلی نے قرارداد پر دستخط کر دیے۔

خصوصی کمیٹی کی تشکیل

اس قرارداد کی منظوری کے بعد علامہ نورانی نے اس پر غور و خوض کے لئے قومی اسمبلی کے اراکین پر مشتمل ایک خصوصی کمیٹی کی تشکیل دینے کیلئے قرارداد پیش کی جسے حکومت نے منظور کرتے ہوئے قادیانی مسئلہ کے حل کیلئے پورے ایوان پر مشتمل قومی اسمبلی کی خصوصی کمیٹی تشکیل دے دی۔ اس سلسلے میں وزیر قانون عبدالحفیظ پیرزادہ نے حکومت کی طرف سے منکرین ختم نبوت کے اسلام میں حیثیت کے تعین کے بارے میں ایک تحریک پیش کی جو یہ ہے کہ ایوان سارے ایوان پر مشتمل ایک خصوصی کمیٹی قائم کرتا ہے جس میں تقریر کرنے کا حق رکھنے والے اور دوسرے ارکان بھی شامل ہیں اس کمیٹی کے چیئرمین ایوان کے اسپیکر ہوں گے اور یہ خصوصی کمیٹی حسب ذیل فرائض انجام دے گی۔

1۔ ان لوگوں کی حیثیت متعین کی جائے جو آپ ﷺ کی ختم نبوت کے مسئلے پر ایمان نہیں رکھتے۔

2۔ اس سلسلے میں کمیٹی کی پیش کردہ تجاویز مشوروں اور قراردادوں پر اس مبینہ مدت کے اندر غور و خوض مکمل کر لیا جائے جس کا اعلان کمیٹی کرے گی۔

اس غور و خوض کے نتیجے میں شہادتیں قلمبند کرنے اور دستاویزات کا مطالعہ کرنے کے بعد کمیٹی اپنی سفارشات ایوان میں پیش کرے گی وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو کی موجودگی میں ایوان نے قرارداد تحریک کو اتفاق رائے سے منظور کر لیا اس کمیٹی کے اجلاس کے لئے چالیس ممبران کا

کورم ضروری قرار دیا جائیگا۔

جس میں دس ارکان حزب اختلاف سے باقی کا تعلق حکومت سے ہوگا وزیر قانون نے واضح کہا کہ چالیس ارکان کی موجودگی کے بغیر کمیٹی کا اجلاس نہیں ہو سکے گا کل ایوانی خصوصی کمیٹی یکم جولائی سے مولانا نورانی کی قرارداد اور وزیر قانون عبدالحفیظ پیرزادہ کی تحریک پر بیک وقت غور شروع کرے گی اور خصوصی کمیٹی کے تمام اجلاس خفیہ ہوں گے۔

قرارداد اور تحریک کا موازنہ

روزنامہ نوائے وقت نے مولانا نورانی کی قرارداد اور عبدالحفیظ پیرزادہ کی تحریک کے بارے میں اپنے اداریے میں لکھا کہ سرکاری تحریک صرف ختم نبوت کے منکرین کے متعلقہ پر غور کرنے کی تجویز پیش کی گئی بلکہ اس کے برعکس اپوزیشن کی قرارداد میں مرزا غلام احمد کے پیروکاروں کو ختم نبوت کا منکر قرار دے کر انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی ء تجویز پیش کی گئی۔ اس لحاظ سے اپوزیشن کے قرارداد زیادہ موزوں اور حقیقت پسندانہ ہے۔ انگریزی محاورے کے مطابق اپوزیشن نے سانڈھ کو سینگوں سے پکڑنے کی کوشش کی ہے جبکہ حکومت نے اس کے دم کو چھیڑا ہے۔

پچاس لاکھ کی پیشکش

اس قرارداد کو پیش کرنے کے بعد علامہ نورانی پر لالچ اور دیگر ذرائع سے دباؤ ڈالا گیا لیکن عزیمت کا یہ کوہ گراں زرہ برابر بھی متاثر نہ ہوا۔ چنانچہ کراچی میں ایک دعوت کے موقعہ پر سابق سیکرٹری وزارت صنعت وحرفت حکومت پاکستان اکبر عادل نے سینئر مفتی ظفر علی نعمانی اور قائد حزب اختلاف پروفیسر شاہ فرید الحق سے ذکر کیا کہ آپ کے صدر

جمعیت علامہ نورانی بھی عجیب آدمی ہیں کہ اپنی قرارداد سے محض دولفظوں کے اخراج پر انہیں بہت بڑی رقم مل رہی تھی جو انہوں نے ٹھکرادی۔

اس واقعہ کی تفصیل بیان کرتے ہوئے انہوں نے بتایا کہ تحریک ختم نبوت کے دوران اسلام آباد میں میرے مکان پر علامہ شاہ احمد نورانی کی دعوت تھی وہاں کچھ اور لوگ بھی تھے مرزائی فرقہ کے لاہوری گروپ کے کچھ لوگ وہاں آئے اور پوچھا کہ یہاں مولانا نورانی تشریف رکھتے ہیں ہم ان سے بات کرنا چاہتے ہیں میں ان کو اندر لے گیا اور حضرت نورانی صاحب سے کہا کہ یہ لوگ آپ سے کوئی بات کرنا چاہتے ہیں حضرت نے کہا کیا بات ہے۔ ان لوگوں میں سے تین چار سرکاری افسر بھی تھے ان میں سے ایک صاحب نے کہا کہ جناب ہم نے سنا ہے کہ آپ نے اپنی قرارداد میں لاہوری گروپ کو بھی غیر مسلم قرار دیا ہے حالانکہ ہم مرزا صاحب کو نبی نہیں مانتے آپ کی قرارداد میں ہمارا نام درست نہیں ہے آپ یوں کریں کہ قرارداد سے ہمارا نام نکال دیں ہم اس کے عوض آپ کو پچاس لاکھ روپے پیش کرتے ہیں یہ سن کر علامہ شاہ احمد نورانی نے فرمایا۔ آپ کی پیش کش ہمارے جوتے کی نوک پر اس لیے کہ ہمارا جوتا اس پیش کش سے زیادہ قیمتی ہے۔ آپ نے مزید فرمایا کہ گنبد خضریٰ والے آقا سے ہمارا سودا ہو چکا ہے ہم بازار مصطفیٰ میں بک چکے ہیں اور یہ پیسہ ہمیں خرید نہیں سکتا۔ آپ نے ان لوگوں سے فرمایا کہ مرزا مدعی نبوت ہے جو اسے مجدد یا معلم مانتا ہے وہ بھی کافر ہے لہذا میری قرارداد سے کوئی بھی لفظ حذف نہیں ہوگا آپ لوگ یہاں سے نکل جائیں وہ لوگ وہاں سے چلے گئے تو علامہ نورانی نے فرمایا کہ کئی ایسے سرکاری افسر ہیں کہ وہ بار بار لوگوں کی سفارش کرتے ہیں کہ صاحب ان لوگوں کو آپ کیوں ذکر میں لے آتے ہیں یہ تو نبی نہیں مانتے لیکن الحمد اللہ اللہ کریم نے استقامت عطا فرمائی ہے یہ پیسہ آنے جانے والی چیز ہے اصل دولت ایمان ہے اور سرمایہ آخرت ہے۔ (شاہ احمد نورانی، صفحہ ۱۵۷)

رہبر کمیٹی کا قیام

3 جولائی 1974 کو قومی اسمبلی کی خصوصی کمیٹی نے اپنے اجلاس میں اتفاق رائے سے بارہ ارکان پر مشتمل ایک رہبر کمیٹی تشکیل دی وزیر قانون عبدالحفیظ پیرزادہ کو اس رہبر کمیٹی کا کنوئیز منتخب کیا گیا رہبر کمیٹی کا قیام ان قراردادوں اور تجاویز کا جائزہ لینا تھا جو پانچ جولائی کی نصف شب تک قومی اسمبلی کے سیکرٹری کو موصول ہوں گی۔ اس کے علاوہ اس رہبر کمیٹی اور خصوصی کمیٹی کا کام اس مسئلہ پر غور و فکر اور کاروائی چلانے کیلئے طریقہ کار اور پروگرام تجویز کرنا بھی تھا۔ رہبر کمیٹی کے ارکان میں علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی مفتی محمود، مولانا غلام غوث ہزاروی، مولانا کوثر نیازی، رانا محمد حنیف خاں، پروفیسر غفور احمد، عبدالعزیز بھٹی، مولانا ظفر احمد انصاری، نعمت اللہ شنواری، ملک محمد اختر اور بیگم شیری وہاب شامل تھے۔ 6 جولائی رہبر کمیٹی کے اجلاس میں پیش کردہ قراردادوں تجاویز اور پروگرام پر غور کیا گیا اور ناظم اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ اور جنرل سیکرٹری (احمدیہ) انجمن اشاعت اسلام لاہور کی طرف سے اپنا نقطہ نظر تحریری طور پر پیش کرنے اور بعض امور میں دستاویزی ثبوت فراہم کرنے کی درخواست منظور کر لی گئی۔ اس فیصلے کے مطابق ان دو جماعتوں کی طرف سے گیارہ جولائی کو شام 6 بجے تک سیکرٹری قومی اسمبلی کو تحریری بیان دیئے جائیں گے قومی اسمبلی کی خصوصی کمیٹی مذکورہ جماعتوں کے سربراہوں کی رائے لے گی اور ان کے بیانات کی سماعت اور پیش کردہ دستاویزات کیلئے موازنے کیلئے ان سے سوالات بھی کرے گئی۔

رہبر کمیٹی کی سفارشات

12 جولائی کو رہبر کمیٹی نے اپنے اجلاس میں انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ اور انجمن

اشاعت اسلام لاہور کے تحریری بیانات اور ان کے پیش کردہ سوالات پر غور کیا اور قومی اسمبلی کی خصوصی کمیٹی کے آئندہ پروگرام کے سلسلے میں متفقہ طور پر سفارشات مرتب کیں۔

13 جولائی کو قومی اسمبلی کی خصوصی کمیٹی نے رہبر کمیٹی کی سفارشات کو متفقہ طور پر منظور کر لیا۔ یہ سفارشات مندرجہ ذیل ہیں۔

1۔ انجمن احمدیہ ربوہ اور انجمن اشاعت اسلام لاہور کے سربراہوں کے بیانات قلمند کرنے کا کام 22 جولائی 1974 تک مکمل کر لیا جائے۔

2۔ خصوصی کمیٹی کے جو ممبران دونوں جماعتوں کے سربراہوں سے سوالات دریافت کرنا چاہیں وہ 24 جولائی تک قومی اسمبلی کے سیکرٹری کو بھیج سکتے ہیں۔

3۔ رہبر کمیٹی انجمنوں کے سربراہوں سے دریافت کیے جانے والے سوالات کو آخری شکل دے گی اور منظور کرے گی۔

4۔ اٹارنی جنرل سے جن کے ذریعے سوالات دریافت کیے جائیں گے اور کہا جائے گا کہ وہ 25 جولائی سے رہبر کمیٹی اور خصوصی کمیٹی کے اجلاس میں شرکت کریں۔

5۔ مختلف ارکان کی پیش کردہ قراردادوں پر خصوصی کمیٹی میں غور ہونے سے پہلے ان قراردادوں کے محرک اپنے نقطہ ہائے نظر کی وضاحت کرنے کے لیے رہبر کمیٹی کے سامنے بیان کریں گے۔

محضر نامے:

20 جولائی کو قومی اسمبلی کی خصوصی کمیٹی کے اجلاس میں احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور کے سربراہ صدرالدین کا محضر نامہ پڑھا گیا۔

21 جولائی کو قومی اسمبلی کی خصوصی کمیٹی کے روبرو قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا ناصر احمد کا بیان حلفی قلمبند کیا گیا۔ جسکے پڑھنے کا عمل 23 جولائی 1974ء کو مکمل ہوا۔ یہ 180

صفات پر مشتمل تحریری بیان دراصل مرزا ناصر محضر نامہ تھا جسے مرزا ناصر لکھ کر لایا تھا۔

ایک عجیب واقعہ:

مرزا ناصر نے اپنا محضر نامہ پڑھنا شروع کیا تو اوپر سے کسی پرندے کا غلاظت سے لتھڑا ہوا پر مرزا ناصر کے محضر نامے پر گرا اور گندگی سے بھر گیا مرزا ناصر پریشان ہو کر کانپنے لگا قومی اسمبلی کی ایئر کنڈ ایشنڈ عمارت میں جو چاروں طرف سے بند تھی یہ عجیب وغریب واقعہ اراکین اسمبلی نے اپنی آنکھوں سے دیکھا تو ختم نبوت پر ان کا ایمان اور پختہ ہو گیا اور انہیں یقین ہو گیا کہ قادیانی جھوٹا ہے علامہ شاہ احمد نورانی کے بقول یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا زندہ معجزہ تھا قربان جائیں گویا حضور علیہ السلام اپنا یہ معجزہ دکھا کر اپنے ماننے والوں سے کہہ رہے تھے کہ دیکھو مرزا جو کچھ پڑھ رہا ہے وہ غلاظت ہے۔

محضر نامے کا جواب:

اس محضر نامے کا جواب علامہ شاہ احمد نوارنی مولانا مفتی محمود اور چوہدری ظہور الٰہی کی نگرانی میں 6 دن میں تیار ہو گیا اور قومی اسمبلی میں مفتی محمود نے پیش کیا۔

محضر نامے پر جرح:

قومی اسمبلی کی خصوصی کمیٹی نے قادیانی مسئلہ پر غور وغوص کیلئے اٹھائیس (28) اجلاس اور (96) نشستیں منعقد کیں۔ اس دوران قادیانی گروہ کے سرخیل مرزا ناصر لاہور گروپ کے امیر صدر الدین اور انجمن اشاعت اسلام لاہور کے عبد المنان اور مسعود بیگ پر ان کے عقائد و نظریات ملک دشمنی اور یہودی وسامراجی گٹھ جوڑ کے حوالے سے جرح ہوئی۔

5 اگست سے 10 اگست 1974ء اور 20 اگست سے 24 اگست 1974ء تک گیارہ روز تک مرزا ناصر قادیانی پر جرح ہوئی جو کم از کم (42) گھنٹوں پر محیط ہے قومی اسمبلی کی خصوصی کمیٹی کے روبرو جرح کے دوران مرزا ناصر کے ہاتھ پاؤں پھول جاتے تھے۔ وہ اوٹ پٹانگ باتیں کرتا۔ وہ قومی اسمبلی کے ایئر کنڈیشنڈ ہال میں پسینہ پسینہ ہو جاتا اور گھبراہٹ میں بار بار پانی مانگتا اور بھی لاجواب ہو کر بالکل ساکت ہو جاتا تھا۔ ممبران قومی اسمبلی نے مرزا ناصر سے ایک سو اسی (180) سوالات کیے جن میں ستر (70) سوالات صرف جمعیت علماء پاکستان کی جانب سے کیے گئے۔ (محمد احمد ترازی)

لاہوری جماعت:

لاہوری جماعت کے سربراہ پر دو اجلاسوں میں مجموعی طور پر آٹھ گھنٹے بیس منٹ تک جرح ہوئی (ایضاً ص 547) قومی اسمبلی کے سپیکر صاحبزادہ فاروق علی خان کہتے ہیں کہ ہم سمجھتے تھے کہ لاہوری جماعت ان عقائد کی حامل نہیں اس لئے لاہوری جماعت کو غیر مسلم قرار دینا درست نہیں ہوگا اور حکومت اپنے طور پر طے کر چکی تھی کہ لاہوری مرزائیوں کو بچا لیا جائے کیونکہ یہ جماعت غلام احمد قادیانی کو نبی نہیں مانتی لیکن جب لاہوری جماعت کے رہنما صدرالدین کو بلایا گیا تو معلوم ہوا کہ ایں خانہ ہمہ آفتاب است اس فرقہ کا ہر گروہ عقائد کا خطرناک گورکھ دھندا لیے پھرتا ہے صدرالدین کی جماعت اس سے کہیں زیادہ خطرناک ہے مولوی صدرالدین نے وہ تاثر ختم کر دیا جو ان کی جماعت کے بارے میں ہمارے دل میں پیدا ہو چکا تھا۔ وہ صرف دو روز جرح کا سامنا کر سکے ان کی گفتگو کی روشنی میں جب ہم نے ایوان کا نقطہ نظر دریافت کیا تو اراکین اسمبلی کی ایک غالب اکثریت نے پر زور طریقے سے کہا کہ لاہوری جماعت قادیانی (ربوہ) جماعت سے بھی پہلے غیر مسلم اقلیت قرار دیئے جانے کی مستحق ہے۔

یحییٰ بختیار کے دلائل:

5اور6 ستمبر1974ءکواٹارنی جنرل یحییٰ بختیار نے قومی اسمبلی کی خصوصی کمیٹی کے روبرو تمام بحث کو سمیٹتے ہوئے اپنے دلائل دیئے جن سے اراکین اسمبلی کو قادیانیوں کے بارے میں متفقہ فیصلہ کرنے میں بڑی مدد ملی۔

قرارداد کا متفقہ مسودہ:

7، ستمبر1974ءکواڑھائی بجے دن پوری قومی اسمبلی پر مشتمل خصوصی کمیٹی کا اہم اجلاس ہوا جسمیں کمیٹی کی سفارشات کو آخری شکل دی گئی اور قرارداد کا متفقہ مسودہ تیار کرلیا گیا اور قرارداد میں کہا گیا کہ تمام شہریوں کی خواہ ان کا تعلق کسی فرقہ سے ہو جان و مال عزت آزادی اور بنیادی حقوق کا تحفظ کیا جائے گا اور ختم نبوت کے خلاف عقیدہ رکھنے عمل کرنے یا تبلیغ کرنے والا مستوجب سزا ہوگا۔قرارداد میں یہ بھی کہا گیا اس فیصلے کے نتیجے میں نیشنل رجسٹریشن ایکٹ 1973ءاور انتخابی فہرستوں کے قواعد 1974ءمیں ترامیم کی جائے گی۔اس قرارداد کے متفقہ مسودے پر شروع میں سات ارکان اسمبلی مولانا شاہ احمد نورانی مولانا مفتی محمود پروفیسر غفور احمد غلام فاروق چوہدری ظہور الٰہی سردار مولا بخش سومرو اور عبدالحفیظ پیرزادہ نے دستخط کیے بعد میں دستخط کنندگان میں مولانا غلام غوث ہزاروی بھی شامل ہوگئے۔

متفقہ مسودہ کا متن:

اس تاریخی قرارداد کا متن درج ذیل ہے:

قومی اسمبلی کے پورے ایوان کی خصوصی کمیٹی قرار دیتی ہے۔حسب ذیل سفارشات

غور وغوض اور منظوری کیلئے قومی اسمبلی کو بھیجی جائیں پورے ایوان کی خصوصی کمیٹی جسے اسکی رہبر کمیٹی اور سب کمیٹی کی مدد حاصل تھی اپنے سامنے یا قومی اسمبلی کی طرف سے حوالے کی جانے والی قراردادوں پر غور کرنے اور دستاویزات اور گواہوں بشمول سربراہان انجمن احمدیہ ربوہ انجمن احمدیہ اشاعت اسلام لاہور کے بیانات کا جائزہ لینے کے بعد قومی اسمبلی کے سامنے درج ذیل سفارشات پیش کرتی ہے۔

(الف) کہ پاکستان کے آئین میں حسب ذیل ترامیم کی جائے۔

(اوّل) دفعہ 106 (3) میں قادیانی جماعت اور لاہوری جماعت کے اشخاص (جو اپنے آپ کو احمد کہتے ہیں) کا ذکر کیا جائے۔

(دوم) دفعہ 260(3) میں ایک نئی شق کے ذریعے غیر مسلم کی تعریف درج کی جائے۔

(ب) کہ مجموعہ تعزیرات پاکستان کی دفعہ 295 (الف) میں حسب ذیل تشریح درج کی جائے ''کوئی مسلمان جو آئین کی دفعہ 260 کی شق (3) کی تصریحات کے مطابق حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبین ہونے کے شعور کے خلاف عقیدہ رکھے یا عمل یا تبلیغ کرے وہ دفعہ ہذا کے تحت مستوجب سزا ہوگا''

(ج) کہ متعلقہ قوانین مثلاً قومی رجسٹریشن ایکٹ 1973ء اور انتخابی فہرستوں کے قواعد 1974ء میں منتجہ قانون اور ضابطے کی ترمیمات کی جائیں۔

(د) کہ پاکستان کے تمام شہریوں خواہ وہ کسی بھی فرقے سے تعلق رکھتے ہوں ان کے جان و مال آزادی عزت اور بنیادی حقوق کا پوری طرح تحفظ اور دفاع کیا جائے گا دستخط (۱) عبدالحفیظ پیرزادہ (۲) مولانا شاہ احمد نورانی (۳) مولانا مفتی محمود (۴) پروفیسر غفور احمد (۵) غلام فاروق (۶) چوہدری ظہور الٰہی (۷) سردار مولا بخش سومرو (۸) مولانا غلام غوث ہزاروی۔

سفارشات کی منظوری اور توثیق:

7 ستمبر 1974ء کو وقفے کے بعد ساڑھے چار بجے شام دوبارہ اجلاس شروع ہوا تو پاکستان کی قومی اسمبلی نے وزیراعظم ذوالفقار علی بھٹو کی موجودگی میں دن کے اجلاس میں منظور کی جانے والی سفارشات کی من وعن منظوری دے کر توثیق کر دی اور قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا تاریخ ساز فیصلہ صادر کر دیا۔

آئینی ترمیم بل:

اس تاریخی قرارداد کی منظوری کے بعد وزیر قانون عبدالحفیظ پیرزادہ نے ایوان میں آئین میں ترمیم کا تاریخی بل پیش کیا جس کا متن درج ذیل ہے:

''اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین میں اور مقاصد کیلئے جن کا ذکر ذیل میں آئے گا۔''

(1) مختصر عنوان اور آغاز

(ا) یہ قانون آئین میں دوسری ترمیم کا قانون مجریہ 1974ء کہلائے گا۔

(2) پاکستان کے آئین کے آرٹیکل 106 کی دفعہ (3) میں لفظ فرقے کے بعد قادیانی گروپ یا لاہوری گروپ جو اپنے آپ کو احمدیہ کہلاتے ہیں کے افراد کے الفاظ شامل کیئے جائیں گے۔

(3) آئین کے آرٹیکل 260 میں دفعہ (2) کے بعد حسب ذیل نئی دفعہ شامل کی جائے گی۔

جو شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبین ہونے پر مکمل اور غیر مشروط یقین نہ رکھتا ہو یا آپؐ کے بعد کسی مفہوم یا اظہار کی صورت میں نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہو یا اس قسم کے دعویدار کو نبی یا مصلح مانتا ہو وہ آئین یا قانون کے مقاصد کے تحت مسلمان نہیں ہے۔ یہ تاریخی بل قومی

اسمبلی نے دسمبر کو 5:52 پر منظور کرلیا۔ اسپیکر قومی اسمبلی صاحبزادہ فاروق علی خاں نے اعلان کیا کہ مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے والی آئینی ترمیم کے حق میں ایک سوتیں (130) ووٹ آئے جبکہ مخالفت میں کوئی ووٹ نہیں ڈالا گیا۔

آخری دستوری مرحلہ:

ان آئینی ءترمیم کے آخری دستوری مرحلہ کے سلسلے میں ساڑھے سات بجے شام سینٹ کا اجلاس بلایا گیا جس میں سات بج کر پچاس منٹ پر وزیرِ قانون عبدالحفیظ پیرزادہ نے قومی اسمبلی کا منظور کردہ بل ایوان بالا میں پیش کیا جس پر رائے شماری ہوئی اور آٹھ بج کر چار منٹ پر چیئرمین سینٹ حبیب اللہ خان نے اعلان کیا کہ آئین میں ترمیم کا بل اراکین سینٹ کے (31) ووٹوں سے بالاتفاق منظور کرلیا گیا۔

اس آخری دستوری عمل کے مکمل ہوتے ہی سینٹ کے درودیوار تکبیر ورسالت اور ختم نبوت زندہ باد کے نعروں سے گونجنے لگے۔

عالمی دورہ:

اسی تاریخی کارنامے کے بعد 20 دسمبر 1974ء کو علماء کرام کا ایک وفد عالمی دورے پر روانہ ہوا تاکہ ان دستوری ترامیم سے دنیا کو آگاہ کیا جائے اور قادیانی دجل وفریب کا پردہ چاک کیا جائے اس وفد کی قیادت علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی نے کی اور وفد کے دیگر اراکین میں علامہ ارشد القادری مجاہد ملت مولانا عبدالستار خان نیازی اور سندھ اسمبلی میں قائد حزب اختلاف وفیسر شاہ فرید الحق شامل ہے۔ ان علماء کرام نے امریکہ برطانیہ کینڈا، مغربی، جرمنی، اسپین، تیونس، لیبیا، مصر، الجزائر ترکی سمیت

دنیا کے اٹھارہ ممالک کا ساڑھے تین ماہ کا طویل دورہ کیا اس دورے ہی میں انہوں نے تقریباً ایک لاکھ میل سے زائد سفر کیا اور 6 سے زیادہ خطابات کیے۔ اور بیرونِ ممالک بسنے والے مسلمانوں کو قادیانیوں کے خلاف پاکستان کی اسمبلی کے متفقہ فیصلے اور مسلمانانِ پاکستان کی تاریخ ساز جدوجہد سے آگاہ کیا۔ اس دور کے نتیجے میں پچاس ہزار سے زائد قادیانیوں نے تائب ہو کر اسلام قبول کیا اور دنیا بھر میں قادیانیوں کے تقریباً 80 فیصد مراکز بند ہو گئے۔

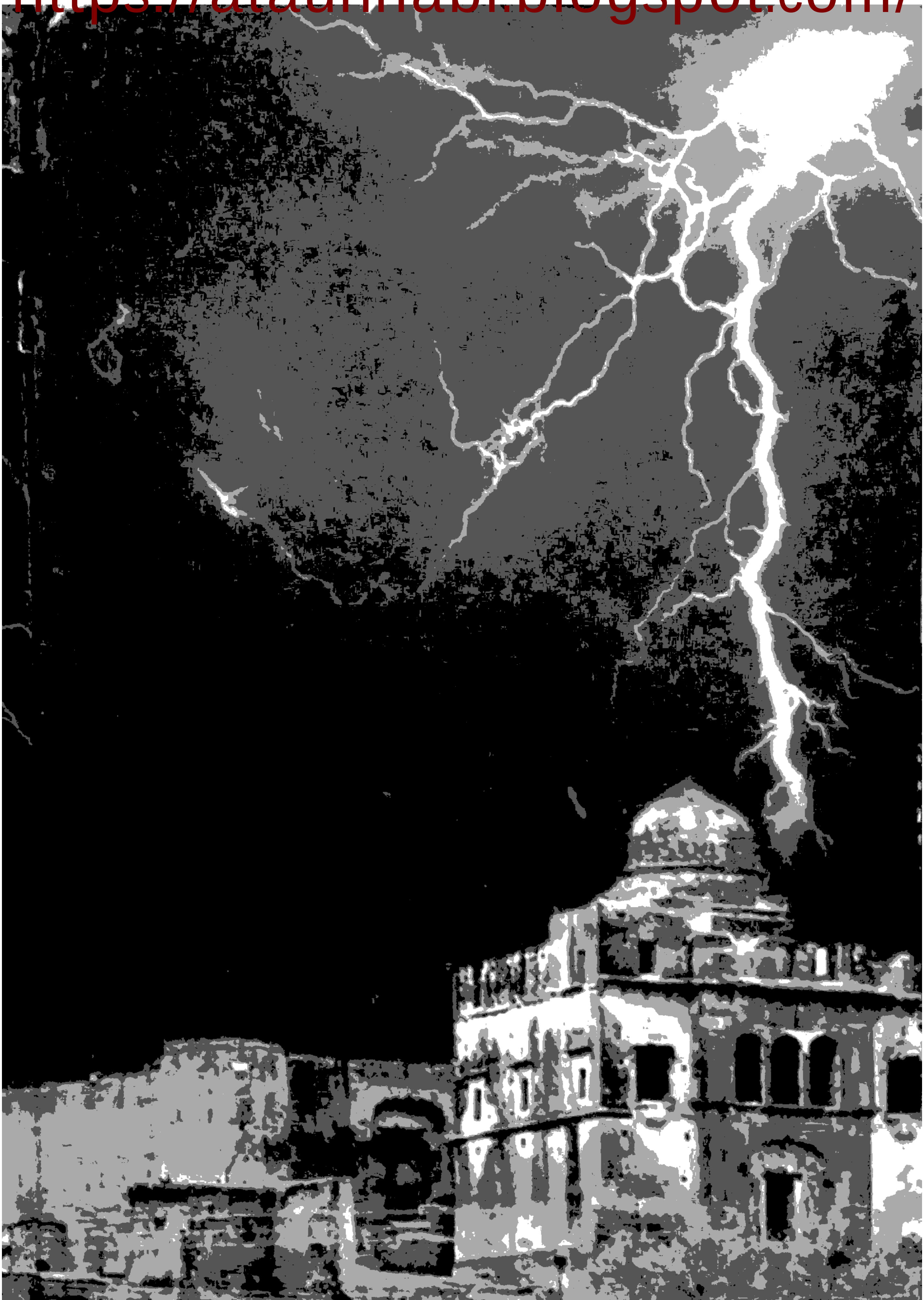
امتناع قادیانیت آرڈیننس 1984ء

26 اپریل 1984ء کو صدر جنرل محمد ضیاء الحق نے آئینی ترمیم کو مزید مؤثر اور فعال بنانے کیلئے ایک صدارتی آرڈیننس بنام امتناع قادنیت آرڈیننس 1984ء جاری کیا جس کے تحت قادیانیوں اور لاہوریوں کو ایسے تمام امور جن میں مرزا کے وارثوں کیلئے امیر المومنین ساتھیوں کیلئے صحابہ اس کے خاندان کیلئے اہل بیت ان کی جائے عبادت کو مسجد کا نام دینے مسلمان کی طرح اذان دینے اپنے آپ کو مسلمان کہلانے اپنے عقیدے کی دعوت تبلیغ کرنے اور اس پر امور انجام دینے سے روک دیا گیا جن سے مسلمانوں کے مذہبی جذبات پر انگیختہ ہوں۔

15 جولائی 1984ء کو قادیانی جماعت راولپنڈی کے امیر حبیب الرحمٰن نے مرزا طاہر کے ایما پر اس آرڈیننس کے خلاف وفاقی شرعی عدالت میں ایک اپیل دائر کی۔ وفاقی شرعی عدالت کے فل بنچ نے اکیس روز کی سماعت کے بعد 12 اگست 1984ء کو اپیل خارج کرتے ہوئے اپنے فیصلے میں لکھا کہ یہ آرڈیننس قادیانیوں کے عقیدے کی آزادی اور انہیں

اپنے مذہب پر عمل کرنے سے نہیں روکتا یہ آرڈیننس 1974ء کی آئینی ترمیم کا نتیجہ ہے جس کے ذریعے اسلامی شریعت کی مطابقت میں قادیانیوں اور لاہوریوں کو غیر مسلم قرار دیا گیا ہے اور جسے قادیانیوں نے بڑی دیدہ دلیری سے مسترد کیا۔اس لئے یہ آرڈیننس قادیانیوں کے غیر مسلم قرار دیے جانے اور ان کے اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرنے کے نتیجے میں ہے۔

قادیانیوں کے دونوں گروہوں نے وفاقی شرعی عدالت کے فیصلے کے خلاف سپریم کورٹ کے شریعت بنچ میں آئین کے ارٹیکل (F.203) کے تحت اپیلیں دائر کیں جو بعد میں واپس لیے جانے کی بنا پر مسترد کر دی گئیں۔ (تحریک تحفظ ختم نبوت ص583)



باہتمام

دارالعلوم ضیاء قمر الاسلام : جامعہ رحمانیہ نوریہ

رجسٹرڈ ملکوال سرگودھا روڈ تلہ گنگ ضلع چکوال